دیوانِ صفدر

(اردو)

مصنف

طریقت پیر سید صفدر حسین شاہ صاحب

قادری جلوی ہزاروی

ناظم کتب خانہ آستانہ عالیہ قادریہ صفدریہ

اوا اجوبلی شریف (فیصل آباد)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت حکیم علی ترمذی رحمۃ اللہ نے کئی بار خدائے تعالیٰ کو خواب میں انسانی صورت پر دیکھا اور اسی طرح حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ نے ایک سو ننانوے بار خدا تعالیٰ کو خواب میں انسانی صورت میں پر دیکھا۔

متفرقات اشعار

انسان کی صورت کو حقارت سے نہ دیکھو
اس شکل پہ دیدارِ خدا حشر میں ہو گا

خلوت میں مجھے پیر طریقت نے بتایا
ہر شکل میں پھرتا ہے زمانہ میں خدا ہی

میں نے ارنی کہا تو یوں بولا
جب تلک تو ہے لن ترانی ہے

مست آنکھوں کو دیکھ کر یارو
غوطے کھائے شراب میں ہم نے

عشق کی منزل نہ پوچھو مجھ سے تم اے دوستو
گرد ہی دیکھی ہے میں نے کارواں دیکھا نہیں

رکھا ہے جب سے میں نے قدم کوئے یار میں
اک کفر بن کے رہ گئی جنت کی آرزو

ترے نگاہ پڑی جب سے مجھ پہ اے ساقی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمام عمر نشے میں گزار دی میں نے
نمود تیری نمود اس کی نمود اس کی نمود تیری
خدا کو تو بے حجاب کر دے خدا تجھے بے حجاب کر دے
خزاں آتی ہے ہر چمن میں ولیکن
چمن عشق کا ہر گھڑی تازہ تر ہے
حسن بتاں میں دیکھتا ہوں نور ذات کو
گویا کہ بت پرست بھی ہوں با خدا بھی ہوں
قمری کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا
اور ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا
زاہد کو ہے خیال ہمہ وقت حور کا
واعظ پھنسا ہوا ہے ثواب وحساب میں
تسلیم مجھ کو خانہ کعبہ کا احترام
لیکن وہ جانِ جاں ترا خانماں نہیں
تو واحد ہے مگر لاکھوں دلوں میں گھر ہے ترا مسکن
تری وحدت کا کیا کہنا تری کثرت کا کیا کہنا

قم باذنی و قم باذن اللہ
ہر دو یک نغمہ ہست از لب یار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دربیان سوالات علمائے ظواہر

برقائلان وحدت الوجود و جوابات آں

سوال: جب کہ الو جود واحد غیرہ لیس بموجود یعنی وجود واحد ہے اس کا غیر موجود نہیں تو پھر کس کی نفی اور کس کا اثبات۔

جواب: نفی تو انانیت وغیرہ کی ہے جس کا وہم ووسوسہ دل میں سما گیا ہے یہی شرک ہے اور اثبات وجود مطلق کا لا الہ الا اللہ ہے۔

سوال: جب یہ بات مسلم ہے کہ الوجود واحد غیرہ لیس بموجود تو بہشت و دوزخ کس کے لیے ہے۔

جواب: جہاں تو ہے دوزخ ہے جہاں تو نہیں بہشت ہے۔

سوال: بہشت و دوزخ کیا ہے۔

جواب: عوام کے واسطے بہشت و دوزخ وہی ہے جو شریعت غرا میں شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے اور طریقت میں خاص کے واسطے وصال یعنی قرب اور مرتفع ہونا حجاب کا بہشت ہے اور فراق وحجاب وغفلت دوزخ ہے۔

سوال: بامید بہشت وبخوف دوزخ عبادت کرنی کیسی ہے۔

واب: بامید بہشت وبخوف دوزخ عبادت کرنی شرک ہے کما قال اللہ تعالیٰ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احد یعنی شریک نہ کرا پنے رب کی عبادت میں کسی ایک کو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سوال: جب معرفت تمام حاصل ہو جائے تو عبادت کرنی درست ہے یا نہیں۔

جواب: بعد معرفت تمام کے عبادت شرک ہے چنانچہ حضرت سیدنا و مولانا غوث صمدانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ **ومن اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ العظیم** ○ یعنی جس نے ارادہ کیا عبادت کا بعد وصول کے پس اس نے تحقیق شرک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وصول سے مراد سیر فی اللہ ہے یعنی عاشق کی سیر معشوق میں ہے اور شعور عبادت دوئی میں ہوتا ہے اور دوئی عارفوں کے نزدیک شرک ہے۔

سوال: عارف ہمہ اوست کیوں کہتے ہیں کیا یہ معقولہ صحیح ہے۔

جواب: عارف ہمہ اوست کو صحیح و درست سمجھتا ہے کیونکہ عارف جب منزل توحید میں پہنچتا ہے تو اس کو انکشاف توحید ہوتا ہے تو ہر شے میں ذات واحد کو دیکھ کر نعرہ ہمہ اوست لگاتا ہے۔

سوال: اگر ہمہ اوست صحیح اور درست ہے تو عبادت کس لیے ہے اور کس کی۔

جواب: عبادت اپنی شناخت کا آلہ ہے کیونکہ جب تک آئینہ دل کو مصقلۂ عبادت سے صاف نہ کرو گے معرفت نفس محال ہے۔ **کما قال علیہ السلام لکل شی صقالۃ و صقالۃ القلوب ذکر اللہ۔**

سوال: وضو و غسل و نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و تجرید و تفرید و توبہ وغیرہ اعمال ظاہری سے اہل طریقت کے نزدیک کیا مراد ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جواب: شریعت میں جس طرح یہ اعمال بتائے گئے ہیں وہ ان کی صورت ہے اور طریقت میں ان اعمال کی حقیقت مقصود ہوتی ہے مثلاً وضو ظاہر میں حدث اصغر سے پاک ہونا ہے اور باطن میں تطہیر القلب عن ماسوا اللہ ہے یعنی دل کو ہستی غیر کے خیال سے پاک و صاف کرنا حقیقت وضو ہے اسی طرح غسل بظاہر حدث اکبر سے طہارت حاصل کرنا ہے اور باطن میں شرک و دوئی حدث اکبر ہے پس دریائے توحید میں غوطہ لگانا اس حدث سے غسل کرنا ہے اور جب سالک بحر فنا میں غرق ہوتا ہے تو یہ غسل آخر میں پھر کبھی نجس نہیں ہوتا۔

سوال: تصوف میں قرب نوافل و قرب فرائض سے کیا مراد ہے۔

جواب: انسان کو لباس و تجلے آخیرہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں نفخت فیہ من روحی کی شان ہے اور الانسان اپنی اصل کی طرف متوجہ ہو کر مجاہدہ کرتا ہے تو اس میں دو قسم کے کمال پیدا ہوتے ہیں اول قرب نوافل دوم قرب فرائض۔

قرب نوافل یہ ہے کہ صفات بشریہ زائل ہو جاتے ہیں اور اوصاف الٰہیہ حاصل ہونے کا قرب فرائض ہے۔

سوال: منزل توحید میں کیا سیر ہے۔

جواب: حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منزل توحید میں کچھ نہیں نہ بہشت نہ دوزخ نہ عابد نہ معبود نہ عبادت نہ عاشق نہ معشوق نہ خدا نہ رسول نہ مرسل نہ مومن نہ کافر نہ دین نہ ایمان نہ کفر نہ اسلام نہ واحد نہ وحدت نہ طالب نہ مطلوب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہ مطلب نہ میں نہ تو غرض توحید منزل نامرادی ہے اور نامرادی میں مراد ہے۔

سوال: تصوف میں فنا کتنی قسم کی ہے۔

جواب: تین قسم کی اول فناہ وجودی کہ کل اشیا کا وجود عارف کی نظر میں نیست و نابود ہو جائے اور جداگانہ ہر فرد میں ذات خدا جلوہ گر ہو لا الٰہ الا اللہ کے یہی معنے ہیں لیکن اس میں شرک خفی موجود ہے یعنی ناظر و منظور ہونا اور اسی کو توحید وجودی بھی کہتے ہیں دوئم فناہ عدمی وہ یہ ہے کہ وجود اشیا کے بجائے وجود حق کا ادراک جو عارف کو حاصل ہوا ہے وہ بھی فنا ہو جائے اس وقت وحدہ لاشریک لہ کے معنے منکشف ہوتے ہیں لیکن اس میں شرک اخفٰی ہے کیونکہ ابھی وقوف و ادراک باقی ہے سوئم فناہ الفنا دوہ یہ ہے کہ وقوف و شعور و ادراک وجود و عدم کا عین وغیرہ کا خودی و خدائی کا ذکر و فکر کا ہست و نیست کا کچھ اثر باقی نہ رہے نہ واحد نہ یکی نہ دوئی نہ خودی نہ خدا نہ فنا نہ بقا سب محو در محو ہو جائیں۔

انکار و اقرار نہ تصدیق نہ ایجاب اعمال نہ افعال نہ سنت نہ کتاب خود ہے نہ خدا ہے نہ خودی ہے نہ خدائی توحید کے دریا میں ہیں سب نقش بر آب اور یہی معنے فنا کے ہیں جو بیان کئے گئے ہیں ہر کس و ناکس کے فہم میں نہیں آ سکتے مگر ہاں جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہو۔

سوال: انسان اپنے فعل میں مختار ہے یا نہیں۔

جواب: انسان کو مطلق اختیار نہیں محض معذور و مجبور ہے انسان کی نیکی بدی ہدایت ضلالت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حرکات وسکنات تمام قبضہ قدرت میں ہیں قل کل من عنداللہ یعنی سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ جابجا قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ ہم نے کسی کو اختیار نہیں دیا جو چاہیں وہی کریں۔

اے یار ہر انسان کو لازم ہے کہ تنہائی میں بیٹھ کر دل کی طرف متوجہ ہو کر بغور سوچے کہ میں کون ہوں اور خدا کیا شے ہے اور ظہور عالم جو نمودار ہے کیا چیز ہے چند ہی روز میں خود بخود ثابت ہو جائے گا کہ میں یہ جسم نہیں ہوں کیونکہ جسم نہ تھا تو میں موجود تھا اور جب یہ جسم وصورت نہ رہے گی تو پھر بھی میں رہوں گا میں روح اللہ ہوں و نفخت فیہ من روحی وہ روح میں ہی ہوں یعنی جب ہر شے میں ذات الٰہی موجود ہے تو بس اپنی ذات میں فکر کرنا افضل ہے کہ میں کون ہوں کیا ہوں اور کیا تھا اس طرح فکر کرے گا۔

جب حباب اپنی گرہ کے بند سے واہو گیا
صاف کہتا ہوں حقیقت میں وہ دریا ہو گیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوۃ برادران طریقت و یاران حقیقت کی خدمت میں عرض رساں ہوں کہ اگر میرے کلام کو پڑھ کر مشکلات کی راہیں پیش آئیں تو اعتراض اور ضد کی بجائے کسی عارف کامل سے سمجھنے کی کوشش فرمائیں تا کہ وہ آپ کو اصطلاحات صوفیہ اور مسئلہ وحدت الوجود سے کما حقہ آگاہی بخشے کیونکہ مسلمان کے لیے سب سے اہم ترین مسئلہ وحدۃ الوجود کا ہے یہ مسئلہ بالکل حق بات ہے جس پر آیات قرآنی و احادیث رسول حقانی صلی اللہ علیہ والہ وسلم و اقوال عارفین ربانی دال ہیں اور یہ مسئلہ مرید صادق ہی پیر کامل سے حاصل کر سکتا ہے ناقص پیر یہ مسئلہ نہیں سمجھا سکتا۔

کیمیا پیدا کن از مشت گلے
بوسہ زن بر آستان کاملے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تقریظ

زیرِ نظر کتاب دیوانِ صفدر شعر و ادب کا موجیں مارتا ہوا بحرِ ناپید کنار ہے صاحب دیوان علم و عروض کی لطافتوں سے کما حقہٗ آگاہ ہیں اور نکتہ آفرینیوں کی پر پیچ وادیوں سے اپنے راہوارِ تخیل کو نہایت سلیقے سے گزار لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں نہ صرف یہ کہ صلاحیت ہی رکھتے ہیں، بلکہ وہ اپنی منزل کو پا لینے میں کامیاب بھی ہو چکے ہیں حسن شعر کے علاوہ منظومات میں جو خاص بات ہے وہ مسئلہ وحدۃ الوجود کی مختلف طریقوں سے وضاحت ہے چونکہ یہ مسئلہ میرے فکر و دانش اور ادراک و عقل سے بلند تر ہے اس لیے اس پر جرات اظہار کرنے سے قاصر ہوں۔

از قلم صائم چشتی فیصل آباد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیی علیم

یا غوث اعظمؒ المدد

کلام معرفت ہمہ اوست دیوان صفدر

مصنف سید صفدر حسین شاہ نقوی ہزاروی پیر طریقت قادری

بے نام و نشاں جب کہ بہر شان میں آیا
سب اسم وصفت اوڑھ کے امکان[1] میں آیا
حاکم وہی محکوم وہی اور حکومت
قانون میں مضمون میں عنوان[2] میں آیا
ہُد ہُد وہی پیغام وہی صورت بلقیس
خود دیو و پری شکل سلیمانؑ میں آیا
موسیٰؑ وہی عیسیٰؑ وہی خود سرورؐ عالم
ہر ڈھنگ میں ہر روپ[3] میں الوان[4] میں آیا
عرفان سے جب باطن انسان کو سمجھا
صفدر یہی اللہ میری پہچان میں آیا

1۔عالم دنیا میں۔2۔دیباچہ۔3۔صورت اور جوبن۔4۔جمع۔5۔لون رنگ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے خدا خود آسے مشتق[1] پیر نے سمجھا دیا
آپ ہی اپنی طرف خود آپ ہی وہ آ گیا
اس جہان رنگ وبو کو دیکھنے آیا تھا وہ
بن گیا خود ہی جہاں ساری فضا پر چھا گیا[2]
غیر ہے نابود اس کا ازل سے اے ہم نشیں
قیس[3] بھی بن کر کہیں بن کر وہ لیلیٰ آ گیا
آپ ہی یوسفؑ بنا وہ مصر کے بازار میں
مشتری[4] کے روپ[5] میں بن کر زلیخا آ گیا
ہے اس کی شان موسیٰؑ ہو یا کہ عیسیٰؑ نبی
مصطفےٰ بن کر وہ صفدر شان سب دکھلا گیا

1۔خدا کا اسم خود آ سے بنا ہے۔یعنی خود آیا ہے۔2۔لاتسبو الدھر فان الدھر ھو اللہ حدیث 3۔مجنوں
4۔خریدار۔5۔صورت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھا جو تنزیہہ میں تشبیہ میں انساں نکلا
جلوہ گر ہو کے وہی عالم امکاں[1] نکلا

عمر بھر جس کی تجسس[2] میں پیا خون جگر
آخر الامر مرے گھر سے وہ مہمان نکلا[3]

خسروِ[4] حسن بنا دید کی اب تاب کہاں
ہر نئی شکل میں وہ حشر بداماں نکلا

نہ تسلی نہ دلاسا[5] نہ کہیں دل کو سکوں
ہائے وہ آفت جاں فتنۂ دوراں نکلا

مسجد و دیر و کلیسا و حرم اے صفدر
حق نگر آنکھ میں اک جلوہ جاناں[6] نکلا

1۔عالم دنیا۔2۔تلاش۔3۔وفی انفسکم افلا تبصرون۔4۔بادشاہ۔5۔تجھے تسکین۔6۔معشوق ازلی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صفات مختلف میں خود خداوند جہاں آیا
نہاں جوتھا کبھی وہ آج عالم میں عیاں[1] آیا
سنائی لن ترانی حضرت موسیٰؑ کو جس نے
دیار حسن میں وہ اب مٹا کر سب گماں آیا
کبھی سادہ لباس اندر کبھی رنگیں لباس اندر
دکھانے کو جمال اپنا بہ شکلِ مہوشاں[2] آیا
مقام جمع میں مطلوب[3] ہے تفصیل میں طالب[4]
محبّ محبوب دونوں کی صفت کے درمیاں آیا
اسی نے کہہ دیا صفدرؔ انا عرب بلاعین
وہی بے میم احمدؐ زینت کون و مکاں آیا

1۔ھوالظاہر۔2۔حسینان۔3۔مرتبہ حق اصطلاحات صوفیہ۔4۔مرتبہ خلق اصطلاحات صوفیہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صورت[1] میں آ کے یار نے سب کچھ بتا دیا
وحدت کا راز فاش بکثرت دکھا دیا
احول[2] نہ کر تلاش عبث اینما[3] کو پڑھ
اہل بصر[4] سے یار نے پردہ اٹھا دیا
غیب و حضور[5] سے ہوا وہ جلد باخبر
سامان و رخت[6] عقل کا جس نے جلا دیا
حسن ازل کو غور[7] سے ہر دم بتوں[8] میں دیکھ
حق نے بتوں کو آئینہ[9] اپنا بنا دیا
جس علم کے لیے ہوا موسیٰ رفیق خضرؑ
مرشد نے ایک حرف میں صفدر پڑھا دیا

1۔ یعنے صورت انبیاء اولیا میں۔ 2۔ اے بھینگا حرف ندا محذوف۔ 3۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ 4۔ بصر حق ہے
5۔ یعنے غیب و حاضر ہے۔ 6۔ اسباب۔ 7۔ اے مخاطب۔ 8۔ انسانی صورتوں میں۔ 9۔ الانسان مراۃ الرحمن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ کنز غیب[1] یہاں عالم ظہور بنا
بتوں میں نازوادا شوخی و سرور بنا
نہیں اس کے سوا کوئی دونوں عالم میں
وہ خود کلیمؑ و تجلی و برق و طور بنا
اسی کے نور[2] سے ہر ذرہ جہاں روشن
طلوع شمس و قمر خزاں کا نور بنا
وہی ہے پیر مغاں میکدہ و پیمانہ
شراب نوش وہی بادہ ظہور بنا
وہی ہے عاشق و معشوق و عشق اے صفدرؔ
وہ صفتِ حُسن میں آ کر عجب سرور بنا

1۔یعنی کنت کنزا مخفیا پوشیدہ خزانہ۔2۔اللہ نور السموات والارض

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ھوالاول ھوالاخر بتا پیغام[1] ہے کس کا
ھوالاظاہر ھوالباطن بتا اے خام[2] ہے کس کا
وہ مطلق ہے مقید[3] عرش پر واعظ[4] کیا تو نے
تعینات کے عالم میں چرچا عام[5] ہے کس کا
نہ کر شکوہ زماں کا لاتسبوالدھر[6] پڑھ غافل
سمجھ اس کی حقیقت کو کہ عالم نام ہے کس کا
ترا آئینہ[7] دل جام جم سے کم نہیں ہرگز
نظر آتا ہے[8] جس دل میں خدا وہ جام[9] ہے کس کا
اسی کا حسن آتا ہے نظر ہر شے میں اے صفدر
بتوں کے عشق میں تجھ کو جلایا کام ہے[10] کس کا

1۔اے مخاطب۔2۔اے خام آدمی۔3۔قید۔4۔اے واعظ۔5۔شہرت وذکر۔6۔زمانہ لاتسبوالدھر فان الدھر ھواللہ
حدیث۔7۔اے انسان۔8۔قلب المومن بیت الرب۔9۔اے غافل تیرا ہی تو ہے۔10۔اسی کا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہر طرف جلوہ گر خدا دیکھا
کہیں سلطاں کہیں گدا دیکھا

کہیں وہ میکدہ میں ساقی ہے
کہیں میکش[1] بنا ہوا دیکھا

مختلف ہیں زبانیں عالم میں
ہر زباں پر وہ بولتا دیکھا

کہیں معشوق ہے کہیں عاشق
کہیں وہ آپ پر فدا دیکھا

کہیں واعظ کہیں وہ زاہد ہے
ہر صفت میں ملا جلا دیکھا

کہیں نغمہ سرا ہے محفل میں
کہیں سازوں پہ ناچتا دیکھا

کہیں اول کہیں وہ آخر ہے
کہیں ظاہر کہیں خفا[2] دیکھا

کہیں مُرشد کہیں مُرید بھی ہے
غیر اس کا سدا فنا دیکھا

ہے وہ ظاہر بتوں کی صورت پر
ہر ادا میں اسے سجا[3] دیکھا

دو کا ملنا ہے شرک اے صفدر
ایک ہی ایک سے ملا دیکھا

1۔شرابی۔2۔چھپا۔3۔آراستہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہر وقت کرِدگار[1] کو دم ساز دیکھنا[2]
ہر روز[3] اس کا اک نیا انداز دیکھنا

تیرے ہی دل کی وادی ایمن[4] میں ہے نہاں
دل پر لگا کے کان کو آواز دیکھنا

اس کائنات حسن کی زینت اسی سے ہے
ان مہوشوں[5] میں غمزہ غماز دیکھنا

پورا ہے سب میں اور کسی میں وہ کم نہیں
سر سے بپاوہی[6] ہے یہی راز دیکھنا

بے مرشدوں کے واسطے صفدرؔ یہ قال ہے
لیکن یہ حال[7] ہے کوئی ہمراز دیکھنا

1۔ یعنی معشوق حقیقی کو معنی خدا اور ساتھی و رفیق۔ 2۔ وھو معکم اینما کنتم۔ 3۔ کل یوم ھو فی شان۔ 4۔ اے مخاطب۔
5۔ موئث کو خطور کے دائیں طرف کا جنگل استعادہ۔ 6۔ حسینان۔ 7۔ پاؤں۔ 8۔ یعنی یہ کلام مذکورہ بالا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جسمِ آدم روخ سے جس دم فروزاں[1] ہو گیا
دیکھ کر صانع اسی صنعت پہ قرباں ہو گیا
علم اسما[2] کا سے عالم بنایا ذات[3] نے
پھر خلافت بخش دی شایانِ ہر شاں[4] ہو گیا
مخزنِ[5] اسرار ربانی بنا آدم " صفی "
متصف اوصاف رحمانی سے سلطاں ہو گیا
سجدۂ تعظیم سے اس کو نوازا اس لیے
خود اسی صورت[6] پہ جلوہ گر وہ رحماں[7] ہو گیا
علّتِ غائی[8] جہان خلق ہے صفدر یہی[9]
اپنی اصلیت[10] کو جب سمجھا تو یزداں ہو گیا

1۔روشن وتاباں۔2۔یعنی علم آدم الاسما کلھا۔3۔یعنی خدا کی ذات نے۔4۔یعنی لائق ہر شان۔5۔خزانہ۔
6۔صورت آدمؑ پر۔7۔خدا۔8۔اصل غرض وغایت۔9۔یعنی آدمؑ۔10۔آدمؑ کا باطن ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایک ہی نظر آیا جب خویش و بیگانہ[1] ملا
گاہے فرزانہ[2] ملا وہ گاہے[3] دیوانہ ملا

نام ہی سن کر کیئے زاہد نے سجدے آج تک
جس کو وہ سمجھا ہے پنہاں[4] بے حجابانہ[5] ملا

شیخ بیٹھا ہے حرم میں حرم سے واقف نہیں
بندگی کا راز پایا جب صنم خانہ[6] ملا

غیر حق کا وہم جب دل سے دیا میں نے مٹا
پھر بلا تاخیر مجھ کو قرب جانانہ[7] ملا

میں نشہ میں جھومتا پھرتا ہوں بے خوف و خطر
بے خودی بڑھتی گئی کیا ذوق مستانہ[8] ملا

جُرم صفدرؔ عشق کی دیوانگی نے دھو دیئے
خانماں برباد کو آباد کاشانہ[9] ملا

1۔ بیگانہ ہونا واقف یعنی اپنا اور اجنبی۔ 2۔ دانا۔ 3۔ ہر دو صفات اسی کی ہیں۔ 4۔ پوشیدہ۔ 5۔ ھو الظاہر۔ 6۔ عالم ظہور
7۔ محبوب حقیقی یعنی خدا۔ 8۔ لطف و حظ۔ 9۔ گھر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جنت کی ہوس[1] دل میں نہ رکھ اس سے گزر جا
اس یار[2] کی اس دہر[3] میں تو پا کے خبر جا
آلودہ نہ کر روح و بدن گردِ گنہہ سے
کندن کی طرح[4] عشق الٰہی سے نکھر جا
چھائے ہوئے ہیں وہم[5] کے دنیا پہ اندھیرے
تو مہرِ حقیقت کی ضیا بن کے نکھر جا
کیا زاہدو واعظ کی نصیحت سے تجھے کام
تو یار کا ہر نازو[6] ادا بن کے سنور جا
تو ڈھونڈنہ صحرا میں اسے اے مرے ہمدم[7]
دیکھ اپنی ہی صورت پہ اسے لوٹ کے گھر جا
ملتی ہے در پیر سے ہی راہِ ہدایت
جا بیٹھ اسی در پہ ادھر جانہ ادھر جا
اے یار اگر چاہتا ہے اپنی بقا تو
صفدرؔ کی طرح موت سے تو پہلے[8] ہی مرجا

1۔اے مخاطب جنت مخلوق ہے 12 حرس۔2۔یعنی خدا۔3۔زمانہ۔4۔چمکیلا و خالص سونا۔5۔وسوسہ۔6۔ادا معشوقانہ محبوبانہ حرکت۔7۔اے دوست و رفیق۔8۔موتوا قبل انت موتوا یعنی اپنا ہونا ثابت نہ کر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کیا طرفہ[1] تماشہ[2] ہے تری جلوہ گری کا
ہر ایک مسخر[3] ہے تری جادو گری ہے

ظاہر ہوا تو صورت انساں پہ آ کر
سب راز ہوا فاش[4] تری کاریگری کا

جلتا ہوں ترے عشق کی آتش میں شب و روز
کچھ پاس[5] ہو اب تو مری آشفتہ سری[6] کا

بر ذر سے تجھے دیکھتا ہوں بن کے گدا گر
ہے ڈھنگ نرالا میری دریوزہ گری[7] کا

حاجت نہیں بیمارِ محبت کو دوا کی
تو بھی اسے محتاج نہ کر چارہ گری[8] کا

زاہد دل و جاں سے ہے فقط حور کا عاشق
عاشق ترا مشتاق[9] نہیں حور و پری کا

تو روز ازل سے ہی مرے ساتھ رہا ہے
احسان ہے صفدر پہ ترا ہم سفری کا[10]

1۔ طرفہ۔ 2۔ نظارہ۔ 3۔ یعنی مطیع۔ 4۔ ظاہر۔ 5۔ لحاظ۔ 6۔ پریشانی و دیوانگی و عاشق کا۔ 7۔ گداگری۔ 8۔ علاج
9۔ خواہش مند۔ 10۔ یائے مصدری ہم سفر ہونے کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ازل کے روز سے مجھ کو بتوں[1] سے پیار رہا
خیال حسن پرستی گلے کا ہار رہا
خدا ہی جلوہ نما ہے بتوں کی صورت پر
مگر وہ عام کی آنکھوں سے پردہ دار رہا
جہاں جہاں سے گزر کر گیا ہوں اے ہمدم[2]
وہی یمین رہا ہے وہی یسار[3] رہا
حرم میں شیخ حرم نے عمر بسر کر دی
دوئی سے بچ نہ سکا تو گنہ گار رہا
وہی ہے پیر مغاں اس میں شک نہیں صفدر
نظر سے نظر ملی عمر بھر خمار[4] رہا

1۔یعنی انسانی صورتیں۔2۔اے مخاطب دوست۔3۔بائیں۔4۔نشہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بے صورتی[1] ہے صُورت صُورت پرست[2] ہو جا
ہے خاص حق پرستی تو بُت پرست[3] ہو جا
محتاج جام و مینا[4] مے عشق کی نہیں ہے
آنکھوں کی رہ سے پی کر تو رند مست ہو جا
خود ہی الست بولا خود کہہ[5] دیا بلیٰ بھی
اس راز کو سمجھ کر واقف الست ہو جا
تیرا ٹھکانہ ابدی لاہوت[6] ہے برادر[7]
ناسوت[8] سے گزر کر خود راز ہست ہو جا
ہر قال سے گزر کر بن مردِ حال صفدرؔ
تو پیش پیر کامل چوں[9] خاک پست ہو جا

1۔اے مخاطب۔2۔صورت از بے صورتی آمد پذیر مولانا رومؒ۔3۔پیر کی صورت کا۔4۔بوتل شراب کی۔5۔ہم خود الست گفت او ہم خود بلیٰ بگفت قول عارف۔5۔عالم روح و عالم ذات۔6۔اے برادر۔7۔عالم اجسام دنیا۔8۔مانند

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی انسان کو علم الیقین عین الیقین دیکھا
اسی کو انفس و آفاق میں حق الیقیں دیکھا
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ ہے یہی انساں
اسی کو زہراؓ و حسنینؓ و ختم المرسلینؐ دیکھا
یہی ہے بغض و کینہ حسدا سے پاک دل صوفی
یہی حاسد کی صورت میں سراپا بغض وکیں[2] دیکھا
اسی کو جامع الضدین کہتے ہیں سبھی عارف
اسی کو آتش سوزاں ہوا و ماوطیں[3] دیکھا
دیا جب پیر کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ اے صفدر
خدا ومصطفیٰؐ پھر پیر کو اے ہم نشیں[4] دیکھا

1۔ یہ سب صفات انسان کی ہیں۔ 2۔ کینہ۔ 3۔ چار عناصر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ 4۔ یعنی دید پیر دید کبریا مولانا رومؒ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مظہر جامع[1] ہے رتبہ حضرت انسان کا
سارا قرآں ہے بیاں اس ناطق قرآن کا
عالم کون و مکاں سے پیش علم حق میں تھا[2]
اب یہی مذکور و ذاکر نور ہے امکان[3] کا
رویت[4] اللہ ہے یہی میرے لیے اے دوستو
ہر گھڑی دیدار حاصل ہو مجھے خُوبان کا
پیر کامل کا تصور ہے تصور ذات کا
حیف[5] ہے اس پر کہ جو واقف نہیں عرفان[6] کا
المدد یا غوثؒ صفدرؔ ہے مرا وردِ زباں
غوث اعظمؒ ہیں فقط کعبہ مرے ایمان کا

۱۔مظہر جامع اسماوصفات۔2۔انسان یعنی اعیان ثابتہ میں۔3۔عالم دنیا۔4۔دیکھنا۔5۔یعنی افسوس۔6۔معرفت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حق پرستی میں کبھی دل کا سہارا نہ ہوا
بت پرستی کے سوا حق کا نظارا نہ ہوا

جس کو تو دور سمجھتا ہے ہمیشہ زاہد
وہ ہے اقرب رگِ گردن سے اشارا نہ ہوا

ہر طرف دیکھ جمال[1] اس کا نظر آتا ہے
پردہ چہرے پہ سدا اس کو گوارا نہ ہوا

قل ھو اللہ احد[2] باطن انساں نکلا
جب یقیں ہو گیا پھر وہم دوبارا نہ ہوا

ہے حقیقت میں خدا ہی مرا مرشد صفدر
سر دیا دھن دیا پھر اس سے کنارا نہ ہوا

1۔ فاینما تولوا فثم وجھہ اللہ۔ 2۔ قول شیخ اکبر محی الدینؒ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقام عشق میں ایسا بھی اک مقام آیا
جہاں ایاز کا محمود بھی غلام آیا
خدا کے نام کو پڑھتے ہوئے ہوئی مدت
مگر وہ باطن انسان کا ہی نام آیا
سمجھے[1] اسما خود کو پا لیا میں نے[2]
یہی تھا مرتبہ اعلیٰ جو مرے کام آیا
بنا ہوں حضرت انسان مظہر جامع[3]
جو راز علتِ غائی[4] تھا مجھ پہ تام آیا[5]
جب اپنے آپ کو دیکھا صفاتِ عالم میں
ملائکہ کی طرف سے مجھے سلام آیا
کسی مقام پہ ساکن نہیں ہوں اے صفدر
قیام ہی تو مرے واسطے حرام[6] آیا

1۔ مضاف الیہ تمام عارفوں نے انسان کو سمجھا لکھا ہے۔ 3۔ یعنی مظہر اسماوصفات۔ 4۔ اصل غرض وغایت ظہور
5۔ پورا تمام مکمل 6۔ السکون حرام علی اولیاء اللہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقام حیرت محمودہ

پیا جب سے بادہ عشق[1] کو نہ خبر رہی نہ پتا رہا
ہوا علم دنیا سے دل صفا نہ لکھا رہا نہ پڑھا رہا
مجھے حشر و نشر کا غم نہیں مجھے خیر و شر کی خبر نہیں
یہاں وصل و ہجر کا کام کیا نہ ملا رہا نہ جدا رہا
نہ تمیز حق کی رہی کہیں نہ تمیز خلقی وجود کی
ہوا گزر مرگ و حیات[2] سے نہ بنا رہا نہ مٹا رہا
کیا بے خودی نے نشہ عطا وہ نشہ کہ جسکا بیاں نہیں
ہوا مست و بے خود اس طرح نہ خیالِ صبح و مسا رہا
نہ حرم کدہ کا رہین ہوں نہ صنم کدہ[3] کا مکین ہوں
نہ پتا کہ صفدر کون ہے نہ خودی رہی نہ خدا رہا

[1] ۔ مادہ مذکر ہے لغت میں ۔ 2 ۔ یعنی دونوں ۔ 3 ۔ کدہ اسم ظرف مکان ہیں بمعنی رہن و گردی ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرشتوں کو مری خلوت تلک جایا نہیں جاتا
میں سرِّ ذات[1] ہوں جو فاش بتلایا نہیں جاتا
جہانِ عشق کی تعلیم[2] سے ہر کس نہیں واقف
یہ ہے وہ علم جو مکتب میں سمجھایا نہیں جاتا
اگرچہ آدمؑ و ابلیس کا قصہ ہے قرآں میں
مگر یہ تذکرہ توحید[3] میں پایا نہیں جاتا
تو اپنی شان اے ناداں[4] فقط بندہ سمجھ بیٹھا
خدا باطن ہے تیرا جس کو جھٹلایا نہیں جاتا
اسی صفدرؔ کی میں کرتا رہا ہوں جستجو اب تک
مگر یہ صید دامِ عقل میں لایا نہیں جاتا

1۔ الانسان سری وانا سرہ۔ 2۔ مضاف الیہ۔ 3۔ جہاں ذات ہے۔ 4۔ یعنی اے مخاطب۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خرد[1] سے جب کبھی پوچھا تو الٹا ہی جواب آیا
جنون عشق ہی منزل بمنزل[2] کامیاب آیا
زمیں پر خُلد کا دھوکا بنا میری نگاہوں میں
جہاں میں جب خدا خود آپ ہی بن کر شباب[3] آیا
گریباں چاک داماں چاک فوراً کر دیا میں نے
خوشی میں بھی مجھے اس وقت رونا بے حساب آیا
نہ دنیا ہی رہی دل میں نہ عقبیٰ کا خیال آیا
اسی حیرت سے میری روح میں اک انقلاب[4] آیا
بھڑک اٹھی نئی اک آگ جسم و جاں[5] میں اے صفدرؔ
مرا جب اس صنم کے عاشقوں[6] میں انتخاب آیا

1۔عقل۔2۔یعنی ہر منزل میں۔3۔جوانی۔4۔الٹ پلٹ۔5۔روح۔6۔معشوق حقیقی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عام کہتے ہیں جسے بندہ وہ مولا[1] نکلا
قطرہ کہتے ہیں جسے عین[2] وہ دریا نکلا
حسن اس صورت انسان کو کہتے ہیں مگر
عشق اس صورت انسان کا معنیٰ نکلا
لوح محفوظ ہے دل اور قلم[3] روح و رواں[4]
نفس کرسی ہے بدن عرش معلیٰ نکلا
جس[6] کو شیطان نے سجدہ نہ کیا اے ہمدم[5]
وہ فرشتوں کے لیے ذات[7] سراپا نکلا
اپنے باطن کو خدا جان لیا جب صفدرؔ
پھر جدھر دیکھا ادھر اپنا تماشا[8] نکلا

1۔ اول باطن ہیں۔ 2۔ خاص۔ 3۔ دل مرتبہ لوح محفوظ ہے۔ 4۔ دونوں لفظوں کا معنی روح ہے قلم مرتبہ عروج ہے۔
5۔ نفس مرتبہ کرسی ہے جسم مرتبہ عرش ہے قرآن العارفین میں دیکھیں امام حسینؑ نے بدن کو عرش کہا ہے۔ 6۔ یعنی آدم کو
7۔ آدم باطن ہیں۔ 8۔ نظارہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب[1] تک خیال غیر کا دل[2] سے نہیں مٹا
بے سُود[3] صوم[4] و سجدہ ترا بھی نہیں روا
اے ہم نشین اسم و مسمی کو ایک جان
پھر خود سے خود ملا ہے وہی جو نہیں ملا
پہنچا ہوں آج قُرب کے میں اس مقام پر
جس میں پکارنا بھی خدا[5] کو نہیں بجا[6]
پاتا نہیں ہے موت سے ہرگز بشرِ نجات
جب تک کہ اپنی موت[7] سے پہلے نہیں مرا
جس پر نگاہ مرد[8] کی صفدؔر نہیں پڑی
اس پر خدا کے فیض کا در ہی نہیں کھلا

1۔اے مخاطب۔2۔جو عقل میں غیر سمایا ہوا ہے۔3۔ اے مخاطب۔4۔روزہ۔5۔اونچا اور زور سے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔6۔درست بجا۔7۔ موتوا قبل انت موتوا۔8۔یعنی ولی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میدان عشق ہے یہاں ہمدم[1] سنبھل کے آ
تو ہے حریم یار[2] یہاں سر سے چل کے آ

ہوگا سفر بھی سہل مگر ایک شرط پر
پہلے سفر سے غیر کی ہستی کچل کے آ

ہو گا وصال یار میسر بھی ایک دن
لیکن گدازو سوز کی بھٹی میں جل کے آ

ارض و سما کا نور خدا ہے بلاشبہ
تو بھی اسی کے نور کے سانچے میں ڈھل کے آ

آتا نہیں نظر سے نظر یار کا جمال
صفدر نگر نظر کو بصر سے بدل کے آ[3]

1۔ گرد و پیش۔ 2۔ محبوب کے رہنے کی جگہ۔ 3۔ نظر خلقی ہے یعنی ظاہری نظر ہے۔ بصر حقی ہے یعنی بصر باطنی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عرب سے جب عین کو اٹھایا تو اس گھڑی عین رب کو دیکھا
اٹھایا احمدؐ سے میم کو جب احد جناب عرب کو دیکھا
زمیں سے عرش بریں تلک جب بغور دیکھا ظہور سارا
تمام ظہور محمدیؐ ہے انہیں کی صورت پہ سب کو دیکھا
حضورؐ آقا ہیں اسم اعظم ا تمام عالم کا روح اعظم
سراپا رحمت و جود ان کا وہاں نہ قہرو غضب کو دیکھا
چھپا ہوا ہے فنافی الشیخ میں فنافی الرسول یارو
ہے آگے اس کے فنافی اللہ وہاں نہ حسب و نسب کو دیکھا
منا کے صفدر دوئی کا خدشہ۲ مقام وحدت میں جب گیا میں
وہاں نہ دنیا وہاں نہ عقبیٰ وہاں نہ دن کو نہ شب کو دیکھا

1۔قول ابن عربی شیخ اکبر۔ 2۔ا روشک۔

خدا کا جلوہ میں نے ہر گل و گلزار میں دیکھا
لباس پھول میں پتے میں نوک خار میں دیکھا
شمع پر اس لیے جل جل کے مر جاتے ہیں پروانے
کہ پروانوں نے جلوہ یار کا اس نار میں دیکھا
فنا لیلیٰ میں ہو کر قیس[1] سارا بن گیا لیلیٰ
تو پھر لیلیٰ لیلیٰ سے در و دیوار میں دیکھا
لگائی تیغ لا[2] کی ضرب جب سے غیر کے سر پر
تو الا اللہ کو پھر کوچہ[3] و بازار میں دیکھا
وہی جلوہ جو موسیٰؑ کو دکھایا طور پر حق نے
وہ صفدرؔ نے بتوں کے چہرہ و رخسار میں دیکھا

1۔ مجنوں۔ 2۔ لا موجود الا اللہ۔ 3۔ جلوہ بر صور پر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کوہ و صحرا و بحر و بر دیکھا
کوچہ کوچہ و در بدر دیکھا

تو ہی[2] ہر رنگ میں نظر آیا
غور سے جب ادھر ادھر دیکھا

جس طرف بھی کیا سفر میں نے
تجھ کو اے یار ہم سفر دیکھا[3]

تجھ کو خلوت میں اور جلوت میں
ہم نشیں اپنا سربسر[4] دیکھ

حج اکبر کیا ہے صفدرؔ نے
تجھ کو جب اپنا راہ بر دیکھ

فاش[5] جس پر خدا کا راز ہوا[6]
وہ زمانے میں سرفراز[7] ہو

ہو گئی معرفت[8] جسے حاصل
دونوں عالم سے بے نیاز[9] ہو

کیا ہی اعلیٰ ہے مرتبہ اس کا
جس کو معراج با نماز ہو

جس کو بخشی ہے عشق نے پرواز[10]
لامکاں کا وہ شاہباز ہو

ذکر حق میں جو محو ہے صفدرؔ
حمدللہ وہ پاکباز ہوا[11]

1۔ دریا جنگل۔ 2۔ اے خدا۔ 3۔ ھو معکم اینما کنتم۔ 4۔ ظاہر۔ 5۔ الانسان سری وانا سرہ۔ 6۔ بے پروا۔
7۔ ازان۔ 8۔ ایماندار صاحب دل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قد مرا شجر ہے دل وادی ایمن میرا[2]
میں وہ موسیٰ[1] ہوں[3] کہ حق[4] روح مری من[5] میرا
نور کا نور ہوں نہ پنبہ[6] و روغن نہ چراغ
ہر تعین میں وہی نور[7] ہے روشن میرا
زاہد و پوچھتے ہو مجھ سے سکونت[8] میری
لا مکانی ہوں مکاں آج ہے مسکن[9] میرا
اپنے باطن[10] کو مرا سجدہ سدا[11] ہوتا ہے
پاسکے راز نہ یہ شیخ برہمن میرا
نہ مذمت سے غمی ہے نہ ثنا سے ہے خوشی
دونوں اوصاف سے بس پاک ہے دامن میرا
جس کو احباب مرے ڈھونڈتے ہیں اے صفدر
میں وہ بے رنگ ہوں ہر رنگ تلون میرا[12]

1۔استعادہ۔2۔کہ طور کے دائیں طرف کا جنگل۔3۔استعادہ یعنی سالک ہوں۔4۔خدا۔5۔دل۔6۔روئی۔
7۔آرزوئے ذات۔8۔مونث۔9۔مذکر۔10۔انسان کا باطن حق ہے قول تمام عارفین کا۔11۔ہمیشہ۔12۔باطن میں بے رنگ ہوں ظاہر میں رنگ ہوں یہ دونوں مرتبے انسان کے ہیں اور طرح طرح قسم قسم کے رنگ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جو زمین اور زمان کی وسعت میں بھی نہ سما سکا
مرے دل میں آ کے سما گیا جو کسی جگہ نہ سما سکا

اسے ہر حسین کی شکل پر یہاں دیکھتا ہوں بلا خطر
سرِ طور جس کے جلال کی وہ کلیمؑ تاب نہ لا سکا

جو پلائی جاتی ہے آنکھ سے وہ شراب حسن ازل کی ہے
میں کہوں تو کور کو کیا کہوں نہ وہ پی سکا نہ پلا سکا

مری ہے نماز یہ دمبدم وہی یار از سر تا قدم
یہ نماز زاہدا عمر بھر نہ تُو پڑھ سکا نہ پڑھا سکا

مجھے عشق نے کیا ہے عطا وہ مقام اے صفدرؔ جسے
نہ تو عقل خلق[1] کی پا سکی نہ تو علم خلق کا پا سکا

1۔ یعنی اس مقام کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گیا ہوں عالم وحدت میں خرمن پھونک کر اپنا
بڑی مشکل سے مشکل ہے یہی سیرو سفر اپنا
تمامی نسبتوں کی قید سے ہے پاک یہ عالم
تعینات کی حدوں سے آگے ہے گزر اپنا
یہاں گبرو مسلماں کافر و مومن نہیں دیکھا
نہ کعبہ ہے نہ بت خانہ نہ ایمان و کفر اپنا
دوئی میں زُہد اے زاہد بلاشک شرک اعظم ہے
کہاں یہ زہد کی پستی کہاں سراوج پر اپنا
کلیم طور پر عرفاں ہوں ضیا ہے میرے باطن میں
منور کر دیئے جس نے اندھیرے ہے صدر اپنا
ہے مجھ میں شبلیؒ و منصورؒ جیسی روح اے صفدر
انا الحق یا ہو سبحانی ہے قِصّہ سر بسر اپنا

1۔ یعنی ہستی موہومہ کا خرمن۔ 2۔ بلندی۔ 3۔ استعادہ مضاف الیہ۔ 4۔ سید۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عشق[1] جب تیرا رہنما ہو گا
تجھ کو منزل کا پھر پتا ہو گا
عشق بخشے گا آگہی تجھ کو
جو چھپا ہے وہ برملا[2] ہو گا
سِرِ حق تجھ پہ منکشف ہو گا
جُزو و کُل سے تو آشنا ہو گا
اَینَمَا پر[3] نظر پڑے گی تری
غیر سے دل ترا صفا ہو گا
پھر تجھے اپنی[4] بھی خبر ہو گی
آپ پر آپ تو فدا ہو گا
تو ہے عابد بشکل اے صفدرؔ
اپنا باطن[5] بتا کہ کیا ہو گا

1۔اے سالک۔2۔سامنے۔3۔یعنی ظاہرا توتلوا فثم وجہ اللہ۔4۔من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔
5۔یعنی حق۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کر دیا عشق نے غنی قلب کو جگمگا دیا
جو نہیں دیکھا تھا کبھی عشق نے وہ دکھا دیا

عقل[1] کا مشورہ نہ لے عشق کے مدرسہ میں آ
دفتر غیب عشق نے مجھ کو یہاں پڑھا دیا

عشق کی رہبری سے میں منزل عشق میں چلا
جب کہیں رک گیا قدم عشق نے پھر اٹھا دیا

عشق بلند بال[2] و پر لے کے اڑا کہاں مجھے
ڈھونڈتھا جس کو میں مجھ کو وہی بنا دیا

عشق مرا وجود ہے[3] حسن میری نمود ہے[4]
دونوں ہی میرے نام ہیں[5] صفدرؔ[6] یہ بتا دیا

1۔اے مخاطب۔2۔مترادف۔3۔العشق حوالہ ذات قول شیخ اکبرؒ۔4۔نمود بمعنی شان و خوبی لفت۔5۔یعنی عشق و حسن
6۔اے صفدر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خانہ دل[1] کو خدا کے راز کے قابل بنا
روح کے سیمرغ کو پرواز کے قابل بنا
خلق و حق دونوں مراتب[2] کا امانت دار بن
ظاہر و باطن کو اس اعزاز[3] کے قابل بنا
رنگ درویشی میں تیری شان تب ہو گی بلند
حال اپنا رُوم کے شہباز[4] کے قابل بنا
ابتدا و انتہا سے ہے جدا جس کا مقام[5]
تو بھی اپنی سیر اس ہمراز کے قابل بنا
کب تلک بہلائے گا دل کو زبانی ذکر سے
خود کو اے صفدر تو سرِّی ذکر کے قابل بنا[6]

1۔اے سالک۔2۔اپنے ظاہر کو خلق سمجھ دار اپنے باطن کو حق سمجھ۔3۔یعنی عزت۔4۔یعنی مولانا رومؒ۔5۔یعنی جس کی سیر کی کوئی حد نہ ہو۔6۔الانسان سری وانا سرہ۔حدیث قدسی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یار کے اسرار[1] کا حامل مرا سینہ ہوا
علم باطن کا مرا دل خاص گنجینہ ہوا
ذات نے چاہا کہ دیکھے حسن اپنے کی جھلک[2]
واسطے اس کے فقط انسان[3] آئینہ ہوا
خلق[4] آدم پہن کر جب[5] آ گیا امکان[6] میں
عاشقوں کا حج اکبر روز آدینہ[7] ہوا
عشق سے خالی رہا ہے شیخ کعبہ آج تک
حُور کی چاہت[8] میں اس کا جُبّہ پارینہ[9] ہوا
پیر میخانہ[10] سے صفدر ایک ساغر جب پیا
پھر فرشتوں کا جہاں ادنیٰ مرا زینہ[11] ہوا

1۔ جمع سر کی۔ 2۔ روشنی و چمک۔ 3۔ الانسان مراۃ الرحمن۔ 4۔ گدڑی۔ 5۔ تجلی خدا۔ 6۔ عالم امکان۔ 7۔ جمعہ کا دن
8۔ خواہش اور محبت۔ 9۔ پرانا اور بوسیدہ۔ 10۔ مراد پیر طریقت۔ 11۔ سیڑھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عشق کے فیض نے ہر قید سے آزاد کیا
حسن کے رنگ نے ہر رنگ میں دل شاداؔ کیا
رو دیا میں نے حضوری میں نہ دوری سمجھو
اپنے ہی درد نے آمادہ[2] فریاد کیا
وصل سے غرض نہیں ہجر سے کچھ کام نہیں
میں نے دونوں کو کسی وقت نہیں یاد کیا
ہے مرے واسطے اس روز سے تسکینِ حیات
جب سے آفاق نیا آپ[3] سے ایجاد کیا
مجھ کو الہام ہوا ذات[4] نے یہ فرمایا
میں ہی صفدرؔ[5] ہوں نہ تو ہے یہی ارشاد کیا[6]

1۔خوش وخرم۔2۔تیار۔3۔جہاں وزمانا اپنے آپ سے۔4۔یعنی خدا۔5۔تو صفدر نہیں۔6۔ارشاد ہمیں ہدایت کرنا راہ دکھانا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خودی[1] کی رمز نہاں[2] کو فقیہ پا نہ سکا
ہزار جُہد[3] سے وہ اس جہاں[4] میں آ نہ سکا
خودی حیات ہے میری اسی سے ہوں زندہ
فرشتہ موت کا بھی اب جسے مٹا نہ سکا[5]
اگرچہ سُکر[6] کی حالت میں رہتا ہوں ہر دم
تو پھر بھی رازِ خودی دل سے میں بھلا نہ سکا
زباں پہ آیتِ اِیّاکَ نَعْبُد لیکن
صنم[7] کے پاؤں پہ سر رکھ کے میں اٹھا نہ سکا
خدا نے قلب[8] میں صفدرؔ یہ کہدیا مجھ کو
میں پردہ پوش تھا لیکن تو کیوں چھپا نہ سکا

1۔ یہ خودی رحمانی ہے۔ 2۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ 3۔ جہد بمعنی کوشش اور جہد مشقت لغت میں۔
4۔ یعنی خودی کے عالم میں۔ 5۔ سُکر اور صحو دو مقام ہیں۔ 6۔ صنم سے مراد مرشد ہے۔ 7۔ یعنی دل میں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حق پیرِ مُغاں[1] ہاتھ میں پُر جام[2] نکل آیا
فُردا کا گُماں میرے لئے خام نکل آیا

باطن میں تو ہر نام و نشاں سے ہے مُنزّہ[3]
ظاہر میں پُکارا تو بہر نام نکل آیا

جب غیر کی ہستی کا گُماں دل سے اُٹھایا
فوراً ہی مِرا نام دِلآرام[4] نکل آیا

جس عِشق کو کہتے تھے ہم دردِ بلا[5] لیکن
آسان اُسی عشق سے ہر کام نکل آیا

ایمان کی سب دولت اُس کُفر[6] پہ قُرباں ہو
جس کُفر سے اَے صفدرؔ اِسلام نکل آیا

1- خدا ہی پیرِ طریقت ہے 2- عشق کی شراب سے بھرا ہوا ساغر آیا 3- پاک یعنی منزہ 4- معشوق 5- یعنی دکھ
6- صوفیوں کے نزدیک کفر کا معنی اپنی موہومہ ہستی کو خدا کی ہستی میں چھپا دینا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقالمہ باعشق

خراب حال ہے اے عشق دل طپیدوں کا
کہ جز ترے نہیں درمان[1] آب دیدوں کا[2]
تری شمع پہ وہ جلتے ہیں مثل پروانہ
نہ گور ہے نہ کفن ہے ترے شہیدوں کا
فغاں سنی ہے کبھی تو نے درد مندوں کی
کبھی خیال بھی آیا ستم رسیدوں کا
وہ پی کے خون جگر بھی گلہ نہیں کرتے
عجب مقام[3] ہے عُشاقِ خوں چکیدوں کا
تجھی پہ جان ہے صفدر کی ہر گھڑی قرباں
ترا ہی نام لبوں پر ہے لب رسیدوں کا[4]

1۔علاج۔2۔یعنی جن کی آنکھیں آنسو سے بھری ہوئی ہوں یعنی غمگین۔3۔مرتبہ۔4۔یعنی جو مرنے کے قریب ہوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پیر مغاں[1] نے آنکھ سے کاسۂ مے[2] پلا دیا
آئی نہ ہوش عمر بھر ایسا نشہ چڑھا دیا
حق کی نفی بھی ہے خطا خلق کی بھی نہیں روا[3]
پیر مُداں کا شکر ہے مجھ سے مجھے ملا دیا
لا سے یہی[4] خبر ملی ایک ہی ذات ہے جلی[5]
پردہ ہے شدت ظہور[6] جس نے اسے چھپا دیا
قرب و وصال ہے سدا[7] ہجر و فراق ہے کجا[8]
ایک ہی ایک سے ملا ایک نے یہ پتا دیا
موج و حباب و برف کی صورتیں ہیں جدا جدا
پانی ہے صفدرؔ اصل میں نکتہ عجب بتا دیا

1۔ یعنی پیر طریقت نے۔ 2۔ پیالہ جام۔ 3۔ خلق کی نفی کرو گے تو حق کیسے ثابت کرو گے خصوص الحکم میں یہ دونوں ذات کے ہیں۔ 4۔ لا موجود الا اللہ۔ 5۔ ظاہر۔ 6۔ بیت اور رب کے ظاہر ہونا۔ 7۔ ہمیشہ۔ 8۔ کہاں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خرد[1] کا عشق نے دامان جیب[2] چاک[3] کیا
گرا کے برقِ یقیں وہم[4] کو ہلاک کیا
ضیائے صبح وصل عشق نے مجھے بخشی
غم فراق کو مدفون درمغاک[5] کیا
طفیل عشق مجھے فقر کا مقام[6] ملا
اسی کے فیض نے ہستی[7] سے مجھ کو پاک کیا
کنشت[8] و دیرو حرم سب کو عشق جان لیا
وہ باک[9] ہی نہ رہا جس سے میں نے باک کیا
صفات ذات سے ہرگز جدا نہیں صفدر
اس اختلاف نے واعظ کو مثلِ خاک کیا

1۔عقل۔2۔گریبان۔3۔پھاڑ۔4۔وسوسہ کوافت۔5۔غاروقبر۔6۔ہستی موہومہ سے۔7۔ذروخوف۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دل خاص مجھے عرشِ معلیٰ نظر آیا
دل ہی میں خداوندِ تعالیٰ نظر آیا
دل ہی کو بنایا ہے نظر گاہ خدا نے
دل عابد و معبود و مصلی نظر آیا
ہر شاہ و گدا کو چہ دل ہی میں جھکا ہے
دل جنتِ فردوس سے اعلیٰ نظر آیا
جب دل کو لیا جان[1] تو حج ہو گیا حاصل
شک دور ہوا عین[2] تسلے نظر آیا
صفدر نہیں موقوف سرِ طور تجلی
دل طور ہے دل ہی سے تجلی نظر آیا

1۔دل کو سمجھ لیا۔2۔خاص

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب دیکھا صنم خانہ تو کعبہ[1] نظر آیا
حق کا مجھے اصنام[2] میں جلوہ نظر آیا

اللہ کو سنتے ہی رہے حضرت واعظ
انسان ہی اللہ[3] کا نقشہ نظر آیا

دیکھا ہی نہیں شمس و قمر میں کبھی میں نے
جو طلعتِ[4] خوبان میں شعلہ نظر آیا

اے زاہد مرتاض تجھے[5] خلد مبارک
فردوس مجھے پیر[6] کا کوچہ نظر آیا

صفدر مرے دل میں نہ رہی حور کی چاہت
جس روز سے اس شوخ کا چہرہ نظر آیا[7]

1۔ مراد صنم خانہ ظہور بمعنی ھوالظاہر۔ 2۔ جمع صنم کی صورتوں میں۔ 3۔ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔ 4۔ رخ و چہرہ۔
5۔ ریاضت سے عبادت کرنے والا۔ 6۔ پیر طریقت۔ 7۔ حسینوں میں شوخ بھی خدا کی صفت ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حقیقت کا بجز مرشد کے حل عقدہ نہیں ہوتا
جو جانے غیرِ حق مرشد کو وہ بندہ نہیں ہوتا
عبادت کر مگر مسجود[1] کو تو دیکھ کر زاہد
نہ ہو مسجود گر پیشِ نظر سجدہ نہیں ہوتا
خدا کا قول[2] ہے اس پر گواہ پڑھ ثُمَّ وجہہُ اللہ
جدھر ہم پھیر لیں منہ کیا وہاں کعبہ نہیں ہوتا
تری ہستی حجابِ[3] حسنِ رُوئے یار ہے ورنہ
کبھی مطلوب وطالب کے میاں پردہ نہیں ہوتا
اگر بے عشق زندہ ہے تو صفدرؔ کیا اسے حاصل
فقیہہ عشق کا فتویٰ ہے وہ زندہ نہیں ہوتا

1۔ان تعبداللہ آخر تک حدیث پر کامل ہی یہ مسئلہ سمجھائے گا۔2۔اے مخاطب۔3۔ہستی موہومہ اے مخاطب۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ساقیا کس[1] دھوم سے جاری ہے میخانہ ترا
ہو گئی ہستی فنا پیتے ہی پیمانہ ترا

دولت کونین مجھ کو مل گئی جب تو ملا
چاہتا کچھ بھی نہیں جز تیرے دیوانہ ترا

زاہد ہشیار کو اپنی خبر اب تک نہیں
دونوں عالم کی خبر رکھتا ہے مستانہ ترا

تیری نظروں نے مجھے ساقی[2] نوازا اس طرح
بن گیا دل میکدہ یا خاص کاشانہ ترا

ہے یہی ہر دم نشہ صفدر حسیں کے واسطے
ہر گھڑی ہو سامنے رخ بے حجابانہ ترا

1۔مرادپور طریقت۔2۔مرادپیر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جس نے دنیا چھوڑ دی ہے اس کا کاشانہ[1] جدا
دے چکا سر یار کو جو اس کا نذرانہ[2] جدا

جن کی چوکھٹ پر شہنشاہانِ عالم سرنگوں
اے فقیر خانقاہ[3] وہ فقر شاہانہ جدا

دیکھنے کے واسطے لاکھوں حسیں موجود ہیں
جس پہ خود شیدا خدا ہو وہ ہے جانانہ[4] جدا

زاہدِ مسجد کو ڈر ہے روزِ محشر کا مدام[5]
جس نے محشر جشن[6] سمجھا ہے وہ دیوانہ جدا

میکشو تم منہ سے پیتے ہو جسے وہ ہے حرام
جو پلا دے آنکھ سے وہ پیر میخانہ جدا

مستِ مے بیدار ہو جاتا ہے آخر نیم شب
ہوش ہی آئے نہ جس کو وہ ہے مستانہ جدا

حور سے ہے دوستی واعظ کی اے صفدر حسین
عاشق مولا ہے جو اس کا ہے یارانہ جدا[7]

1۔ گھر دمکان۔ 2۔ چڑھاوا۔ 3۔ اے بھنگ نوش فقیر قبرستان کے رہنے والے۔ 4۔ یعنی نبی کریمؐ۔ 5۔ ہمیشہ۔ 6۔ محفل شادی۔ 7۔ مذکر بمعنی دوستی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جسے سمجھتے تھے ہم نہاں ہے وہی یہاں آشکار دیکھا
بلوحِ عالم وہی ہویدا اسی کا نقش ونگار دیکھا
وہی ہے شیخ حرم حرم میں وہی برہمن ہے بتکدہ میں
وجود ہے اس کا ایک لیکن صفات میں بے شمار دیکھا
دھرا ہے کیا تیرے خشک نفلوں میں زاہد جب تلک دوئی ہے
جلایا میں نے دوئی کا خرمن تو اپنی صُورت میں یار دیکھا
بجھی نہ پیاس عاشقوں کے دل کی اگرچہ قرب ووصال بھی ہے
نیا نیا انتظار دل میں نیا صنم سے پیار دیکھا
سنا ہے واعظ سے میں نے جنت سکونِ دل کی جگہ ہے لیکن
ملا نہ دل کو سکوں وہاں بھی اسی طرح بے قرار دیکھا
نہ پوچھ صفدر سے منزلِ عشق کی نہایت کہاں تلک ہے
پتا نہیں مجھ کو کارواں کا فقط نظر نے غبار دیکھا

1۔ظاہر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دہرا[1] ہی عینِ خدا[2] تھا مجھے معلوم نہ تھا
نہ کوئی غیر و سِوا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مرتبہ غیب میں جو نام و نشاں سے تھا بری
اب وہی ماوشما تھا مجھے معلوم نہ تھا

ڈھونڈتا پھرتا رہا کوہ و بیانوں میں
خلوت دل میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ہر نئی شان میں ہر آن وہی جلوہ نما
صُورتِ شاہ و گدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

پیر کو حق سے جدا سمجھا نہ تھی مجھ کو خبر
حق وہی پیرِ ھدیٰ تھا مجھے معلوم نہ تھا

حُسن اپنے پہ ہوا عشق[3] ہی غاشق صفدرؔ
آپ ہی نازو ادا تھا مجھے معلوم نہ تھا

1۔زمانہ۔ 2۔یعنی وجود۔3۔عشق مرتبہ ذات ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت انسان ہے اُمّ الکتاب
سب کتابوں پر یہی ہے کامیاب
دو جہاں پیدا ہوئے جس کے لیے
در حقیقت ہے یہی عالی جناب[2]
احسنِ تقویم اس کی شان ہے
ہے یہی جملہ خلائق کا نواب[3]
سوچ[4] کر پہچان اپنے آپ کو
وہم کا آنکھوں سے اُلٹا کر نقاب
ہے خزانہ نقد تیری بغل میں
در بدر پھرتا ہے کیوں ہو کر خراب
تو ہے دریا موجزن اے تشنہ لب
کیوں لیے پھرتا ہے کاسہ[5] بہرِ آب
حق شناسی خود شناسی ہے فقط
ہے اسی سے آج صفدر کامیاب

1۔جز۔2۔معزز انہ خطاب۔3۔گورنر۔4۔اے مخاطب۔5۔پیالہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہی ہے قلب کہ ہو جس میں آرزو ئے حبیب
وہی ہے آنکھ کہ جو دیکھتی ہو روئے حبیب

مرے نشہ پہ نہ کر اعتراض اے واعظ
ازل سے میں نے پیا بادۂ سبوئے[1] حبیب[2]

کہ میرا دارو و درماں[3] ہے خاک کوئے حبیب
کلیم طور پہ سنتے رہے کلامِ خدا
میں اپنے آپ سے سنتا ہوں گفتگوئے حبیب

کنشت و دیر و حرم سے غرض نہیں صفدرؔ
کہ میرا سر ہے خمیدہ[5] ہمیشہ سوئے حبیب[6]

1۔ بادہ مذکر ہے مکاد کوزہ۔ 2۔ یعنی اے طبیب۔ 3۔ علاج۔ 4۔ جھکا ہوا۔ 5۔ کنایہ نبی کریمؐ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عبث ہے عقل بے مقدور[1] کی بات
نہ سمجھی عشق کے دستور[2] کی بات
نفی ہے غیر کی[3] کلمہ میں یارو[4]
یہی تھی دار پر منصورؒ کی بات
جسے دیدار جاناں ہے میسر
سنا اس کو نہ واعظ حُور کی بات
کرے جو احد و احمدؐ میں تفاوت[5]
دوئی میں ہے نہ سن اس دور کی بات
ہمارے واسطے ہے من رانی
نہیں اب لن ترانی طور کی بات
نہ میں ہوں نہ مرا صفدرؔ سخن[6] ہے
جو دل میں ہے اسی مستور کی بات

1۔ بے طاقت۔ 2۔ قانون وقاعدہ وطرز۔ 3۔ لاموجودالااللہ۔ 4۔ اے دوستوں۔ 5۔ فرق۔ 6۔ حرف وبیان۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عشق نہ ہوتا گرعیاں[1] نہ کوئی دن ہو نہ ہو رات
عشق ہے مُوجِد[2] جہاں عشق کی ساری کائنات[3]
اول و آخر عشق ہے ظاہر و باطن بھی وہی
سارا ظہور عشق کا عشق ظہور کی ہے ذات
عشق خلیلؑ و اسماعیلؑ عشق حسینؓ کی دلیل
موت ہے عشق پر حرام عشق سراپا ہے حیات
عشق خدا مُصطفےٰ عشق مُرید و پیشوا[4]
عشق ہی فقر و فخر ہے عشق ہی میری ہے نجات
عشق کلیمؑ و طور ہے عشق ہی نار و نور ہے
عشق ہی دار پر چڑھا عشق ہے شبلیؒ و سعیدؒ
غوثؒ جلی و ہندویؒ عشق کی صفدر ہیں صفات

1۔ظاہر۔2۔ایجاد کرنے والا۔3۔العشق ھوالذات قول محی الدین ابن عربی شیخ اکبرؒ۔4۔پیر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہو گئی عشق صنم میں مری تدبیر عبث[1]
ذکر کرتا ہوں صنم اور ہے تذکیر[2] عبث

ہے مرے پاؤں میں زنجیر فقط زلفِ صنم
ایسے قیدی کے لیے اور ہے زنجیر عبث

اے صنم تو نے کیا قتل مجھے غمزہ سے
تیز شمشیر نہ کر ہے تری شمشیر عبث

سر مرا خم ہے سدا پیشِ صنم اے واعظ
ایسے عاشقوں پہ ترا فتویٰ تکفیر عبث

پک گیا جبکہ مرے دل میں تصور صفدرؔ
پھر نہ تصویر کی حاجت رہی تصویر عبث

1۔ بے فائدہ۔ 2۔ یاد دلانا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ثمہ وجہ اللہ گواہ اے یارا آج
جلوہ گر ہے ہر طرف دلدار آج

ہے جمال اللہ جمالِ مہوشاں
ہے شگفتہ حُسن کا بارار آج

دیدِ حق فردا[2] ہے واعظ کے لیے
عارفوں کے واسطے دیدار آج

کاکلِ خمدارِ جاناں[3] دیکھ کر
ہوگئے لاکھوں کے دل افگار آج[4]

خنجر لا سے ہوا ہے جو شہید
موت سے اس کو نہیں آزار[5] آج

زاہدوں کے ہاتھ میں تسبیح ہے
ہے گلے عشاق کے زنار آج[6]

احمد بے میم کا سرِّ نہاں
جانتے ہیں عشق کے کفّار آج

بادشاہوں کے بھی ہیں وہ بادشاد
غوثؒ کے جو ہیں سگِ دربار آج

دل کے آئینے کو صفدرؔ صاف کر
تا کہ دل ہو مطلعِ انوار آج

1۔اے مخاطب۔2۔یعنی قیامت میں۔3۔بتوں کی صورت پر۔4۔زخمی ومجروح۔5۔ دکھ۔6۔صوفیہ کی اصطلاح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خود خدا حُسن کی بہار ہے آج
ہر تعیّن پہ آشکارا ہے آج
میمِ احمدؐ میں وہ احد آیا
سب حسینوں کا افتخار ہے آج
خود ہی محبوب خود محبّ اپنا
آپ پر آپ ہی نثار ہے آج
باغ میں دلبری اسی کی ہے
دل کشی گل میں بوئے یار ہے آج
اسی کا تسبیح خواں ہے ہر ذرہ[2]
واہ کیا شانِ کردگار[3] ہے آج
زاہدا جس کو ڈھونڈتا ہے تو
وہی صفدرؔ کا ہمکنار[4] ہے آج

1۔ظاہر۔2۔آیت قرآن۔3۔خدا۔4۔ہم بغل وفی انفسکم افلا تبصرون۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پردہ نشین تھا جو کبھی پردہ در ہے آج[1]
اس سے اسی کو دیکھ وہی سربسر[2] ہے آج
اس کی نہ کر تلاش[3] بیاباں میں ہے عبث[4]
ہر گھر میں ہر سفر میں وہ پیشِ نظر ہے آج
وہ شیخ و حرم میں برہمن ہے دیر میں
کعبہ میں بتکدہ میں وہی جلوہ گر ہے آج
عقبےٰ میں جس کے دیکھنے کا شوق ہے تجھے[5]
دنیا میں اس کو دیکھ اِسی فرش پر[6] ہے آج
ڈر ہے جلا نہ دے کہیں وہ جسم و جان کو
ہر صُورتِ حسین میں برق و شرر[7] ہے آج
اس کا کلام[8] ہے نہیں صفدؔر کا یہ کلام
ہر شعر و ہر سخن[9] میں اسی کا اثر ہے آج

1۔ درد و یدن مصدر سے پردہ پھاڑ دانے والا۔ 2۔ تمام۔ 3۔ اے سالک۔ 4۔ بے فائدہ۔ 5۔ اے مخاطب۔
6۔ جلوہ نما بر مصور۔ 7۔ شرر مونث چنگاری۔ 8۔ فاعل با فن میں وہی ہے۔ 9۔ سخن بمعنی حرف و بیان۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب خلافت کا صفیؑ[1] کے سر پہ رکھا حق نے تاج
سب فرشتوں نے دیا اس کو خلافت کا خراج[2]
سجدۂ تعظیم آدمؑ کو ملائک نے کیا
نہ کیا ابلیس نے سجدہ وہ تھا منکر مزاج
روح وصورت ذات کی آدمؑ ہے اس پر نص گواہ[3]
جرم ہے انکار نص کا جرم کا کیا ہو علاج
آدمؑ و حواؑ ہوئے آباد جب ناسوت[4] میں
پھر بنی[5] آدم کو بخشا حق نے گرمنا کا راج[6]
جس طرف[7] بھی دیکھتا ہوں یار آتا ہے نظر
اب مجھے صفدرؔ نہیں فردا کی کوئی احتیاج[8]

1۔ برگزیدہ لقب آدمؑ۔ 2۔ نکس دمالیہ۔ 3۔ ونفخت فیہ من الروحی قرآن۔ فان اللہ اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ حدیث۔ اصل متن قرآن وحدیث۔ 4۔ عالم اجسام دنیا میں۔ 5۔ اولاد کو۔ 6۔ راج بمعنے حکومت وبادشاہت۔ 7۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ 8۔ بمعنی حاجت وضرورت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہیں آئے تھے جو وہ آ رہے آج
بہر جلوہ ہمیں تڑپا رہے آج

دلوں میں عشق کی آتش لگا کر
تعجب ہے کہ خود گھبرا رہے آج

سکونِ دل اڑا کر لے گئے جو
وہی تسکین کیوں فرما رہے آج

ہے ان کی یاد ہی یاد ہماری
کہ جیسے ہم انہیں یاد آ رہے آج

طلب میں جن کی صفدرؔ کھو گئے ہم
وہی مطلوب ہم کو پا رہے آج

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طور کی بجلی چمکتی ہے خدا والوں[1] کے بیچ
ان کا ہر ادنیٰ نفر شامل ہے ابدالوں کے بیچ

یک زمانہ[2] صحبتِ مرد خُدا اے بدگماں
اس عبادت سے ہے بہتر ہو جو صد سالوں کے بیچ

نفس و شیطاں سے ہیں فارغ غرق فی التوحید ہیں
قید کیوں ہوں ان کے خادم نفس کے جالوں کے بیچ

عقل و دانش کی حدوں سے ہے بلند ان کا مقام
بے خبر ہیں خضرؑ جیسے ان کے احوالوں کے بیچ

جب فرشتوں نے سنا گریہ مرا وقتِ سحر
بولے کیا تاثیر ہے صفدرؔ ترے نالوں کے بیچ

1۔ کنایہ اولیا۔ 2۔ ایک گھڑی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تجھ سے ملوں کہ خود سے بتاؤ کسی طرح
عُقدہ یہی پڑا ہے اٹھاؤ کسی طرح

محمود ذات ہے تری لیکن صفات میں
بن کر ایاز سامنے آؤ کسی طرح

منزل پہ پہنچ کر بھی رہی جستجو تری
عزم سفر سے اب تو چھڑاو کسی طرح

برباد ہو گیا میری ہستی کا خانماں
اب تو صنم گلے سے لگاؤ کسی طرح

آتا نہیں قرار مجھے بے قرار ہوں
صفدرؔ کے دل کی پیاس بجھاؤ کسی طرح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

❁

کِھلا ہے دل کا چمن گلشن[1] جناں[2] کی طرح
دیا ہے عشق نے یہ فیض جاوداں[3] کی طرح
بقدر ظرف پیا میں نے عشق کا ساغر
تو آیا جوش میں دِل بحرِ بے[4] کراں کی طرح
ازل سے عشق لکھا ہے مرے مقدر میں
اسی نے درس دیا مجھ کو مہرباں کی طرح
میں ساتھ لے کر چلوں گا یہ عشق کی دولت
خدا کو پیش کروں گا میں ارمغاں[5] کی طرح
بغیرِ عشق جوانسان ہے وُہ مردہ ہے
نہ اِس جہاں کا رہا ہے نہ اُس جہاں کی طرح
فریفتہ ہوں بتوں پر[6] میں اِس لیے صفدرؔ
کہ عشق حُسن میں آیا ہے دلبراں[7] کی طرح

❁

1۔باغ۔2۔جنت۔3۔ہمیشہ قائم دائم۔4۔بے انتہا۔5۔بطور تحفہ۔6۔انسانی صورتوں پر۔7۔یعنی معشوقوں کی طرح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رُخ پیر کا خدا[1] و شہِ انبیاؑ کا رُخ
حسنؑ و حسینؓ و شیرِ خدا مرتضےٰؓ کا رُخ
رُخ عابدینؒ و باقرؒ و صادقؒ صفا[2] کا رُخ
رُخ مُوسیٰؑ کاظم علی مُوسیٰؑ رضا کا رُخ
رُخ حضرت تقیؒ و نقیؒ عسکریؑ امام
آخر زمان مہدیِ مہر و وفا کا رُخ
صدیقؓ شہر صدق و عمرؓ شہر عدل و داد
عُثمانؓ کانِ شرم و حیا پارسا کا رُخ
صفدرؔ مقام[3] مرشدی اچھا ہوا بیاں
دیدارِ پیر حضرتِ غوث الوریٰؒ کا رُخ

1۔ چہرہ یعنی دید پیر دید کبریا مولانا رومؒ۔ 2۔ یعنی امام جعفر صادقؒ۔ 3۔ مرتبہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صُورتِ انسان ہے گر پست معنیٰ ہے بلند
باطنِ انساں[1] ہے مُطلق ظاہرِ[2] انساں بہ بند[3]
مظہرِ جامع یہی ہے برزخ[4] کبریٰ یہی
سارے اسما کا مسمّٰی ہے یہی اے حق[5] پسند
حقی و خلقی مراتب سے یہی ہے متصف
ظاہر و باطن اسی کی شان ہے اے ہو شمند
شکل سے عابد مگر معبود باطن میں یہی[6]
حامد و محمود اپنا آپ ہے یہ ارجمند
سامعین و حضرت و اعظ بھی ہے صفدرؔ یہی
آپ اپنا ترجماں ہے آپ ہی ہے وعظ و پند

۔باطن انسان حق ہے۔2۔ظاہر خلق۔3۔یعنی مقید بہ صفات۔4۔یعنی اے مخاطب۔5۔انسان خلق باعتبار ظاہرہ
حق باعتبار باطنہ قول شیخ اکبرؒ۔انسان کا ظاہر عبد ہے باطن حق قول اشرف علی تھانوی دیوبندی کتاب امداد المشتاق میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دل میں ہے یاد تری اے پری اندام[1] لذیذ
اِسی الفت میں مری ہے سحَر و شام لذیذ

ہے کہاں شہد کی شرینی میں لذت ایسی
جس طرح دہن[2] کو کرتا ہے ترا نام لذیذ

وعدۂ حور نے زاہد کو دیا ہے دھوکا
میری آغوش میں ہے آج دِلآرام[3] لذیذ

بلبلیں نغمہ سراہیں کہ بہار آئی ہے
پیرِ میخانہ پلادے مجھے اک جامِ لذیذ

ہے یہاں عشق بُتاں[4] عشق خُدا اے صفدر
جو کہ دیتا ہے مجھے یار[5] کا پیغام لذیذ

1۔صورتوں پر۔2۔منہ۔3۔معشوق حقیقی خدا۔4۔انسانی صورتیں۔5۔فاعل عشق بتاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عشاق نامراد کی ہے گرم آہ لذیذ
لیکن ہے اس نگاہ[1] کی زلفِ سیاہ لذیذ

میں تو بتوں کا[2] روز ازل سے مرید ہوں
سرخم ہمیشہ پیش بتاں ہے گناہ لذیذ

عِشقِ بُتاں ہے واعظ مُلّا پہ گر حرام
کہتے ہیں ہم حلال بتوں کی ہے چاہ[3] لذیذ

اللہ ہی ان بتوں کی صُور[4] پر ہے جلوہ گر
دونوں جہان میں ہے بتوں کی پناہ لذیذ

اعمالِ نیک عِشقِ بُتاں ہے مرے لیے
صفدرؔ کے واسطے ہے یہی زادِراہ[5] لذیذ

1۔معشوق۔2۔انسانی صورتوں کا۔3۔محبت۔4۔جمع صورت۔5۔راہ کا خرچ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سُوئے خلوت[1] گاہِ دل تو نے کبھی کی ہے نظر
مسکن ذاتِ[2] خدا دل ہے ترا اے بے خبر
دستِ قدرت نے بنایا ہے تری تصویر کو
جسم تیرا فرش[3] پر ہے رُوح تیری عرش پر
عالم لاھوت سے ناسوت میں آیا ہے تو
خود شناسی کے لیے تو نے کیا ہے یہ سفر
ہے یہی اک شرط دیدارِ خدا اے ہم نشیں
آپ سے پنہاں نہ ہو رکھ آپ کو زیرِ نظر
محض مفلس کی طرح سمجھا ہے تو نے آپ کو
تیرے باطن میں ہیں پوشیدہ کئی لعل و گہر
حضرت مُوسیٰؑ نے جس جلوہ کو دیکھا طور پر
چشمِ عارف کے لیے تو ہے وہ جلوہ سر بسر[4]
کر دیا صفدرؔ نے اے جاں[5] تجھ کو تجھ سے آشنا
تو نہیں گر مطمئن اب بھی تُوجا کر ڈُوب مر

1۔اے مخاطب۔2۔مذکر رہنے کی جگہ۔مکان لغت۔3۔زمین۔4۔تمام۔5۔یعنی اے عزیز۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بادہ وحدت[1] سے اے ساقی مجھے[2] مستانہ کر
ہوش ہی جاتا رہے ایسا مجھے بیگانہ کر
مجھ کو ہرگز موت کا کچھ بھی نہ ہو خوف و خطر
صدقہ غوث الوریٰ ایسا مجھے دیوانہ کر
غلبہ عشق و محبت سے مٹیں ما[2] و شما[3]
عشق کی مشعل پہ مجھ کو سوختہ پروانہ کر
عام دو سمجھے ہوئے ہیں ذاکر و مذکور کو
ایک ہی سمجھوں فقط مجھ پر کرم شاہانہ کر
روح و صورت ہے تری[4] ہے نام بھی صفدرؔ[5] ترا
تجھ سے تجھ[6] کو دیکھ لوں اتنا مجھے فرزانہ کر

1۔ بادہ مذکر ہے 12 ملے و شراب و صہبا مونث ہے۔ 2۔ مراد ساقی ازل خدا۔ 3۔ ہم۔ 4۔ تم۔ 5۔ اے خدا
6۔ ظہور میں۔ 7۔ نہ اپنے ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دید حق[1] کی ہو طلب تو رخ سوئے بتخانہ[2] کر
پیشِ مرشد سر جھکا دے کفر کی پروانہ کر
محفلِ عشاق میں چاہے اگر رکھنا قدم
ہستی موہوم پر تو حملہء مردانہ[3] کر
یار ہو تیری[4] بغل میں ہاتھ میں جامِ شراب[5]
ایک دو پیمانہ کیا ہیں نوش سب میخانہ کر
یار ہو تیری بغل میں ہاتھ میں جام شراب
ایک دو پیمانہ کیا ہیں نوش سب میخانہ کر
صُورتِ جاناں[6] ہے ہر صُورت اسے ہر وقت دیکھ
ہے یہی دیدارِ حق باطل اسے سمجھا نہ کر
رنگ میں بے رنگ کو ہر شکل میں معنٰی کو دیکھ
مان صفدرؔ کا کہا خود کو نہ تو بیگانہ[7] کر

1۔اے مخاطب۔2۔بت خانہ ظہور۔3۔یعنی بہادرانہ۔4۔وفی انفسکم افلا تبصرون۔5۔جام شراب عشق۔
6۔معشوق حقیقی کی یعنی خدا۔7۔انجان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قدیم سے تم قدیم دیکھو نقابِ حادث مگر اُٹھا کر
دیارِ کثرت[2] میں جلوہ گر ہے وہ نورِ وحدت شمع جلا کر
جو صورتیں نظر آ رہی ہیں اسی کی ہیں یہ تجلیاں سب
وہی تماشائی[3] آپ کا ہے تماشے[4] لاکھوں بنا بنا کر
خراب آنکھوں میں ڈال سُرمہء معرفت کو یقین سے زاہد
تری نظر میں کمی ہے ورنہ وہی تو بیٹھا ہے مِل ملا کر
وہی ہے آگے وہی ہے پیچھے وہی ہے اوپر وہی ہے نیچے
وہی ہے دائیں وہی ہے بائیں تو دیکھ اس کو دُوئی مٹا کر
اسی نے گھیرا ہوا ہے سب کو مُحیط بھی ہے مُحاط[5] بھی ہے
کلام اپنا سنا رہا ہے لباسِ صفدر میں چھپ چھپا کر

1۔ اسی سے اس کو دیکھو تو پھر حادث ثابت نہیں ہوتا اپنا ہونا ثابت نہ کرو۔ 2۔ گھر و آبادی۔ 3۔ دیکھنے والا لغت۔
4۔ نظارے لغت۔ 5۔ محیط بمعنی احاطہ کرنیوالا، جس کو گھیرا کیا جاتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے بتوں[1] کی شکل پر دیدار آج
حُسن ان کا عکس ہے انوار یار
میں تو موسیٰ ؑ کی طرح گرتا نہیں
دیکھتا ہوں ہر طرف رُخسار[2] یار
غیر ہی آئے نہ تیری[3] آنکھ میں
ہے یہی تیرے لیے تلوار یار
نقش میں نقاش پنہاں ہے مگر
جانتا ہے واقفِ گفتار یار
جس نے ہستی[4] کا کیا خانہ خراب
یار اس کا ہو گیا وہ یار[5] یار
اے مرے[6] غوّاصِ[7] بحرِ معرفت
ہوں مبارک یہ تجھے[8] اسرار یار
سب نشے دنیا کے صفدرؔ ہیں فضول
مست رہتا ہے سدا[9] میخوار یار

1۔انسانی صورت 2۔فانما تولوا فثم وجہ اللہ۔3۔اے مخاطب۔4۔ہستی موہومہ۔5۔یعنی یار کا یار۔
6۔یعنی اے عارف۔7۔یعنی غوطہ خور۔8۔یعنی یہ مذکورہ بالا کلام۔9۔ہمیشہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نکل جا اس جہاں کی قید سے تو با خبر ہو کر
کہ تو ہے طائرِ لاہُوت اڑ جا بال و پر ہو کر
ترے سب نام ہیں تو مظہر اسما ہے اے ناداں
مگر تو ڈھونڈتا پھرتا ہے کس کو دربدر ہو کر
تمنا دیکھنے کی ہے تجھے گر حُسنِ جانانہ[1]
تو دیکھ اپنی ہی صورت پر زِسرتا پا بصر ہو کر[2]
یہ ہے اک اعتباری[3] نام جس کو غیر کہتے ہیں
جَلا دے ماسوااللہ کا گماں برق وشرر[4] ہو کر
ترے جلووں میں ہیں گم جلوہ ہائے ذات اے صفدرؔ
اسی کا راز ہے تُو راز پالے پردہ در ہو کر[5]

1۔ معشوق ازلی یعنی خدا۔ 2۔ فرضی۔ 3۔ پندارِی۔ 4۔ یعنی الانسان سری واناسترہ ۱۲ آزوریدن قصد رپردہ پھاڑ کر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دَر ابتدائے عشق[1] و محبت فغاں نہ کر
انجامِ عشق مہر و وفا ہے گماں[2] نہ کر
کر سیرِ لامکان[3] و مکاں میں خوشی سے تو
لیکن نہ بن مکین کہیں آشیاں[4] نہ کر
بہتر ہے شرطِ یار کے دیدار کی یہی
اپنی نظر سے آپ کو ہرگز نہاں[5] نہ کر
پہچان اپنے نفس کو پہچان[6] رب کی ہے
بے فائدہ تلاشِ خدا اے جواں[7] نہ کر
گر خلق آدمی ہے تو باطن ہے اس کا حق
صفدرؔ خموش رازِ نہاں کو عیاں نہ کر

1۔اے سالک۔2۔شبہ۔3۔عالم الٰہی۔4۔المکون حرام علی اولیاء اللہ۔5۔پوشیدہ۔6۔من عرف نفسہ فقد عرس ربہ۔
7۔اے مخاطب۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خدا ہے جلوہ نما حسینوں میں حُسن کا آفتاب بن کر
بصفتِ عاشق نثار و قرباں بصفتِ دلبر عتاب[1] بن کر
وہی ہے صورت وہی ہے معنیٰ وہی قیامت بہ قد بالا[2]
وہ بزم عالم میں ہے ہویدا[3] حجاب سے بے حجاب بن کر
وہ لالہ و گل چمن[4] کی رنگت بہار و بلبل خزاں کی صُورت
وہی لطافت وہی نزاکت صفات[5] میں انقلاب بن کر
وہی ہے مجلس میں میر مجلس وہی ہے چنگ و رباب کی سُر
بشکلِ مُطرب[6] سنایا نغمہ وہ ناچاریذ خراب بن کر
نقوش کثرت میں دیکھ صفدر حسین وحدت چھپی ہوئی ہے
کہ جیسے آیات میں سیاہی نہاں ہے اُمّ الکتاب بن کر

1۔معشوق۔2۔برصور۔3۔ظاہر۔4۔سرخ پھول اور گلاب کا پھول۔5۔صفات میں تغیر ہے ذات میں تغیر نہیں ہے۔
الٹ پلٹ۔6۔قوال

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب نظر پڑتی ہے میری یار[1] کے رخسار پر
پیاس بجھ جاتی ہے میری شربتِ دیدار پر

دیکھتا ہوں ہر گھڑی اس کو بتوں[2] کی شکل پر
ہے حسد زاہد کو میرے طالعِ[3] بیدار پر

میں عدم[4] میں تھا نہیں تھا اس کی کاکُلِ[5] کا خیال
اب پھنسا[6] رکھا ہے اس نے کاکل[7] خمدار[8] پر

ہے وہی میری بغل[9] میں اس پہ ہے قرآں گواہ
جس کی صاعقہ سے موسیٰ" گر پڑا کہسار[10] پر

مختلف رنگوں میں گرچہ ہے وہی جلوہ نما
میں تو واقف ہو چکا ہوں اس کی ہر رفتار[11] پر

شیخ[12] نے صفدرؔ خدا کی معرفت حاصل نہ کی
فخر ہی کرتا رہا وہ جُبّہ و دستار پر

1۔ فابتسما تولوا فثم وجہ اللہ۔ 2۔ انسانی صورتوں پر۔ 3۔ قسمت، نصیب۔ 4۔ مراد اعیان ثابتہ عدم اضافی
سو ملدیں۔ 5۔ زلف۔ 6۔ لوگوں کی عقیدت میں۔ 7۔ زلف۔ 8۔ ٹیڑھی۔ 9۔ وفی انفسکم افلا تبصرون۔
10۔ تجلی پڑی تھی۔ 11۔ شان چال پر۔ 12۔ شیخ مبہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ازل میں جب خدا نے آنکھ ڈالی اپنے جوبن[1] پر
تو خود ہی ہو گیا عاشق وہ اپنے روئے روشن پر

اسی دباغ[2] کا رنگ ہے تعینات پر ظاہر
ہمیشہ دیکھتا ہوں صبغۃ اللہ[3] روح پرتن پر

نمازی ہے وہ مسجد میں پجاری ہے وہ مندر میں
وہی بت ہے وہی پوجا نہ کر شکوہ برہمن پر

جو سمجھے غیر کی ہستی وہ جاہل ہے حقیقت سے
شریک اس کا نہ ٹھہراؤ نہ ڈالو بوجھ گردن پر

میری اس قال کو سمجھے[4] گا صاحب حال[5] اے صفدر
کلام نرم و نازک بے اثر ہے مردِ کودن[6] پر

1۔ جوبن بمعنی جوانی وخوبصورتی لغت میں۔ 2۔ پکا رنگنے والا۔ 3۔ اللہ کا رنگ۔ 4۔ قال بمعنی گفتگو وبات۔
5۔ صاحب نیت۔ 6۔ بمعنی مرد احمق پر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خدا کے ذکر سے دل میں تو اطمینان پیدا کر
تو پھر اس چاہ دل سے یوسف کنعان[2] پیدا کر
جہان قدس[3] تک گریز کی ہے آرزو تجھ کو
خدا کی روح[4] سے تجھ میں اسی کی شان پیدا کر
تو وہ بحرِ حقیقت ہے نہیں جس کا کوئی ساحل
بہا لے خیرو شر[5] جو موج وہ طوفان پیدا کر
چھپانا حق[6] میں اپنے آپ کو ہے کفر کا معنی ۷
سراپا کفر بن کر کفر سے ایمان پیدا کر
بتا دی تجھ کو صفدرؔ نے خدا کی معرفت آساں
تو اپنے آپ کی میری طرح پہچان پیدا کر۸

1۔اے مخاطب۔2۔استعارہ یوسف حقیقی۔3۔ونفخت فی من الروحی۔4۔دونوں کو۔5۔خدا میں۔
6۔اصطلاحات صوفیہ میں کفر۔7۔من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بت پرستی کے لیے محمودا ہے شکلِ ایاز[2]
جو احد باطن میں ہے ظاہر میں ہے ماہِ حجاز[3]
بجلیاں وحدت کی ہیں ہر چار سُو جلوہ نما
دیکھ کثرت میں یہی وحدت بصد نازونیاز
خود مصوّر ہی نہاں تصویر کی رنگت میں ہے
دیکھ صانع کو کہ ہے مضوع[4] میں اپنا مجاز
کر شکستہ غیر سے آئینہ دل اے عزیز
پھر اسی شیشہ میں آئیگا نظر آئینہ ساز
ہیں وہی زندہ جو مر جاتے ہیں پہلے موت سے
موت ہے ان کی مسیحا[5] حیف[6] تو سمجھا نہ راز
خود شناسی کے سوا حق کا نہیں ملتا سراغ
آخری منزل میں صفدؔر ہے یہی اعلیٰ[7] نماز

1۔یعنی ذات۔2۔ظہور ونزول میں بندہ کی صفت میں۔3۔نبی کریمؐ۔4۔بنے ہوئے ہیں۔5۔یعنی زندگی بخشتا۔
6۔افسوس۔7۔یعنی خودشناسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پڑھ یہ[1] وظیفہ ہر سحر اللہ بس[2] باقی ہوس
بیدار ہو اے دیدہ ور[3] اللہ بس باقی ہوس

کر پیر[4] اپنا ہم سفر ہے راہ پر خوف و خطر
پہلے خودی[5] سے کر گزر اللہ بس باقی ہوس

دنیا و عقبیٰ سے گزر نیران و جنت[6] سے گزر
تب دیکھے حق کو جلوہ گر اللہ بس باقی ہوس

دل صاف کر خطرات سے آگاہ ہو کر بات سے
اس کی ہیں یہ جملہ صُور اللہ[7] بس باقی ہوس

جبکہ عدم[8] ہے ماسوا پھر آپ ہی آیا ہوا
صفدر نہیں اب بے خبر اللہ بس باقی ہوس

1۔اے مخاطب۔2۔کافی۔3۔اے صاحب نظر۔4۔پیر طریقت۔5۔یعنی اپنی ہستی موہومہ سے۔
6۔جمع آتش و دوزخ۔7۔جمع صورت کی یعنی صورتیں۔8۔مراد عدم محض لاشے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صوفیوں کے واسطے ہے جُبہ و دستار خوش[1]
ہے گلے میں کافران عشق کے زُنّار خوش[2]
واسطے خستہ[3] دلوں کے ہے یہی مرہم بجا[4]
ہر گھڑی ہو سامنے ان کے رُخِ دلدار خوش
عاشقِ مولا کو جنت میں اگر ہو گا حجاب
نکل کر جنت سے کہہ دے گا کہ اب نار خوش[5]
اے طبیب مہرباں آ جا خدارا لے خبر
تا کہ ہو جائے نگہ کے تیر کا بیمار خوش
مہوشوں کو دیکھ کر رہتا ہے صفدؔر خوش سدا[6]
جیسے بلبل خوش نوا[7] ہوتی ہے در گلزار خوش

1۔خوب۔2۔صوفیوں کے بڑ دیک زنار یک رگی دیک جہتی ہے۔3۔زخمی۔4۔درست۔5۔دوزخ۔6۔ہمیشہ۔
7۔نوا بمعنی گانے کی آواز

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہزار شکر کہ وہ دل رُبا ہے ہم آغوش[1]
نہ آج کی ہے خبر مجھ کو نہ خیال[2] دوش
مٹا[3] کے وہم دُوئی کا صُور[4] پہ دیکھ اُسے
کہ ہر سفر میں حضر[5] میں وہی ہے دوش بدوش[6]
وہ ہر لباس میں ہر روز[7] جلوہ گر ہے یہاں
کہیں سفید قبا میں کہیں ہے رنگیں پوش
اسی کی قسم اَنَاالله سنتا ہُوں دِل سے
اگرچہ شبلیؒ و منصورؒ ہوں مگر خاموش
پلا نہ پیر مغاں ایک جام صفدر کو
زمیں پہ جام گرادے کہ میں ہوں میکدہ نوش

1۔ ھو معکم وفی انفسکم افلا تبصرون۔ 2۔ گزشتہ۔ 3۔ اے مخاطب۔ 4۔ نمع صورت۔ 5۔ گھر اور شہر۔
6۔ شانہ بشانہ۔ 7۔ کل یوم ھو فی شان۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رہے ترا میکدہ سلامت پلا دے ساقی[1] شراب خالص
میں پیتے ہی خود کو بھول جاؤں یہی ہے کارِ ثواب[2] خالص[3]
ہے بادہ نوشوں کی آج محفل بہار بھی ہے شگفتہ ہیں گل
ذرا سا ساغر میں ڈال دینا نظر کا ساقی گلاب[4] خالص[5]
رہے نہ نام و نشاں[6] کی نسبت اُجاڑ دے اس چمن کی عزت
نہ دنیا دل میں رہے نہ عقبیٰ ہو اس طرح اجتناب[7] خالص
نہ خوفِ دوزخ ڈرائے مجھ کو نہ حرصِ جنت ستائے مجھ کو
گناہ و نیکی[8] رہے نہ باقی ہو پاک تن جسے آب خالص
ہمیشہ ہو بیخودی کا غلبہ فقط یہ صفدرؔ کی التجا ہے
نہ حشر تک مجھ کو ہوش آئے بنا دے مست و خراب[9] خالص

1۔ بمعنی طریقت۔ 2۔ موصوف۔ 3۔ صفت۔ 4۔ موصوف۔ 5۔ صفت۔ 6۔ بمعنی مراد نام و نشاں۔ 7۔ بچاؤ، پرہیز۔
8۔ دونوں ہی۔ 9۔ شرابی لغت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب ہو ہی چکا ہوں یار کا میں نہ جفا سے غرض نہ وفا سے غرض
نذرانہ[1] کیا تن و من اس کو نہ فنا سے غرض نہ بقا سے غرض
نہ خوشی ہے نہ غم نہ وصال و ہجر نہ سقر[2] کا خطر نہ جزا[3] کا فکر
نہ قصور سے حور سے مجھ کو غرض نہ بہشت کی آب و ہوا سے غرض
ارے چارہ گرو اٹھ جاؤ سبھی بیمار ہی مجھ کو رہنے دو
مرنا ہی شفا ہے میرے لیے نہ دوا سے غرض نہ دعا سے غرض
رکھا وادیٔ عشق میں جب سے قدم ہوا حضرتِ عشق کا لطف و کرم
میرے سر پر عشق کا سایہ ہے نہ ہُما[5] سے نہ ظلِ ہُما[6] سے غرض
اسی جلوہ نما کے جلوے ہیں سب گبر و مسلمان اے ہمدم[7]
صفدر بھی اسی کا جلوہ ہے نہ طور سے نہ موسیٰ سے غرض

1۔ چڑھاوا۔ 2۔ دوزخ۔ 3۔ قیامت۔ 4۔ مونث۔ 5۔ ایک پرندہ ہے۔ 6۔ سایہ۔ 7۔ اے دوست۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آئی نہ راس[1] اس دلِ نالاں[2] کی احتیاط
اس سے بھی بڑھ گئی غمِ جاناں کی احتیاط

میں ہوں صنم پرست صنم[4] ہے خدا مرا
مجھ سے نہ ہو سکی مرے ایماں کی احتیاط

گرچہ مریض عشق کا ہے عشق ہی طبیب
لیکن نہ ہو سکی مرے درماں[5] کی احتیاط

آئی ندائے غیب کہ منزل ہے عنقریب
لیکن ہو پاک غیر سے انساں کی احتیاط

اپنی نظر سے آپ کو پنہاں نہ کر کبھی
صفدرؔ حسین کر اسی عرفاں[6] کی احتیاط

1۔درست۔2۔روتا ہوا۔3۔پرہیز۔4۔معشوق۔5۔علاج۔6۔معرفت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عشق خونخوار کا خدا حافظ
حسن کے وارا کا خدا حافظ
اک نگہ سے جو لاکھ قتل کرے
ایسی تلوار کا خدا حافظ
عشق نے کر دیا جسے بیکار
ایسے بیکار کا خدا حافظ
خم کے خم پی کے پھر بھی ہوشیار
ایسے میخوار کا خدا حافظ
میں ہی حامل[2] بنا امانت کا
مجھ گرانبار کا خدا حافظ
بُت پرستی ہے شغل[3] صفدر کا
اس گنہگار کا خدا حافظ

1۔مذکر۔2۔یعنی انسان۔3۔کام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آنکھ نے حاصل کیا دیدارِ جانانہ سے حظ[1]
لب نے پکڑا ساقیِ مستاں کے پیمانہ سے حظ
دل کی مالا[2] سے ہیں دِل عشاق کے روشن مدام
زاہدوں کو ہے فقط تسبیح صد دانہ سے حظ
حاجیوں کے واسطے طوافِ کعبہ ہے خوشی
لیک[3] رندوں کو ملا طوافِ میخانہ سے حظ
چومنا کتے کے پاؤں کو اٹھا کر گود میں
پوچھ اسے بے عشق یہ اس قیسِ[4] دیوانہ سے حظ
دیکھ کر شمعِ فروزاں بھاگ جاتی ہے مگس[5]
جل کے مرجانا شمع پر پوچھ پروانہ سے حظ
جس کا سر قرباں نہیں ہے یار پر عاشق نہیں
پایا ہے سرمدؒ[6] نے صفدرؔ[7] سر کے نذرانہ[8] سے حظ[9]

1۔ مز۔ 2۔ بمعنی تسبیح۔ 3۔ مخلف لیکن کا۔ 4۔ مجنوں۔ 5۔ مکھی۔ 6۔ ایک رند مست۔ 7۔ اے صفدر۔ 8۔ چڑھاوا۔ 9۔ مز

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عشق ہے مذہب ہمارا دین و ایماں الوداع[1]
عشق ہے راحت سراسر رنج دوراں الوداع
ہے کرامت عشق کی حق بن[2] گیا خود مصطفےٰ
گر نہیں سمجھا اسے تو اے مسلماں الوداع
عشق ہے اللہ بھی جبریل" بھی تنزیل[3] بھی
ہے رسول اللہ بھی اے مردِ ناداں الوداع
عشق سے انسان ہے ورنہ وہ حیوانوں سے کم
حیف[4] ہے صد حیف اے بے عشق انساں الوداع
حمدللہ عشق حاصل ہو گیا صفدرؔ مجھے
عشق کا بندہ ہوں میں اے عقل حیراں الوداع

1۔رخصت کا لفظ۔2۔خدا۔3۔قرآن۔4۔افسوس۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے آج روز عید کا گردش میں ہے ایاغ[1]
فصلِ بہار بھی ہے شگفتہ ہیں باغ و راغ[2]
اپنے ہی میکدہ کی تجھے ساقیا[3] قسم
ایسی پلا کہ دنیا و عقبےٰ سے ہو فراغ[4]
لیکن پلا نظر سے نہ منہ سے پلا مجھے
وہ مے کہ دل سے دُور کرے غیریت کا داغ
پی لے آ کر غریب تو ہو جائے وہ غنی
ایسا غنی کہ خود سے خدا کا ملے سراغ
مُطرب رباب چھیڑ کہ ہے اس میں صَوتِ[5] دوست
صفدؔر کے تیرہ دل کے لیے ہے یہی چراغ[6]

1۔ سراب کا پیالہ۔ 2۔ صحرا۔ 3۔ اے ساقی حرف ندا الف۔ 4۔ یعنی فراغت۔ 5۔ آواز۔ 6۔ یعنی صوت دوست۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اے خلیفہ زادہ[1] تو کب تک رہے گا ناخلف[2]
عشق حاصل کر نہ کر عُمر گراں مایہ تلف[3]
جا کسی مردِ خدا کو قبلہ و کعبہ[4] بنا
تا کہ تیری سمجھ میں آئے حدیثِ من عرف
روز اول ہی عطا کرتا ہے پیر قادری
مرتبہ ابدال کا خادم کو باعزّ وشرف
غوث اعظمؒ کے مریدوں کو نہیں خوف وخطر
آپ کا ارشاد عالی ہے مریدی لاتخف
اے وہابی[5] وشیعہ[6] ہندو ہیں قائل غوثؒ کے[7]
غوثؒ کی چوکھٹ پہ ساجد ہیں ملائک صف بہ صف
گر گناہ ہیں بے عدد ہرگز نہ ہو صفدرؔ غمیں[7]
بخشوائیں گے تجھے روزِ جزاء شاہ نجف[8]

1۔یعنی اے فرزند آدمؑ ۔2۔گراں بمعنی دولت والی۔3۔یعنی پیر ومرشد۔4۔اے نجدی۔5۔اے شیعہ۔
6۔بمعنی قبول کرنے والے اور ماننے والے۔7۔یعنی غمناک۔8۔علی مرتضیٰؓ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نشے میں مست ہوں دائم[1] بغیرِ بادہ[2] صاف
اسی سبب سے مِرا رِند کر رہے ہیں طواف
ہیں ایک اہل سقر اور ایک اہل بہشت[3]
مگر بلند ہے دونوں سے صاحبِ اعراف[4]
رموزِ علم لدُنّی[5] سمجھتا ہے عارف
نہ سمجھا کرمِ کتابی[6] جو مارتا تھا لاف
مرے کلام[7] کو پڑھ کر تڑف رہے فقیر
پڑھا فقیہہ نے جب ہو گیا وہ میرے خلاف
بنے ہیں جاہل صوفی جو آج کل صفدرؔ
ازل سے وہم و گماں کا ہے ان کے دل پہ غُلاف[8]

1۔ ہمیشہ۔ 2۔ مذکر۔ 3۔ تشریح ایک گروہ کا مشاہدہ جلال میں ہے اور دوسرے کا جمال میں ہے۔ 4۔ مگر درمیان والا جلال و جمال دونوں صفات میں مشاہدہ کرتا ہے اس لیے بلند ہے۔ 5۔ یعنی باطنی اشارے علم خداداد خدا کی طرف سے عطا۔ 6۔ رسمی عالم۔ 7۔ مذکر۔ 8۔ غلاف یعنی وہ کپڑا جو تکیے پر چڑھاتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیکھ کے روئے یارا کو پڑھتا ہوں میں نمازِ عشق
ہے یہ حدیثِ مصطفےٰ جس سے کھُلا ہے رازِ عشق
عشق تو ذاتِ مَحض[2] ہے حُسن ہے عِشق کی صِفت
تابِ نظارہ ہے تو دیکھ صورتیں ہیں مجاز عشق
غمزہ و ناز و دلبری حُسن کی خاص شان ہے
دل ہے رہینِ مہوشاں[3] سینہ میں سوزو سازِ عشق
مجھ سے نہ پوچھ واعظا دیر و حرم کا امتیاز
میں تو سمجھ چکا ہوں اب دیرو حرم جوازِ[4] عشق
چشم[5] خدا نِگر[6] عطاء صفدرؔ[7] مصطفےٰ نے کی
سرمہ ہے اس میں نور کا گردِ رہِ حجازِ عشق

1۔حدیث ان تعبداللہ آخر تک۔2۔بمعنی بالکل خالص۔3۔رہن وگروی حسیناں۔4۔جائز ہوں۔5۔موصوف۔
6۔صفت۔7۔اے صفدر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ نہیں معلوم کتنا ہے وسیع[1] میدانِ عشق
بے سرو سامان رہنا ہے یہی سامانِ عشق
جب پڑی اشیائے عالم پر مری چشمِ یقیں
ذرہ ذرہ میں نظر آیا مجھے عنوانِ عشق
عشق کے مقتل[2] میں زاہد سوچ کر رکھنا قدم
عاشقوں کے خون سے تر ہے یہاں پیکانِ عشق[3]
خیر و شر کو لے گئیں موجیں بہا کر آن میں
اللہ اللہ جوش میں جب آ گیا طوفانِ عشق
مومن و کافر نہیں یاں[4] دیر و کعبہ بھی نہیں
نسبتوں سے پاک دیکھا ہے یہاں دامانِ عشق
کہتا ہے واعظ مجھے گمراہ صفدرؔ اس لیے
شبلیؒ و منصورؒ جیسا ہے مرا عرفان[5] عشق

1۔ کشادہ۔ 2۔ مذکر۔ 3۔ تیر کی نوک برچھی۔ 4۔ یاں مخفف یہاں کا۔ 5۔ مذکر پہچاننا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بیٹھا ہے دل میں یار بنا تر جمانِ شوق
کرتا ہے اپنی آپ بیاں داستانِ شوق
مایوس و نامید تھا جس کی تلاش میں
اپنی تلاش سے ملا وہ مہمانِ شوق
اس کو اسی سے پالیا شک سے ملی نجات
کس اوج[1] پر ہے آج مرا آسمانِ شوق
ارض و سما کا نور وہی ایک ذات ہے
پر جانتے ہیں خوب اسے عارفانِ شوق
صفدرؔ تری حقیقت باطن[2] کے ہیں لباس[3]
کثرت میں آ کے تو ہی بنا ہے جہانِ شوق

1۔ بلندی۔ 2۔ خدا باطن انسان ہے۔ 3۔ یعنی تمام تعینات۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بو الہوس پوچھتے ہیں کیا ہے عشق
عشق اللہ ہے مصطفےٰؐ ہے عشق
عشق دردو بلا نہیں ہرگز
بلکہ ہر درد کی دوا ہے عشق
عشق ہی بے خودی سکھاتا ہے
پاک بازوں کا پیشوا ہے عشق
میں نہ چھوڑوں گا عشق کا دامن
کہے بے عشق گر برا ہے عشق
موج و طوفاں ڈبو نہیں سکتے
موج و طوفاں ڈبو نہیں سکتے
میری کشتی کا نا خدا[1] ہے عشق
خضرؑ کو ہمسفر کروں کیوں میں
راہ منزل سے آشنا ہے عشق
عقل ناپائدار[2] ہے صفدرؔ
از ازل تا ابد بقا ہے عشق

1۔ملاح۔ 2۔ہمیشہ نہیں قائم۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہی ہے عربی و عجمی[1] و تُرکی و تاجیک[2]
وہی ہے ایک ہمیشہ نہیں ہے جس کا شریک
ہے دل کے چاہ میں وہ یوسفِ[3] ازل پنہاں
کہ جیسے چاند ہو پوشیدہ درشبِ تاریک[4]
اسی کا علم و حیات[5] و ارادہ و قدرت
کلام و سمع و بصر سوچ نکتۂ باریک
تو دل پہ کان لگا کر[6] بغور سن آواز
کہ جس کو دُور سمجھتا ہے تُو وہ ہے نزدیک
وہ اپنی جُوع و عَطش[7] بھی بتاتا ہے صفدرؔ
اسی کی دَر ہمہ اجسام حرکت و تحریک[8]

1۔ ہر نسبت ذات کی ہے۔ 2۔ یعنی تاجیکی تاجیک ملک ہے۔ 3۔ استعارہ یعنی خدا۔ 4۔ سیاہ۔ 5۔ انسان میں یہ سات صفات ذات کی ہیں۔ 6۔ اے مخاطب۔ 7۔ بھوک و پیاس اخلقی شان میں حدیث۔ 8۔ دونوں لفظوں کا معنی ایک ہی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے عاشقانِ خدا کی صِفت سدا[1] غمناک
کہ عیش و عشرتِ[2] دنیا ہے پُوں[3] خس و خاشاک
ہے رنگ زرد[4] دِگر آہ سرد بھی ان[5] کی
ہے تیسری یہ علامت[6] کہ دیدگاں[7] نمناک
روا ہے عشق میں زُنّار درگلُو[8] لیکن
روا ہے زُہد میں تسبیح و شانہ[9] و مسواک
دُوئی حجاب ہے یکدم اسے اٹھا دل[10] سے
یہی حجاب ہے دوزخ یہی ہے مرگ و ہلاک
بتا نہ عرش پہ صفدرؔ کو تو خدا واعظ
کہ میرے پیشِ نظر[11] ہے وُہ دلبر[12] چالاک[13]

1۔ ہمیشہ۔ 2۔ مترادف عیاشی۔ 3۔ مانند۔ 4۔ پہلی صفت۔ 5۔ صفت دوسری عشاق کی۔ 6۔ نشانی۔
7۔ صفت دوسری عشاق کی۔ 8۔ نشانی۔ 9۔ آنکھیں۔ 10۔ یک رنگی و یک جہتی یعنی گلے میں۔
11۔ سنگھی۔ 12۔ اے مخاطب۔ 13۔ جلوہ نما صورتوں پر۔ 14۔ موصوف۔ 15۔ صفت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب عقل اور وہم کا ہوتا ہے اَسپ[1] لنگ[2]
پھر عشق رنگ ساز کا چڑھتا ہے خُوب رنگ

رحمان[3] کا ہے آئینہ انسان ہی مگر
کرتا خراب ہے اسے حرص و ہوا کا زنگ

زاہد نماز میں نہیں جب تک وصالِ یار
ایسی صلوٰۃ وصوم سے بہتر ہے شغل[4] بھنگ

امّارہ ایک نفس ہے مجموعۂ بدی
سب اولیا ہی کرتے رہے اس کے ساتھ جنگ

ہوتا نہیں ہے قتل بجز ظِلِ[5] پیر نفس
صفدر حسین گھات[6] میں رہتا ہے یہ پلنگ[7]

1۔گھوڑا۔2۔لنگڑا۔3۔الانسان مراۃ الرحمن۔4۔کام۔5۔سایہ۔6۔کمین گاہ۔7۔چیتا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آج تک سمجھا نہیں زاہد کہاں ہے جائے دل
ہے وہی دل کا ٹھکانہ جس جگہ لگ جائے دل
کعبہ ہے تعمیر ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کی
ہے نظر گاہ خدائے پاک یہ سینائے[1] دل
تو نے اے نادان[2] دل کو پست سمجھا ہے فقط
ہے فرازِ عرش[3] میرے واسطے صحرائے دل
دیکھنا مت دل دُکھانا ہے طریقت میں گناہ
عرش ہل جاتا ہے فورا جب کبھی ہل جائے دل
دو جہاں کو راکھ ڈالیں جلا کر آن میں
درد مندانِ محبت گر نکالیں آہِ دل
آج تک دل کی فراخی کا پتا صفدرؔ نہیں
جس کا ساحل ہی نہیں وہ ہے یہی دریائے دل

1۔کوہِ طور۔2۔یعنی اے مخاطب۔3۔عرش سے بلند و کشادہ لغت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عشق و مستی کی ہر ادا ہیں ہم
اپنے ہی حسن پر فدا ہیں ہم
مئے توحید سے جو ہیں سرمست
ایسے مستوں کے آشنا ہیں ہم
ہم اگر موت[1] سے مریں پہلے
ہر دو عالم میں پھر بقا ہیں ہم
عشق ہے ذات محض اے ہمدم[2]
کوچۂ عشق کے گدا ہیں ہم
اولیاؤں کو مانتے ہیں ہم
غوثِ اعظمؒ کے خاکِ پا ہیں ہم
بحرِ حیرت میں غرق ہیں صفدرؔ
راز کھلتا نہیں کہ کیا ہیں ہم

1۔ موتو اقبل انت موتوا۔2۔ العشق ھوالذات المحضۃ قول ابن عربی شیخ اکبرؒ کے رفیق ودوست

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حلقۂ کاکل[1] نگار[2] ہیں ہم[3]
عاشقوں کے گلے کا ہار ہیں ہم

زرد بن کر دلوں کو گرمایا
چوٹ بن کر ادائے یار ہیں ہم

گائے ہم ہیں بشکلِ فصل خزاں
گاہے خوش رنگ نوبہار ہیں ہم

زاہد وصل کا گلہ نہ کرو
آؤ ہم تک وصال یار ہیں ہم

معرفت کا بیاں سنو ہم سے
ہاتف غیب کی پکار ہیں ہم

کبھی صفدرؔ تھے کنز مخفی ہم
آج عالم میں آشکار ہیں ہم

1۔زلف۔2۔معشوق۔3۔یہ سب صفات انسان کی ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پوشیدہ آج تک رہے اپنی نظر سے ہم
جلتے رہے فراق میں اپنی شرر[1] سے ہم

پستی ہی جان کر رہے پستی میں مبتلا
ورنہ بلند عرش سے شمس و قمر سے ہم

مظہر تمام اسم کا انسان ہے فقط
کیوں ڈھونڈتے خدا کو رہے دربدر سے ہم

منزل دراز و دور کی کرتے رہے عبور
جب اس سے اس کو پالیا بیٹھے سفر سے ہم

پہچان اپنے نفس کی جب ہو گئی[2] ہمیں
لوٹے شکست کھا کے وصال و ہجر سے ہم

مسجد مین بتکدہ میں حرم میں کنشت[3] میں
دیکھا ہے[4] اپنے آپ کو گزرے جدھر سے ہم

دل میں مقر[5] کے خوف سے صفدر تھی بے کلی[6]
جب اپنا آپ مٹ گیا چھوٹے سقر سے ہم

1۔ چنگاری مونث۔ 2۔ من عرف نفسہ۔ 3۔ گرجا۔ 4۔ اپنی حقیقت کو۔ 5۔ دوزخ۔ 6۔ بے چینی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ساقیا[1] کرتے ہیں سرخم تیرے میخانے کو ہم
عمر بھر پیتے رہیں گے ترے پیمانے کو ہم

ہے ظہور عشق سے گبرو مسلماں کا ظہور
فرق کر سکتے نہیں ہیں اپنے بیگانے کو ہم

جب حقیقت کھل گئی ہم پر بتوں کی سر بسر[2]
چھوڑ کر کعبہ و مسجد آئے بت خانے[3] کو ہم

ہیں فرشتے روز و شب مصروف طاعت میں مگر
عشق کی آتش میں جلنا دردوغم کھانے کو ہم

باغ میں بھی شہر و ویرانے میں دل لگتا نہیں
اب کہاں لے جائیں صفدر ایسے دیوانے[4] کو ہم

1۔اے ساقی یعنی پیر طریقت۔2۔تمام۔3عالم ظہور کی طرف۔4۔یعنی دیوانے دل کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہی احد احمدؐ بن گیا وہی آیا مُلکِ حجاز میں
کہیں غزنوی کے لباس[1] میں کہیں آیا مشکلِ ایاز میں
وہ شماو ما[2] کے حجاب میں ہے چھپا ہوا اُسے ڈھونڈئے
وہی ہے بصورت ہر بشر اسے دیکھ رنگِ مجاز میں
ہر اسم و صفت میں جلوہ گر اسے دیکھتا ہوں جگہ جگہ
کہیں بت پرست ہے دیر میں کہیں سر بسجدہ نماز میں
ہے اسی کی صُورت[3] کی دلکشی ہر تارِ چنگ و رباب میں
ہے قوال نغمہ سرا وہی کہیں سوز میں کہیں ساز میں
یہی راز عام سے تھا چھپا جسے فاش[4] صفدرؔ نے کیا
میں اسی کے راز کا راز ہوں[5] وہی راز ہے مرے راز میں

1۔یعنی احد۔2۔تم اور ہم۔3۔آواز۔4۔ظاہر۔5۔حدیث قدسی الانسان سری وانا سرہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں ظہورِ حُسن ازل ہوں میں حقیقتوں کا مجاز ہوں
محمود ہے باطن مرا[1] ظاہر میں[2] شکل ایاز ہوں
کیا ہی سکون عدم[3] میں تھا نہ خیال[4] سوزو گداز تھا
ولے[5] آ کے مُلکِ ظہور میں کہیں سوز ہوں کہیں ساز ہوں
مجھے دیکھ شوق سے زاہدا کہ میں آئینہ ہوں[6] خدا نما
کبھی چشمِ مست کا ناز ہوں کبھی رُخ پہ زُلفِ دراز ہوں
تجھے ڈر ہے موت کا ہم نشیں وہ نئی حیات[7] کا نام ہے
نہ سنا فنا و بقا مجھے فنا بقا سے فراز[8] ہوں
صفدرؔ ہوں عابد شکل سے معبود باطن ہے میرا[9]
سجدہ ہے باطن کو سدا[10] کیا طُرفہ شانِ[11] نماز ہوں

1۔ یعنی حق۔ 2۔ استعارہ یعنی خلق بندہ۔ 3۔ قرار و آرام۔ اعیان ثانیہ صور علمیہ یعنی عدم اضافی ہیں۔ 4۔ مخفف ولیکن کا۔ 5۔ الانسان مرآۃ الرحمن۔ 6۔ موتوا قبل انت موتو۔ 7۔ بلند۔ 8۔ انسان کا ظاہر عبد ہے اور انسان کا باطن حق ہے قول اشرف علی تھانوی دیوبندی کتاب امداد المشتاق میں وقول شیخ اکبرؒ۔ 9۔ ہمیشہ۔ 10۔ عمدہ و عجیب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خزاں کا خوف نہیں جس کو وہ بہار ہُوں میں
رہے جہاں میں سدا[1] جو وہ یادگار ہُوں میں
مری ہی ضرب نے کاٹا ہے غیر کے سر کو
بدست خنجر لا شاہِ[2] ذوالفقار ہوں میں
تو[3] میری پیکرِ[4] خاکی کو دیکھتا ہے فقط
تو دیکھ معنیٔ پیکر کہ روحِ یار ہوں میں
کلیم[5] جس کے تجلی سے ہو گیا بے ہوش
وہ سر سے تابقدم صُورتِ نگار[5] ہوں میں
تمام وقت کا می ابوالوقت[6] ہوں صفدرؔ
نہ منتظر ہوں زماں کا نہ انتظار[7] ہوں میں

1۔ہمیشہ۔2۔لاموجودالااللہ۔3۔اے مخاطب۔4۔شکل۔5۔ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔
6۔وقت کو میں نے طابع رکھا ہوا ہے۔7۔زمانہ وقت کا ہوں ابن الوقت نہیں ہوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کائناتِ عشق میں جانباز بن جاتا ہوں میں
حُسن کی دنیا میں بن کر ناز تڑپاتا ہوں میں
رونقِ فرشِ زمیں ہوں شکل انساں میں یہاں
شمع شب افروز بن کر بار بار آتا ہوں میں
قیس[1] و لیلیٰ کوہکن[2] سب نام ہیں میرے[3] یہاں
ہر زمانے میں نئے انداز[4] دکھلاتا ہوں میں
ہے طریقہ پارسائی پارساؤں میں مرا
میکدہ میں رندِ مے آشام[5] کہلاتا ہوں میں
خسروِ دوراں ہوں میں گاہے گدائے بے نوا[6]
آپ ہی کو آپ ہر اک شان میں پاتا ہوں میں
ورد اپنے نام کا کرتا ہوں میں سنتا ہوں میں
ذاکر و مذکور بن کر خود کو بہلاتا ہوں میں
غیرِ حق معدوم[7] مطلق ہے ازل سے تا ابد
ہے وہی صفدر یہاں اس کی قسم کھاتا ہوں میں

1۔ مجنوں۔ 2۔ فرہاد۔ 3۔ یعنی انسان کے لباس میں۔ 4۔ ادائے دلپذیر۔ 5۔ مے نوش۔
6۔ بے سامان۔ 7۔ نیست و نابود کیا ہوا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جس[1] کا دل پاک نہ ہو اس کی نظر پاک نہیں
جسم پانی سے کرے پاک مگر پاک نہیں
قائلِ غیرِ خُدا گرچہ سحر خیز بھی ہے
ایسے مشرک کی عبادت کا اثر پاک نہیں
کعبہ کا حج ادا پاؤں سے چل کر جو کرے
ہو وہ گستاخِ نبیؐ حج و سفر پاک نہیں
جس کا مرشد نہیں شیطان ہے مُرشد اُس کا
اس کے گھر کھانا نہ کھائیں کہ وہ گھر پاک نہیں
کل یوم ھو فی شان نہ سمجھا زاہد
بولا وہ کور[2] کہ صفدرؔ یہ خبر پاک نہیں

1۔جس بشر کا۔2۔اندھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معشوق بھی ہوں عاشقِ اندوہگیں[1] بھی ہوں
رہتا ہوں فرش پر کبھی سدرہ[2] نشیں بھی ہوں
بے نام بھی ہوں نام بھی ہر شان و بے نشاں
واحد بھی ہوں کثیر جو پُوچھو نہیں بھی ہوں
ہے خلوت ابتدا مری ہے جلوت انتہا
کرتا ہوں سیر ہر جگہ عُزلت[3] گزیں بھی ہوں
مطلق بہ[4] ذات و قید ہوں جُملہ صفات میں
گرہر مکاں سے پاک ہوں لیکن مکیں بھی ہوں
صفدرؔ حسین برزخ کُبریٰ بنا ہوں میں
شامل بہ خلق و ساتھ[5] خدا ہم نشیں بھی ہوں

1۔سب صفات انسان کی ہیں۔2۔منزل انتہائے خلق۔3۔یعنی گوشہ نشیں۔
4۔یعنی ذات سے مطلق ہوں۔5۔یعنی خلق بھی ہوں اور حق بھی باطن میں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اے بے تاثیر آ تاثیر[1] ہوں میں
برائے وہم وشک شمشیر[2] ہوں میں
جو ہے ہر نقش و صورت کا مُصوّر
اسی کے ہنر[3] کی تصویر ہوں میں
کبھی جو کُنتُ کنزاً مخفیاً تھا
اسی کی اب یہاں تفسیر ہوں میں
قلندر ہوں کرامت ہے یہ میری
دلوں کے واسطے[4] تسخیر ہوں میں
تلاش کیمیا نہ کر مُہوّس
طلب مجھ سے تگہ اکسیر[5] ہوں میں
نبیؐ کی آل و اولاد علیؓ ہوں
بڑا ہی صاحب توقیر[6] ہوں میں
قیامت کا مجھے صفدر نہیں ڈر
کہ پنجتنؓ پاک کا قطمیر ہوں میں

1۔یعنی اے بے اثر آدمی میرے پاس آ میں اثر پیدا کرنے والا ہوں۔2۔تلوار۔3۔فن۔
4۔تسخیر بمعنی دلوں کو قابو کرنے کا علم وعمل۔5۔کیمیا۔6۔یعنی صاحب عزت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فقط میں عشق ہی کو مذہب و ایماں سمجھتا ہوں
کتابِ عشق کے ہر ورق کو قرآں سمجھتا ہوں
جو آ کر اس جہاں میں عشق کو حاصل نہیں کرتا
میں ایسے آدمی بے عشق کو حیواں سمجھتا ہوں
اگر ہے روح بھی تن میں مگر تن عشق سے خالی
وہ تن مُردار ہے اس تن کو میں بے جاں[1] سمجھتا ہوں
معالج اک مرض کا کرتا ہے درمان مشکل سے
مگر میں عشق کو ہر مرض کا دَرماں[2] سمجھتا ہوں
جُنوں کو تو نے اے ہمدم[3] نہیں سمجھا جُنوں کیا ہے
جُنوں کی شان کو میں عشق کا عنواں[4] سمجھتا ہوں
سرورِ دائمی بخشا ہے مجھ کو عشق نے صفدر
سراپا عشق ہوں میں عشق کو یزداں[5] سمجھتا ہوں

1۔ بغیر روح کے۔ 2۔ علاج۔ 3۔ دوست و رفیق۔ 4۔ دیباچہ۔ 5۔ خدا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تم ڈھونڈتے ہو جس کو بے سود کوہ و بن[1] میں
جلوہ نما وہی ہے ہر بُت کے بانکپن میں
ہو غیر سے کنارہ پھر ہے وضو تمہارا
دیکھ اسی کو یارو ہر نو میں ہر کُہن میں
بلبل ہوئی ہے عاشق اس واسطے گلوں پر
اس کی مہک[2] چمک ہے برگل میں ہر چمن میں
اے بادہ خوارو[3] آؤ وحدت کے میکدہ میں
کیونکہ وہی ہے ساقی رندوں کی انجمن[4] میں
فاعل اسی کو سمجھا باطن میں میں نے صفدرؔ
تاثیر ہے اسی کی ہر شعر و ہر سُخن[5] میں

1۔جنگل۔2۔خوشبو۔3۔یعنی بادہ نوشو۔4۔محفل میں۔5۔سخن یعنی حرف و بیان۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تو نہ[1] راہی نہ تُو ہے رَہ نشیں
تو ہے مغلُوب گُماں اے بے یقیں
تو ہوا و حرص کے زنداں[2] میں ہے
توڑ اس زندان کو اے مرد دیں[3]
گر ہے تیرا جسم خاکی خاک سے
تیرا باطن ہے اَحَد اے ہم نشیں
قلب تیرا عرش ہے اللہ کا
تو مگر اس عرش سے واقف نہیں
اپنے باطن سے جو محرم ہے یہاں
اس پہ ہے سدا آفریں صد آفریں
کعبہ اے صفدؔر مکاں حق کا نہیں
دل ہی کعبہ ہے اُسی میں ہے مکیں

1۔مخاطب۔2۔قید خانہ۔3۔اے دیندار مرد۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

❁

دل میں اَسرارِ خدا لا انتہا رکھتا ہوں میں
معرفت کا ہر نیا محشر بپا رکھتا ہوں میں
گر بظاہر قطرہ ہوں باطن میں ہو بحرِ عمیق
موج و طوفاں اپنے سینے میں دبا رکھتا ہوں
پھونک ڈالا ہے مری آتش نے غیر اللہ کو
اس لیے اب غیر سے دامن بچا رکھتا ہوں
جو نہیں سمجھے حقیقت آج تک جاہل رہے
ان کو سمجھاتا ہوں میں پردہ اُٹھا رکھتا ہوں
علم ظاہر کا نہ سمجھو تم فقط عالم مجھے
علم باطن بے بہا زیرِ قبا رکھتا ہوں میں
سُکر[1] کی حالت میں صفدرؔ محو ہو جاتا ہوں
صَحو[2] کی حالت میں سب کو آشنا رکھتا ہوں میں

❁

1۔ مستی ایک حالت باطنی ہے۔ 2۔ صحو بمعنی ہوشیاری۔ ایک حالت کا نام ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں ازل سے کافرِ عشق ہوں مجھے کوئی کفر کا غم نہیں
مرا سر ہے سُوئے صنم جھکا مجھے احتیاطِ حرم نہیں

ارے بوالہوس یہ ہوس نہیں ذرا[1] سوچ کر رکھنا قدم
جو کمندِ عشق میں پھنس گیا کبھی اس کو طاقتِ رَم[2] نہیں

سرِ طور جیسا کلیمؑ کا ہوا حال میرا وہی ہوا
اسے دیکھ کر گرا خاک[3] پر کبھی جی اُٹھا کبھی دم نہیں[4]

مجھے قتل مقتل[5] عشق میں کیا جب صنم نے تو کہہ دیا
یہ شہید زندہ ہے چپ کرو کہ شہید پر ماتم نہیں

صفدرؔ ہے عاشقِ مصطفیٰؐ اسے واعظا مُلحد[6] نہ کہہ
پتھر پڑیں تری عقل پر جاہل ہے تُو عالم نہیں

1۔تھوڑا سا۔2۔بھاگنے کی۔3۔بتوں کی شکل پر۔4۔سانس۔5۔مذکر۔6۔بے دین۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقام حیرت

میری ذات[1] احمد سے ہے عُلا نہ اِدھر کا ہوں نہ اُدھر کا ہوں
یہاں حامد و محمود کیا نہ اِدھر کا ہوں نہ اُدھر کا ہوں
نہ کسی کی طرف نزول ہے نہ کسی کی طرف عُروج ہے
میں بلند و پست سے ہوں وراء نہ[2] اِدھر کا ہُوں نہ اُدھر کا ہوں
نہ میں ہوں اسیر جہات کا نہ حیات کا نہ ممات کا
کہ قیود[3] جملہ سے ہوں رہا نہ ادھر کا ہوں نہ ادھر کا ہوں
نہیں خلق و خالق کا پتہ کہ میں دونوں سے نہیں آشنا
ہے عجیب عشق کا ماجرا نہ ادھر کا ہوں نہ ادھر کا ہوں
نہ ہے یہ سرا[4] نہ ہے[5] وہ سرا جہاں احدیت کا مقام لا
یہ عما ہے مرتبہ غیب کا نہ اِدھر کا ہوں نہ اُدھر کا ہوں
نہ میں ایک ہوں کہ شمار ہے میں شمار بھی صفدر نہیں[6]
نہ ہے حد بجا[7] نہ عدد روا نہ ادھر کا ہوں نہ ادھر کا ہوں

1۔ یعنی میرا باطن حق ہے۔ 2۔ باہر۔ 3۔ جمع قید۔ 4۔ نہ یہ جہاں۔ 5۔ نہ وہ جہاں۔
6۔ ترجمہ۔ اے حرف ندا محذوف ہے یعنی اے صفدر میں گنتی بھی نہیں ہوں۔ 7۔ درست

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مرے باطن کو کیوں تم پوچھتے ہو بے نشاں ہوں میں
مگر ظاہر کی نسبت سے بہر نام و نشاں ہوں میں
حقیقت حضرتِ انساں گہری ہے سمندر سے
کنارا ہی نہیں جس کا وہ بحرِ بے کراں ہوں میں
فرشتوں نے کیا سجدہ بڑی تعظیم سے مجھ کو
کہ فی الارض خلیفہ[1] شکلِ آدم بے گماں ہوں میں
خدا نے اپنی صورت پر بنائی ارمغاں[2] ہوں میں
بہر کسوت[3] بہر کشور[4] نئے انداز[5] ہیں میرے
بشکلِ صُورتِ انساں انوکھی داستاں ہوں میں
کبھی مغرب کبھی مشرق کی جانب سفر کرتا ہوں[6]
غبارِ راہ میں جس کے دو جہاں وہ کارواں ہوں میں
تجھے تے[7] کی طرح اپنی حکایت ہی سناتا ہوں
کہ اپنی ہی جدائی کی شکایت کا بیاں ہوں میں
پئے[8] تعمیرِ عالم[9] منتخب مجھ کو کیا صفدر
زمیں کو میں نے دی زینت کہ معمارِ جہاں ہوں میں[10]

1۔ آدم کا بیٹا بھی تو آدم ہے۔ 2۔ ہر لباس۔ 3۔ ہر ولایت میں۔ 4۔ مرتبے۔ 5۔ یہ میرا باطن بے کیف ہے جہاں آسماد
صفات غروب ہیں یہ مشرق میرا ظاہر ہے جہاں ہر نسبت سے منسوب ہوں۔ 6۔ ہانسری۔ 7۔ یعنی برائے۔ 8۔ یعنی
انسان کو۔ 9۔ انسان معمار ہے جس نے باغات و مکانات وغیرہ سب تعمیر کیے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جمالِ ذات ہوں میں نور مُصطفےٰؐ ہوں میں
گواہ حدیث[1] ہے تصویرِ کبریا ہوں میں
تمام خلق سے پہلے جو کنز تھا مخفی
وہی ہوں کنز مجھے دیکھ[2] بر ملا[3] ہوں میں
خدا ہے باطنِ انسان اور ظاہر بھی
یہی ہے سرِ حقیقت کہ پا گیا ہوں میں
تو مجھ سے پوچھ پتا بے پتا تلاش[4] نہ کر
اے ہم نشین خدا کا یہاں پتا ہوں میں[5]
فنا کا خوف نہیں میرے دل میں اے صفدرؔ
کہ ہست و نیست کی دنیا سے ماوراء ہوں[6] میں

1۔ فان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ۔ 2۔ خزانہ بصورت انسان ظاہر ہوا۔ 3۔ سامنے۔
4۔ یعنی خدا کی تلاش۔ 5۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ 6۔ باہر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

باغور وحوض دیکھ ذرا مجھ کو کیا ہوں میں
انسان کے لباس میں شانِ خدا ہوں میں
معنیٰ بھی میری صُورتِ بشری میں ہے نہاں
شک دور کر کے دیکھ کہ عین اللقاء[1] ہوں میں
سیر و عروج کے لیے آیا ہوں دھر میں
سب نسبتوں کے باغ میں جلوہ نما ہوں میں
موجود جز و جود خدا دوسرا نہیں
معدوم[2] جس کا غیر سدا[3] وہ خدا ہوں میں[4]
صفدرؔ حسین ذات مری ہے فنا سے پاک
ہر صُورتِ جمیل وحسیں[5] میں چھپا ہوں میں

1۔یعنی ذات کا دیدار۔2۔نیست ونابود۔3۔ہمیشہ۔4۔باطن میں حق ہوں ظاہر میں خلق ہوں۔5۔آئینہ ذات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کر ترک[1] ناز اپنا عجز و نیاز بن
اے یار دل سے عاشق شاہ حجاز[2] بن

آئینہ توڑ اپنا سنگِ حبیب سے
پھر ہو کے باقی باللہ آئینہ ساز بن

دنیا و آخرت کی اُلجھن[3] سے دور ہو
مے[4] پی کے مُوتُوا قَبلَ عُمرِ دراز بن

ہرگز تری[5] عبادت مقبولِ حق[6] نہیں
معبود و عابد[7] اپنا اپنی نماز بن

حُسنِ ازل کا جلوہ ہے بتکدے[8] میں لیکن
اے طالبِ حقیقت پہلے مجاز بن

اب چھوڑ دے اے صفدر صحرائو ردیاں
مثلِ چراغ جل کر محفل گداز بن

1۔اے مخاطب۔2۔نبی کریمؐ۔3۔پیچیدگی۔4۔خراب۔5۔اے مخاطب۔6۔یعنی خدا۔
7۔باطن ترا معبود ہے صورت عابد ہے۔8۔یعنی عالم ظہور میں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہ میں بیاں ہوں کسی کا نہ ترجماں ہُوں میں
مگر میں آپ ہی نکتہ ہوں نکتہ داں ہوں میں

یقین و وہم کا قصہ نہ چھیڑ اے واعظ
نہ میں گماں ہوں کسی کا نہ بے گُماں[1] ہوں میں

بلا کے آپ کو میں آپ اپنی دعوت میں
نہ مہماں ہوں کسی کا نہ میزباں ہوں میں

نئی حیات کا ہے نام موت اے ہمدم[2]
نہ مر سکا جو اجل[3] سے وہ جاوداں[4] ہُوں میں

تصوّرِ رخ جاناں نہ پُوچھ[5] صفدر سے
کہ آپ ہی رُخِ جاناں یہاں وہاں ہوں میں

1۔کوئی کا وجود نہیں ہے۔2۔دوست۔3۔موت۔4۔از روئے ذات۔5۔اے مخاطب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مجھے نہ پوچھ کہاں سے کہاں گیا ہوں میں
کہ منزلوں کی حدوں سے گزر چکا[1] ہوں میں

وہی جمال جسے کہتے ہیں جمالِ خدا
اُسی جمال کی رنگینیِ ادا ہوں[2] میں

نگاہِ خود نگری[3] ہی مجھے مبارک ہو
یہی ہے راز نہفتہ[4] کہ کہہ گیا ہوں میں

پیامِ عشق سناتا ہوں عشق والوں کو
جہاں میں ہاتفِ غیبی کی اک ندا ہوں میں

صدائے طور بھی دل کی صدا سے اے موسیٰ
اسی صدا کو ہمہ وقت سن رہا ہوں میں

جو محض صُورتِ بشری کو دیکھتے ہیں فقط
سمجھ میں بات نہ آئی کہ اصل کیا ہوں میں

مرا علاج مسیحانہ کر سکا صفدرؔ
دل حزیں کی قسم درد لا دوا ہوں میں

1۔ اسکون مرام علیٰ اولیاء اللہ۔ 2۔ بصورت انسان۔ 3۔ اپنے آپ کو دیکھنے والی۔ 4۔ پوشیدہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معشوق سامنے ہے نظر مطمئن نہیں
حیران ہوں کہ کیوں یہ جگر[1] مطمئن نہیں

پروانے جل کے راکھ ہوئے ہیں چراغ پر
پھر بھی مگر چراغِ سحر مطمئن نہیں

لاکھوں بنا کے توڑ دیئے ہیں تعینات
لیکن ابھی قضا و قدر مطمئن نہیں

میرے جنوں کی سیر[2] حدوں سے گزر گئی
جس پر ابھی تو عزمِ[3] سفر مطمئن نہیں

صفدرؔ نہیں ہے باغِ جہاں میں سکونِ[4] دل
گر ہے بہار میں تو مگر مطمئن نہیں

1۔کلیجہ۔2۔مونث۔3۔ارادہ۔4۔آرام۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کون کہتا ہے خدا کا یہاں دیدار نہیں
ہر صور جلوہ نما ہے کوئی اغیار نہیں
ذرے ذرے سے انا الحق کی صدا آتی ہے
کاش منصورؒ سا اب محرمِ اسرار نہیں
وصل ہوتے ہوئے بھی فصل[1] ہے زاہد کیلئے
جب تلک ہستیٔ موہوم سے بیزار نہیں
فقر محتاج نہیں حُورِ جناں اے زاہد
فقر[2] کی شان سے تو ہائے[3] خبردار نہیں
عام شُعرا[4] کی طرح ہی نہیں صفدرؔ کا کلام
ہر سخن[5] غور سے پڑھ عام یہ اشعار نہیں

1۔جدائی وہجر۔2۔بمعنی فقیر۔3۔افسوس۔4۔جمع شاعر۔5۔بمعنی حرف وبیان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ ہی پابند ہیں ہم آپ ہی آزاد ہیں
آپ ہی ناشاد[1] ہیں ہم آپ ہی ہم شاد[2] ہیں
آپ اپنا صید[3] ہیں ہم آپ اپنا ہیں کمند[4]
آپ اپنا قفس ہیں ہم آپ ہی صیاد[5] ہیں
آپ مقتل[6] آپ ہی ہم قاتل و مقتول ہیں
آپ ہی تیغ و تبر[7] ہیں آپ ہی جلاد ہیں
آپ ہی کو آپ دیتے ہیں سبق عرفان کا
آپ ہی شاگرد و مکتب آپ ہی استاد ہیں
ہیں یہ سب صفتیں ہماری دنیا میں صفدر حسین
آپ ہی آباد ہیں ہم آپ ہی برباد[8] ہیں

1۔ناخوش۔2۔خوش۔3۔شکار۔4۔پھندا اور جال۔5۔شکاری۔6۔قتل کی جگہ۔7۔کلہاڑی۔8۔یعنی ویران

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نماز میں جو ترا[1] دیکھتا جمال نہیں
نماز اس کی بجز ظن[2] و احتمال[3] نہیں
نشان پاتا نہیں ہے جو اپنے باطن کا
ہزار سال کرے زُہد اہلِ حال نہیں
پہن کے صوف[4] جو صوفی کا لقب بھی پائے
وہ معرفت کے سوا مردِ باکمال نہیں
کرتا ہے حاج طوفِ حرم[5]
طواف کوچۂ دلبر سے وہ نہال[6] نہیں
وہ بزم بزم نہیں مزبلہ[7] ہے اے صفدرؔ
کہ جس میں عشق[8] و محبت کی قیل و قال نہیں

1۔اے خدا ۱۲ ان تعبد اللہ ۱۲ حدیث۔2۔گمان۔3۔وہم۔4۔اونی کپڑا یا کھدر۔5۔حاجی ۱۲ یعنی طواف۔
6۔کامیاب۔7۔مزبلہ بمعنی گوبر پھینکنے کی جگہ۔8۔یعنی جس بزم میں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عِرفان کو چھپا کے گنہگار کیوں بنوں
میں ہوں فقیر کار سے بیکار[1] کیوں بنوں
میخانۂ ازل کی شرابِ طہور کا
ساقی سے جام پی کے میں ہشیار کیوں بنوں
سر سے بپا[2] ہوں صورتِ معشوقِ لم یزل[3]
اب میں کسی[4] کا طالبِ دار کیوں بنوں
میں تو خدا کو پوجتا ہوں اپنی شکل پر
معقول حق[5] کا تجھ سا پرستار کیوں بنوں
صفدرؔ نہیں ہے نعمت و دولت کا کچھ گلہ
قاسم رسولؐ پاک ہیں نادار[6] کیوں بنوں

1۔ نکما۔ 2۔ پاؤں تک۔ 3۔ خدا کی۔ 4۔ کوئی ہے ہی نہیں۔
5۔ انما انا قاسم و اللہ یعطی حدیث قاسم نکرہ ہے ہر چیز کے قاسم ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بحرِ بے پایاں[1] ہوں جس کا کوئی ساحل ہی نہیں
ایسا راہی ہوں کہ جس کی کوئی منزل[2] ہی نہیں
علم سے عالم کی صورت پرعیاں مَعلوم ہوں
پھر بھی بے کیفی مری اس طرف مائل ہی نہیں
ہر جگہ موجود[3] ہوں محسوس ہوں شہود ہوں
فرقِ قُرب و بُعد[4] ہرگز مجھ کو حائل ہی نہیں
میری گمراہی نہ پوچھو ہے یہ گمراہی عجب
ترکِ دنیا اور عُقبےٰ[5] کا بھی قائل ہی نہیں
مانگتا ہوں میں خُدا سے ہی خُدا صفدرؔ حسیں
ماسِوا[6] اس کے کسی حاجت کا سائل ہی نہیں

1۔دریا ۱۲ آزروئے ذات وباطن۔2۔منزل ٹھہر جانے کا نام ہے۔3۔آزروئے ذات۔4۔نزدیک ودور۔
5۔طالب المولیٰ مذکر۔6۔علاوہ وبغیر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علم جو پیر سے ملتا ہے عبادت میں نہیں
ہے یہی علم لدنی جو حقارت[1] میں نہیں
علم ظاہر پہ فخر کرتا ہے عالم تو بجا[2]
پر یہاں[3] عالمِ باطن بھی خسارت میں نہیں
گرم جوشی نہ دکھا واعظا[4] منبر پہ مجھے
عشق کی بات کوئی تیری جسارت[5] میں نہیں
میں ہوا غیر سے فارغ تو بدن پاک ہوا
کاش زاہد ہے جنابت میں طہارت[6] میں نہیں
جان و دل دے کے فقط عشق خریدا صفدرؔ
یہ وہ ساماں[7] ہے جو دنیا کی تجارت میں نہیں

1۔نفرت کرنا وحقیر جاننا۔2۔درست ہے۔3۔پر بمعنی لیکن اردو لغت میں۔4۔درست ہے۔5۔دلیری ومردانگی۔
6۔اپنا ہونا بھی ثابت کرتا ہے اور خدا کا ہونا بھی ثابت کرتا ہے ۱۲۔7۔یعنی عشق۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زاہد[1] وصال محال[2] ہے بے مرگِ وصل[3] صَنَم نہیں
اسی راز کو جو سمجھ گیا بخدا اُسے کوئی غم نہیں
مَلَکُوت[4] و مُلک[5] میں کوئی شے نہیں غیر غیر کا ذِکر کیا
وہ وجود[6] جبکہ وجود ہے کہیں تم نہیں[7] کہیں ہم نہیں
کبھی لا مکاں کبھی ہے مکیں کبھی ہے چناں کبھی ہے چُنیں
ہے جگہ جگہ وہی جلوہ گر تخصیصِ دیر و حرم نہیں
متفق سلف کے ثِقات[8] ہیں اسی کل کی جُزویات ہیں
جس طرح موج و حباب سب بنتے سوائے یَم[9] نہیں
باطن میں ہے وہی کبریا ظاہر میں ہے وہی مصطفےٰ
ہے دراز عشق کا ماجرا صفدر رہینِ[10] قلم نہیں

1۔اے زاہد۔2۔دشوار و ناممکن۔3۔موتوا قبل انت موتوا ۱۲۔4۔عالم ملائکہ۔5۔ناسوت عالم دنیا ۱۲۔
6۔جہاں ذات ہے وہاں ہم تم اشارے نہیں ہیں۔7۔معتبر لوگ۔8۔بمعنی دریا و پانی۔9۔رہن و گروی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نشاں دیکھ کر بے نشاں تک گیا ہوں
مکاں دیکھ کر لامکاں تک گیا ہوں
جہاں بال و پر جلتے ہیں قُدسیوں[1] کے
بحمد اللہ اس آسماں[2] تک گیا ہوں
نہ سجدہ نہ ساجد نہ مسجُود دیکھا
میں ایسے بھی سِرّ نہاں تک گیا ہوں
جہاں کوئی نسبت نہیں دو جہاں کی
مرا ہے وہ باطن وہاں تک گیا ہوں
اَرے دوستو سیر[3] صفدرؔ نہ پوچھو
ابھی تو فقط درمیاں تک گیا ہوں

1۔یعنی فرشتوں کے۔2۔یعنی اس بلند حقیقت تک۔3۔مونث۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تجھ کو جب میں ڈھونڈھتا ہوں آپ کو پاتا ہوں میں
آپ کو جب ڈھونڈتا ہوں تو تجھے پاتا ہوں میں
کیا کہوں تو ہے کہ یا میں ہوں بتا سکتا نہیں
ہو کے چپ میں تُو کے جھگڑے سے گزرتا جاتا ہوں میں
جُفت سے اِک ہو کے[1] جب پڑھتا ہوں میں اپنی نماز
اپنے سجدے اپنے ہی آگے کئے جاتا ہوں میں
گر شجر[2] کہہ دے اناالله ہے روا اس کے لیے
میں اگر کہہ دوں انا الله[3] دار[4] پر آتا ہوں میں
دیکھ کر اپنا ہی جلوہ حسن[5] کے بازار میں
آپ پر خود آپ صفدرؔ مُفت بک جاتا ہوں میں

1۔اپنے آپ کو ترک کر کے۔2۔درخت۔3۔میں اگر کہہ دوں کہ میں اللہ ہوں باطن پر نظر رکھ کر۔
4۔سولی۔5۔نظارہ اور دیدار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مکاں[1] ہے قید آزادِ مکاں بن
جہاں سے گزر آزادِ جہاں بن

ٹھکانہ ہے ترا لاہُوت ابدی[2]
اسیرِ خاکداں نہ خاکداں بن

متاعِ عقل جزوی کو لٹا کر
نشان و بے نشاں کا راز داں بن

تو کیوں الجھا[3] ہوا ہے آب و گل میں[4]
اے مسجود ملائک اپنی شاں[5] بن

غلامِ دوش و فردا[6] بن نہ ہرگز
تو اپنے وقت کا ہی پاسباں بن[7]

نہ کر دل میں خزاں کا خوف صفدر
بہار ذات ہے تُو بے خزاں بن

1۔اے عدم۔2۔عالم ذات و عالم روح۔3۔یعنی پھنسا ہوا۔4۔عناصر میں۔5۔یعنی شان۔
6۔گزشتہ یعنی ماضی ۱۲ آئندہ مستقبل۔7۔یعنی ابوالوقت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تری گلی کو صنم[1] ہم جناں[2] سمجھتے ہیں
حریم[3] ذات[4] ترا آستاں سمجھتے ہیں

شرابِ عشق کی مستی نہ پوچھ اے زاہد
یہ وہ مزا ہے جسے مے کشاں[5] سمجھتے ہیں

جو دے چکے ہیں محبت کی راہ میں سر اپنا
دو بارہ موت کو وہ اب کہاں سمجھتے ہیں

ڈرانہ ہولِ قیامت سے ہم کو اے واعظ
اسے تو بزمِ طرب[6] راز داں سمجھتے ہیں

بغیر دید جسے سمجھتے تھے خُدا صفدرؔ
اسی کو پیرِ طریقت یہاں سمجھتے ہیں

1۔مراد پیر طریقت۔2۔جنت۔3۔گھر۔4۔خدا کا۔5۔شرابی۔6۔قیامت کو خوشی کی محفل ۱۲۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اک نیا آفاق[1] پیدا کر کہ ہے معمار[2] تو
ظلمتِ وہم و گماں کا نور بن اے یار تو
نفس امارہ[3] ترا نمرود و خواہش نار[4] ہے
مثل ابراہیم ؑ کر اس نار[5] کو گلزار تو
غمکدہ[6] عشرت کدہ[7] بن جائے تیرے واسطے
اپنے غم کا آپ ہی بن جائے گر غمخوار تو
دل کے آئینہ کو کر گردِ دوئی سے پاک و صاف
ذات کا آئینہ[8] ہے تو ذات کا دیدار تو
لیس فی الدارین الا اللہ پہ صفدرؔ کر یقیں
پھر بلاشک عاشق و معشوقِ گلر خسار[9] تو

1۔زمانہ۔2۔اے مخاطب ہ۔3۔استعارہ ہ۔4۔آگ۔5۔غم کا گھر۔6۔عیش کا گھر۔
7۔الانسان مرات الرحمن۔8۔یعنی تو ہی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تیرے در پہ مالک جزو[1] و کل یہ مری جبینِ نیاز ہو
ترا رخ رہے مرے سامنے[2] یہی پنجگانہ نماز ہو

تو ہی مہوشوں کا غرور ہے تو ہی عاشقوں کا سرور ہے
مری روح تری اسیر ہو تو کمندِ زلف[3] دراز ہو

نہ خیال حرص و ہوس رہے نہ عناصروں کا قفس رہے
ترے ذکر و فکر ہیں روز و شب رہوں محو سینہ گداز ہو

دل و دیدہ میں ترا نور ہو یہی نُور جلوہ طور ہو
نہ رہے مجھے غمِ دو جہاں ترا راز ہی مرا راز[4] ہو

فقط ایک ہے یہی آرزو ترے پیش صفدرِ زار[5] کی
نظر آ لباس مجاز میں وہ لباس ماہ حجاز[6] ہو

1۔ یعنی خدا۔ 2۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ 3۔ بتوں کی صورت پر۔
4۔ الانسان سری و انا سرہ حدیث قدسی۔ 5۔ کمزور۔ 6۔ یعنی نبی کریمؐ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ساقیا ہوش[1] ربا بادہ[2] و جام ایسا ہو
جس کو پی کر نہ رہوں میرا مقام ایسا ہو
رہ پہ چلتا ہی رہوں میں نہ کہیں رُک جاؤں
قید منزل نہ رہے میرا دوام ایسا ہو
عشق ہو ذات[3] مری حُسن صفت ہو میری
زندگانی کا فقط میرا نظام[4] ایسا ہو
بندہ ظاہر میں رہوں اور بباطن آقا
اپنا ہی آپ کو سجدہ ہو امام ایسا ہو
ملتمس[5] آپ کا میں آپ رہوں اے صفدرؔ
آپ سے آپ کروں بات کلام ایسا ہو

1۔اے ساقی یعنی پیر طریقت۔2۔ذکر۔3۔بیخودی ذکر۔4۔العشق ھو الذات قول ابن عربیؒ۔
5۔انتظام۔6۔التماس کرنیوالا عرض کرنے والا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پڑھ[1] اس طرح نماز کہ[2] سر کو خبر نہ ہو
ہو محو[3] اس طرح کہ خبر کو خبر نہ ہو
صحرائے عشق پاؤں سے ہوتا نہیں عبور
چل اس طرح[4] کہ تیرے سفر کو خبر نہ ہو
اس دلربا کو کھینچ تفکر[5] میں اس طرح
آئے وہ دل میں دیدہ ترکو خبر نہ ہو
اس کی بصر[6] سے دیکھنا اُس کو نہیں محال
تو دیکھ اس طرح کہ نظر کو خبر[7] نہ ہو
صفدرؔ میانِ عاشق و معشوق ہیں رموز[8]
آکر سنے خضر تو خضر کو خبر نہ ہو

1۔اے مخاطب۔2۔یہ نماز والی ہے۔3۔یعنی اس طرح مٹ جانا۔4۔اندر ہی اندر چل۔5۔سوچ وغور وخوض۔
6۔بصر حقی ہے۔7۔بصر حقی اور نظر خلقی ہے۔8۔رموز جمع رمز اشارات پوشیدہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علم والوں نے کہا علم کا عالم مجھ کو
عشق والوں نے کہا عشق کا محرم مجھ کو

مرحبا عشق ترے فیض سے ہے عُمر دراز
تو نے بخشا ہے عجب ذوقِ تکلّم مجھ کو

بت پرستی میں مجھے کرتے ہیں بدنام تو کیا[1]
حق پرستی ہے یہی اب نہ رہا غم مُجھ کو

جستجو یار کی تو مجھ سے سخن[2] فہم نہ پوچھ
اس کا جب کھوج نکالا تو کیا گُم مجھ کو

فِسق[3] کو عشق نہ کہہ عشق کی توہین نہ کر
عشق ہے ذات کیا[4] جس نے مُکرّم[5] مجھ کو

ہے اناالحق[6] بھی روا اور ھوالحق[7] بھی روا
دیکھ کر دارو رسن آیا تبسّم مجھ کو

خلوت خاص میں الہام ہوا اے صفدرؔ
دیکھ تو صورتِ انسان[8] پہ ہر دم مجھ کو

1۔یعنی لوگ۔2۔بات سمجھنے والے۔3۔گندگوائے مخاطب ۱۲۔4۔العشق ھو الذات ابن عربی شیخ اکبرؒ۔
5۔عزت والا۔6۔کسی مقام پر۔7۔یہ بھی جائز۔8۔اللہ نے کہا الہام میں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ازل سے کھینچ لائی ہے یہاں مہر[1] بتاں مجھ کو
کہاں میں تھا مگر یہ شوق لایا ہے کہاں مجھ کو
کہیں کثرت میں شامل ہوں کہیں وحدت میں یکتا ہوں
بنایا ان مراتب نے انوکھی[2] داستاں مجھ کو
خدا کی روح[3] بھی ہوں شکل بھی ہوں راز[4] بھی اس کا
اِسی معراج نے بخشی بہارِ بے خزاں مجھ کو
جہاں سے اٹھ گئی ہے طُور کے جلوے کی پابندی
وہی جلوہ نظر آیا بہر صُورت عیاں مجھ کو
سُنا واعظ نہ کوئی داستاں حُورانِ جنّت کی
سنانا ہے تو میرا ہی سنا دے اب بیاں مجھ کو
دوئی کا کان سے پردہ اٹھا کر سُن حقیقت کو
حقیقت نے عطا کی ہے حقیقت کی زباں مجھ کو
ولی مرتا نہیں صفدرؔ ولی ہے اسم اللہ کا
اسی ہی نام نے بخشی حیاتِ جاوداں مجھ کو

1۔محبت۔2۔عجیب۔3۔ونفخت فیہ من الروحی ۱۲۔
4۔ فان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ ۱۲ الانسان سری وانا سرہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ کیا نماز ہے دل کا[1] اگر حضور نہو
وہ کیا ہے ذکر کہ جس ذکر میں سرور[2] نہو
یہی دعا ہے ترے پیش ہر گھڑی یارب
ترا خیال ہو لیکن خیالِ حور نہو
نہو یہاں کا مجھے غم نہو وہاں مجھے
ترا ہو قرب[3] ہمیشہ مگر وہ دُور نہو
تو اپنے عشق کی مے[4] اے خُدا پلا کے مجھے
بنا دے مست[5] کہ اپنا مجھے شعور[6] نہو
گناہ گار ہے صفدرؔ تُو ہے غفور[7] و رحیم[8]
وہ کیا ہے بخشش مجھ سے اگر قصور نہو[9]

1۔ ترجمہ دل کا اگر خدا کی طرف حاضر ہونا نہیں تو وہ کیا نماز ہے۔ 2۔ ذکر بمعنی یاد کرنا اور وردووظیفہ کا پڑھنا ۱۲ سرور بمعنی
ہوشی مستی نشہ۔ 3۔ قرب بمعنی نزدیک ہونا اور پاس ہونا ۱۲۔ 4۔ شراب۔ 5۔ بے ہوش۔ 6۔ جاننا ۱۲۔ 7۔ بخشنے والا ۱۲۔
8۔ رحم کرنے والا۔ 9۔ گناہ اور خطا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طریقت کا حقیقت کا یہی پیغام ہے یارو
خدا کو ہی خدا سے دیکھنا انجام[1] ہے یارو

جسے تم غیر سمجھے ہو اٹھو سر کاٹ دو اس کا
پکڑ لو ہاتھ میں لاکی[2] بڑی صمصام[3] ہے یارو

نہ پوچھو نام میرا چھوڑدو اے پوچھنے والو
کہ بے نام و نشاں رہنا ہی میرا نام ہے یارو

اَزَل سے دولت عرفان حق نے بخش دی مجھ کو
بحمدللہ یہ میرے واسطے انعام ہے یارو

مجھے مشرک سمجھتا ہے بتوں[4] کے عشق میں واعظ
مگر عشق بتاں میرے لیے اِسلام ہے یارو

مرا پیر طریقت ساقی[5] میخانہء[6] وحدت[7]
مئے وحدت سے پُر ہر وقت میرا جام ہے یارو

مرا عالم نرالا[8] ہے جہاں پہنچا ہوں میں صفدرؔ
نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا[9] نہ صبح و شام ہے یارو

1۔آخیر۔2۔لاموجودالااللہ۔3۔تلوار۔4۔انسانی صورتیں۔5۔مضاف۔6۔معتاف۔
7۔مضاف الیہ۔8۔انوکھا وعجیب۔9۔یعنی نہ وہ آخرت کا گھر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چھوڑ کر حاضر[1] کر غائب پر فقط نازاں ہے تو
تجھ کو کیا سمجھاؤں اپنے آپ سے پنہاں ہے تو
اپنی اصلیت سے تو محرم نہیں اے بے خبر
بے بہا موتی ہیں تجھ میں[2] پر تہی داماں[3] ہے تو
بے یقینی کا ہے رعشہ[4] ترے دل میں بے یقیں
کانپتا ہے دل ترا پندار[5] کا زنداں[6] ہے تو
ڈھونڈتا ہے تو خدا کو وائے[7] نادانی تری
جستجو اپنی نہ کی تو نے بڑا ناداں[8] ہے تو
تو ہی اے غافل[9] مسمّٰے ہے تمام اسماء کا
مظہرِ جامع ہے تو ہر شان کے شایاں[10] ہے تو
ترک کر اس بحث کو صفدرؔ قلم کو روک لے
تو سمجھتا ہے جسے جاناں وہی جاناں[11] ہے تو

1۔اے مخاطب۔2۔پر بمعنی لیکن ۱۲۔3۔خالی ۱۲۔4۔ایک مرض ہے۔5۔خیال وگمان کا۔6۔قید خانہ۔7۔افسوس۔
8۔من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔9۔اے مخاطب۔10۔لائق وقابل تعریف۔11۔باطن میں حق۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جسے[1] تو سمجھتا ہے عرش پر وہی مستِ ناز[2] ہے رُو برُو
کبھی ہے نماز میں قبلہ رُو کبھی[3] ہاتھ میں جسام[4] و سبُو
وہی صورتوں پہ ہے جلوہ گر یہی صورتیں ہیں تجلیاں
اسے دیکھ غور سے ہم نشیں کہیں حُوروش[5] کہیں ماہ رو[6]
وہی ہے جلال کی صفت میں وہی ہے جمال کی روشنی
ہے بتوں کی شکل پہ راہزن[7] کہیں شُند و خُو[8] کہیں نرم خو
رہِ عشق میں وہی غزنوی رہِ حسن میں وہ ایاز ہے
وہی اپنے آپ میں لُٹ گیا کہیں لُو بکو
کھلی جب حقیقت منتظر نظر آئی رنگِ مجاز میں
ہوئی عید دید کی ہر جگہ تو خوشی میں اُچھل گیا لہو
وہی بن کے صفدرؔ پر وہ در[9] تجھے راز اپنا بتا گیا
ذرا[10] سوچ کر یہ کلام پڑھ کہیں تبصرہ کہیں گفتگو

1۔اے مخاطب۔2۔بتوں پر جلوہ نما۔3۔سب صفات اسی کی ہیں۔4۔مشکا و کوزہ۔5۔حور کی مانند۔
6۔چاند جیسا چہرہ 7۔ڈاکو۔8۔سخت خو۔9۔پردہ پھاڑنے والا۔10۔تھوڑا سا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مظہرِ اسما ہے تو اے[1] نیک خُو
ڈھونڈتا پھرتا ہے کس کو کُو بکُو
شان حق سے شان تیری ہے بنی
کاش تو سمجھا نہ اپنی آبرو[2]
غیرِ حق دل سے مٹا دے اے عزیز
تا کہ تجھ پر فاش[3] ہوں اسرارِ ہو
جس نے پہچانا ہے اپنے آپ کو
ہو گیا وہ دو جہاں میں سر خرو[4]
اپنے باطن[5] کو سمجھ مسجود تُو
پڑھ نماز اپنی تُو اپنے روبرو
ہے یہی تعلیم علمِ معرفت
اور صفدرؔ علم ہیں سب گفتگو[6]

1۔اے مخاطب۔2۔عزت۔3۔ظاہر۔4۔کامیاب۔5۔انسان کا باطن حق اور ظاہر عید ہے۔6۔بات چیت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ازل سے میں ہوں بتوں[1] کا عاشق مزاج میرا ہے عاشقانہ
بنایا مجھ کو خدا نے عارف کلام میرا ہے عارفانہ
کبھی شریعت کبھی طریقت کا درس دیتا ہوں دوستوں کو
یہی طریقہ ہے اولیا کا اسی کا مُشتاق ہے زمانہ
فقر ہے سب مرتبوں سے اعلیٰ فخر کہا مصطفےٰؐ نے جس کو
اسی فقر کے طفیل مجھ کو لقب ملا ہے قلندرانہ
مجھے دکھاتا ہے شیشۂ دل جمال اسرار باطنی کا
تری نظر[2] میں دل ذرا[3] سا مگر وہ دریا ہے بیکرانہ[4]
سنا دیا گوشِ منتظر کو تمام مضمون میں نے صفدرؔ
لباس میرا اگر ہے سادہ دماغ میرا ہے خسروانہ[5]

1۔انسانی صورتیں۔2۔اے مخاطب۔3۔یعنی چھوٹا سا۔4۔جس کا کوئی کنارہ نہ ہو۔5۔بادشاہوں جیسا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بنایا عشق نے مجھ کو سراپا مست و دیوانہ
نہیں اب امتیاز اپنے کا مجھ کو نہ ہی بیگانہ
شہیدانِ خدا کی شان کو اے دوستو دیکھو
چلے ہیں عشق کے مقتل[1] میں لیکر سر کا نذرانہ
کیا مال و منال[2] اپنا خدا کی راہ میں قرباں
ہوئے بے خانماں[3] جن کا کبھی تھا کاخ[4] شاہانہ
وہ جلنے سے نہیں ڈرتے وہ مرنے سے نہیں ڈرتے
تجلی طور کا گر دیکھ لیں وہ بے حجابانہ
اٹھا جب آخری پردہ تو حیرت چھا گئی مجھ پر
کہ نکلی داستاں[5] ساری ہی اس کی میرا افسانہ[6]
تماشائی تماشا[7] ایک ہی آیا نظر صفدر
وہی طالب وہی مطلب وہی مطلوب و جانانہ

1۔مذکر۔2۔اسباب۔3۔بے گھر۔4۔محل۔5۔مونث۔6۔قصہ مذکر۔7۔نظارہ دیکھنے والا اور نظارہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوئی حضرت عشق کی ایسی عطا کیا دونوں جہان سے بیگانہ
سرِ ممونہ رہا مری ہستی کا کیا خُوب پلایا پیمانہ
مجھے وصل کی حاجت ہی نہ رہی اندوہِ فراق بھی جاتا رہا
نظروں سے تمام حجاب اُٹھے ہر رنگ میں دیکھا جانانہ
اعیان[1] میں جو کبھی ساتر تھا اکوان میں اب وہ ظاہر ہے
وہی شیخ وبرہمن وزاہد ہے وہی مسجد و کعبہ و بتخانہ
اسے چاہت تھی ہر نسبت کی اس واسطے نسبت میں آیا
ہر شان سے شایاں ہے اب تو عالم میں بنا ہے افسانہ
وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے
وہی صفدر بزم[2] کی رونق ہے وہی شکل شمع وہی پروانہ

1۔کنایہ اعیان ثابتہ۔2۔بزم عالم۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معرفت کے راز سے جس دم شناسائی ہوئی
حُسنِ جاناں دیکھنے کی آنکھ شیدائی ہوئی

سر کے بل راہ محبت میں چلا میں دُور تک
ہر طرف دیکھی چمک محبوب[1] کی چھائی ہوئی

مل گیا مجھ کو خدا کا در بلاشک دوستو
پیر کے در پر مری جب سے جبیں سائی ہوئی

جب اَنَا عَرَبٌ" بلاعَین[2] کا دل میں گھر بنا
حُور کی خواہش اسی دن سے ہے شرمائی ہوئی

مر گئے ہم موت سے پہلے تو یہ اچھا ہوا
آج آتی ہے نظر میں موت ٹھکرائی ہوئی

عشق کے مذہب میں اے صفدرؔ عجب دیکھا مقام
حق پرستی بت پرستی کی تمنائی ہوئی

1۔مراد خدا۔2۔حضورؐ کی حدیث مصرف کتب میں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں دیکھتا ہوں ترا[1] حسن جلوہ گاہ[2] میں ہے
سرور[3] اس کا[3] ہمیشہ مری نگاہ میں ہے
نہ حور کی ہے تمنا نہ شوقِ خلد بریں
کہ میرا دل ہی ازل سے تری ہی چاہ[4] میں ہے
تونگری کی نہیں قدر فقر کے آگے
کہ لاکھ شاہی نہاں فقر کی کلاہ[5] میں ہے
ہے ایک نار[6] جسکو نارِ سقر[7] پہ ہے غالب
وہ نارِ عشق فقط عاشقوں کی آہ میں ہے
ملا[8] ہے تو ہی مجھے راہبر[9] کی صورت میں
جھکا ہوا سر صفدر تری ہی راہ میں

1-1 خدا۔2۔یعنی جلوہ گاہ عالم میں۔3۔نشہ۔4۔اس حسن کا۔5۔محبت۔6۔ٹوپی۔
7۔آگ۔8۔دوزخ۔9۔اے خدا۔۔9۔کنایہ پیر طریقت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہی معشوقِ ازل[1] حسن کے بازار[2] میں ہے
اس لیے میری نظر کا کل خمار[3] میں ہے
کعبہ و دیر میں یکساں ہے سکونٹ اس کی
ہر صفت میں ہے نہاں سُبحہ[4] و زُنّار میں ہے
ماسواللہ کا گماں دل سے اٹھا اے ہمدم[5]
دیکھ پھر غور سے مصروف وہ ہر کار میں ہے
ان اسیرانِ مذاہب[6] کی کوئی بات نہ مان
ایک ہی ذات کا رنگ ہر گل و گلزار میں ہے
وہی دانا وہی بینا ہے فقط اے صفدرؔ
وہی شنوا وہی گویا مری گفتار میں ہے

1۔ یعنی خدا۔ 2۔ عالم ظہور سب مظاہر جمیلہ ہے۔ 3۔ میری زلف۔ 4۔ تسبیح۔ 5۔ دوست۔ 6۔ مذاہب کے قیدیوں کی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب تک کہ آنکھ غیرِ خُدا دیکھتی رہی
اس وقت تک ملی نہ خوشی بے کلی[1] رہی

اپنے سراغ سے ملا مجھ کو سراغ دوست
لیکن خدا کو عقل عبث[2] ڈھونڈتی رہی

رازِ حیات جب سے مرے ہاتھ آ گیا
آ کر قریب میرے اجل لوٹتی رہی

کرتا ہوں سجدہ اپنے ہی باطن[3] کو میں سدا[4]
زاہد کسی کو تیری جبیں پوجتی رہی

صفدرؔ حسین عالم حیرت عجیب ہے
دریا میں تیرتا ہوں مگر تشنگی رہی

1۔ بے چینی۔ 2۔ بے فائدہ۔ 3۔ باطن حق ہے۔ 4۔ ہمیشہ۔ 5۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہم حرم میں یار کو پانے گئے
پھر وہاں سے سُوئے بتخانے گئے

جب نہ پایا دومکاں میں یار کو
تنگ آ کر سوئے ویرانے[1] گئے

کوہ و صحرا میں پھرے بے فائدہ
خود[2] کو پہچانا وہ پہچانے[3] گئے

عاشقوں نے جب سنی یہ گفتگو
دار پر بے خوف دیوانے گئے

پیر میخانہ نے آنکھوں سے شراب
جب پلا دی چھوٹ پیمانے گئے

ہو گیا محشر بپا صفدر حسین
جس جگہ پر چند مستانے گئے

1۔جنگل۔2۔آخری نتیجہ۔3۔من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقام حیرت

نہ قضا و قدر[1] پہ ہے گلہ نہ فنا بقا کا خیال ہے
کہ سراپا حیرت میں ہوں گم جہاں گفتگو بھی محال[2] ہے
نہیں رب ارنی سے کچھ غرض[3] نہیں لن ترانی سے واسطہ[4]
جب اپنا آپ مٹا دیا نہ جواب ہے نہ سوال ہے
مری واردات عجیب[5] ہے مری کائنات عجیب[6] ہے
نہ خوشی ہے دل میں نہ کوئی غم نہ فراق[7] ہے نہ وصال ہے
نہ مکاں رہا نہ مکیں رہا نہ گماں رہا نہ یقیں رہا
یہ مقام علم سے ہے ورا نہ[8] کمال ہے نہ زوال ہے
مجھے حق نے بخشا ہے ازل سے یہ کلام اے صفدرؔ حسیں
اسے قال سمجھو نہ دوستو نہیں قال سارا یہ حال ہے

1۔ تقدیر اور مقدر۔ 2۔ مشکل۔ 3۔ خواہش۔ 4۔ تعلق۔ 5۔ واردات جمع لیکن اردو میں واحد مستعمل ہے ۱۲۔
6۔ عجیب بمعنی انوکھی۔ 7۔ جدائی۔ 8۔ باہر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حباب و موج میں دیکھا فقط اک ذات پانی ہے
سمجھ اس کی حقیقت[1] کو عجب سرّ نہانی ہے
کرامت سے ہے افضل استقامت[2] اے دل ناداں
کہ درکشف و کرامت سر بسر شہرت جہانی ہے
پہنچ کر طور پر بھی رب ارنی میں نہیں کہتا
کہ حق کی لن ترانی ہے ہماری من رانی ہے
جو ہو میرے گناہوں پر خفا[3] نیکی پہ راضی ہو[4]
سلام ایسے خدا کو ہر گھڑی میرا زبانی ہے
مرے ہر شعر میں ہے معرفت کا شہد اے صفدر
حلاوت[5] بخش عارف کو معانی در معانی ہے

1۔اے مخاطب۔2۔مضبوطی۔3۔ناراض۔4۔یہ بھی ایک عارف کا قول ہے۔5۔مٹھاس والذت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کبھی ہم بے نشاں تھے اور اب ہم بانشاں نکلے
سراپا کُنتُ کنزاً مخفیاً کی داستاں نکلے
جہاں کی عِلّتِ غائی[1] پہ جب ڈالی نظر ہم نے
تو ہم اس عالمِ اجسام کے روح و رواں[2] نکلے
ہماری ذات کی ہیں عاشق و معشوق دو صفتیں
تعجب ہے کہ حسن و عشق کا ہم ہی بیاں نکلے[3]
ہماری ابتدا و انتہا ہے عقل سے باہر
بیاں سے جس کے جبرائیل بھی قاصر زباں نکلے
ہوئی ہم کو ولایت خاص صفدرؔ اس لیے حاصل
کہ ہم صلِ علی[4] کے خاک بوسِ آستاں نکلے

1۔ اصل غرض و غایت ظہور کی۔ 2۔ دونوں لفظوں کا معنی ایک ہے۔
3۔ العشق ھوالذات قول ابن عربیؒ۔ 4۔ مراد حضور علیہ السلام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خدا کے نام میں غائب خدا[1] کی بات ملی
کیا صفات میں جب غور اس کی ذات ملی
احد[2] کو مان کے احمدؐ جب ان کا نام لیا
لب و زباں کو مری لذت نبات[3] ملی
وہی ہے ذاکر و مذکور و عارف و معروف
دلیل پختہ ز آیات بیّنات ملی
تمام شان میں دیکھی حقیقت واحد[4]
سکونِ قلب ملا چشمِ التفات[5] ملی
معانی کشف ہوئے لا اِلٰہ اِلّا اللہ
رہا نہ غیر نظر میں تو پھر نجات ملی
ہے اِتّصال[6] وجودین شرک اے ہمدم
کہ مجھ کو اپنی ملاقات سے ثبات[7] ملی
ہے موت نام حیات جدید[8] کا صفدر
مرا ہوں موت سے پہلے تو پھر حیات ملی

1۔خدا کا اسم خود آ سے بنا ہے یعنی خود آیا ہوا ہے۔2۔یعنی احد ہی احمدؐ ہے۔3۔مصری و شرینی و چینی۔
4۔ایک۔5۔توجہ کرنا دیکھنا۔6۔ملنا دو وجود کا۔7۔پائیداری۔8۔نئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اک حقیقت رُوبرُو ہونے لگی
دل میں اس کی آرزُو ہونے لگی
میں نے کی جب اس حقیقت کی تلاش
آخر اپنی جستجو ہونے لگی
دیکھنا حق کا تھا اپنا دیکھنا
جب یہ سمجھا آبرُو ہونے لگی
بولتا ہے جو وہ سنتا ہے فقط
گفتگو سے گفتگو ہونے لگی
جب اَنَا الحق بے خودی میں کہہ دیا
میری شہرت[1] سُو بسُو ہونے لگی
باوضو صفدرؔ عبادت تھی[2] مری
اب عبادت بے وضو ہونے لگی

1۔ مشہوری۔ 2۔ ماضی بعید یعنی کبھی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حجاب اپنا ہی آپ تھا میں وہی ہے ظاہر حجاب کیا ہے
اسی سے جب میں نے اس کو دیکھا وہ سامنے تھا نقاب کیا ہے
قبر میں من ربّک فرشتوں نے پوچھا تو یہ جواب دونگا
کہ میرے باطن کا نام رب ہے سوال کیا ہے جواب کیا ہے
حقیقت کائنات میں ہوں لباس کتنے ہی میں نے بدلے
تمام قالب[1] کو میں نے دیکھا تو سوچ[2] یہ اِنقلاب[3] کیا ہے
نماز وقتی ہے زاہدوں کی حساب تسبیح وِرد ان کا
نماز ہے عاشقوں کی ہر دم شمارِ دانہ حساب کیا ہے
حرام پی کر شراب صفدؔر جو دعویٰ مستی کا کر رہے ہیں
وہ عشق کی مئے سے بے خبر ہیں نہیں یہ مستی شراب کیا ہے

1۔آزروئے ذات کے۔2۔اے مخاطب۔3۔الٹ پلٹ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے مُدبّرِ ذات[1] ہی مجھ میں وہی تدبیر ہے
ظاہر و باطن کی آنکھوں میں وہی تنویر ہے

اے مسلماں چھوڑ دے تقدیر کو اپنی جگہ
بن گیا تقدیر جو انساں وہی تقدیر ہے

زاہد تو نے خیالی بُت کو سمجھا ہے خدا
نقش ہے تو جس مُصوّر کا وہی تصویر ہے

طائرِ لاہوت ہے تو ہو نہ پابندِ مکاں
لا مکاں تیرا ہے تیری ہی وہی جاگیر ہے

ہاتھ میں لے تیغ لا کر قتل غیر اللہ کو
سمجھ الا اللہ کو تیری یہی تفسیر ہے

تھا جو بے صورت وہی صورت میں ہے صفدرؔ یہاں
ہر سخن[2] ہر شعر اس کا ہے وہی تاثیر ہے

1۔صاحب تدبیر۔2۔حرف وبیان۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یار کو دیکھو وہ ہر جائی بھی ہے
خود تماشا و تماشائی[1] بھی ہے

مہوشوں[2] کی شکل پر وہ ہے عیاں[3]
نازو غمزہ زلف دوتائی[4] بھی ہے

صورت لیلیٰ پہ ہے وہ دلربا[5]
قیس[6] کی صورت پہ شیدائی[7] بھی ہے

کیا نرالی[8] شان اس واحد کی ہے
انجمن[9] میں بھی ہے تنہائی بھی ہے

آپ ہے منزل وہ جس کی حد نہیں
رہنما[10] بھی ہے وہی راہی[11] بھی ہے

آ گیا پہچان اپنی کے لیے
خود شناسا و شنائی[12] بھی ہے

حضرت انسان صفدر ہے وہی
سارے اسماء[13] کا مسمائی بھی ہے

1۔ترجمہ: آپ ہی تماشا ہے اور آپ ہی تماشا دیکھنے والا ہے۔2۔حسینوں کی۔3۔ظاہر۔4۔جھکی ہوئی زلف۔
5۔معشوق۔6۔نام مجنوں۔7۔یعنی عاشق۔8۔عجیب۔9۔محفل میں یعنی کثرت میں۔10۔راہ دکھانے
والا۔11۔راہ پر چلنے والا مسافر سیاح۔12۔پہچاننے والا اور پہچان بھی ہے۔13۔جمع اسم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وِصالِ حق[1] ہے وِصال اپنا اسی سے ہر وقت دِل غنی ہے
یہی ہے معراج[2] واصلوں کا یہی حقیقت تو جانتی ہے
صغیر ہے گرچہ جسم میرا اسی میں ہے اک جہان اکبر
میں بادشاہ ہوں اسی جہاں کا تو میری پھر بھی فروتنی[3] ہے
عجیب دیوانگی ہے میری بھلا بُرا ہے نظر میں یکساں
یہی ہے میرا کمال[4] یارو نہ دوستی ہے نہ دُشمنی ہے
ریاضِ[5] دل ہے شگفتہ حق[6] سے اسی کے باطن کا آئینہ ہوں
اسی کا ہے یہ ظہور سارا اسی کے جلووں کی روشنی ہے
کھلا اگر پردہ روز محشر کہیے گا صفدرؔ کہ میں کہاں ہوں
وہ ہنس پڑے گا یہ بات سن کر وہ خود کہے گا یہ کیا بنی ہے

1۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ 2۔ مذکر۔ 3۔ فروتنی بمعنی عاجزی وانکساری۔ 4۔ جوہر مذکر۔ 5۔ باغ۔ 6۔ خدا سے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عقل و دانش[1] کی حدوں سے دُور تر دیکھا تجھے
عشق جب حاصل ہوا نزدیک[2] تر دیکھا تجھے

اعتباری امر ہے دوری و نزدیکی فقط
ہم نشین و ہم سفر ہر جا مگر دیکھا تجھے

حُسن میں غارت[3] گرِ ایمان و دیں تجھ تیرے کون
عشق میں صیادِ دل اے حیلہ گر[4] دیکھا تجھے

تیرے در پر میرا سر ہے وقف سجدوں کے لیے
تجھ پہ قرباں میری جاں جب راہبر[5] دیکھا تجھے

تجھ کو واعظ نے کیا عرشِ مُعلّٰی پر مقیم
خلعتِ[6] صفدر حُسیں میں سر بسر دیکھا تجھے[7]

1۔مترادف۔2۔یعنی بحد اقرب۔3۔لوٹنے والا۔4۔قریبی۔5۔مرشد۔6۔لباس۔7۔تمام یعنی سارے کا سارا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہی رنج[1] ہے وہی ہے خوشی وہی رُوح ہے وہی زندگی
وہی ذکر ہے وہی فکر ہے وہی یاد ہے وہی بندگی
وہی میکدہ وہی جام ہے وہی بادہ ہے وہی بادہ کش[2]
وہی آپ ساقی ہے آپ کا وہی ہوش ہے وہی بیخودی[3]
وہی بتکدہ وصنم بھی ہے وہی دیر بھی ہے حرم بھی ہے
وہی ہے برہمن و شیخ بھی وہی مقتدا وہی مقتدی
وہی عقلِ کل وہی نورِ کل وہی ہے ظہورو شعور کل
وہی ہے جمال و جلال کُل وہی مُبتدی وُہی منتہی
وہی ہے نبی وہی ہے ولی وہی ہے جلی وہی ہے خفی
وہی مصطفٰےؐ وہی مرتضٰےؓ وہی کبر یا وہی ہے صفی[4]
وہی عارف و معروف ہے صفدؔر حسین کی شکل پر
یہی ہے خُلاصۂ معرفت وُہی آگاہ وُہی آگہی

1۔ تکلیف ودکھ۔ 2۔ شراب نوش یعنی شرابی۔ 3۔ بے ہوشی۔ 4۔ صافی بمعنی برگزیدہ و پاک لقب حضرت آدمؑ کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عشق میرا مذہب و اسلام ہے
جس سے حاصل مجھ کو استحکام[1] ہے
عشق کے دربار سے جو کچھ ملے
بیش ہو یا کم مگر انعام ہے
مر گیا جو عشق[2] میں اے ہم نشیں
وہ ہے زندہ اس کا نیک انجام ہے
عشق فاطمہ ہے زُلفِ حُسن کا
دیکھ زُلفِ حُسن[3] اب ہنگام[4] ہے
رُوح کو ملتی ہے طاقت[5] عشق سے
بس اسی سے رُوح کو آرام ہے
عشق ہے سر چشمہء[5] آبِ حیات
پر اسی چشمہ سے میرا جام ہے
عشق کی منزل کی کوئی حد نہیں
ہر قدم پر اک نیا پیغام ہے
ہیں یہ دونوں نسبتیں صفدر مری
حسن ہو یا عشق میرا نام ہے

1۔ مضبوطی و پختگی۔ 2۔ من قاتل فی عشق اللہ فقد مات شہیدا۔ 3۔ استعارہ یعنی طہور ذات۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قُرب اپنے سے مجھے قُربِ خُدا حاصل ہے
وصل اپنے سے مجھے وصلِ خدا حاصل ہے
ربّ ارنی سے مجھے کام نہیں اے موسیٰ
اپنی صورت پہ مجھے حق کا لِقا[1] حاصل ہے
تھی انا ذات[2] کی منصورؒ میں اے اہلِ شرع
اہلِ عرفان کو اب بھی وہ اَنَا حاصِل ہے
آپ کو ڈھونڈ[3] پتا ہے یہ اُسی کا مُحکم
عمر بھر زہد سے زاہد تجھے کیا حاصل ہے
غیر آئے نہ نظر ہے یہ فنا اے[4] صفدرؔ
دیکھ اس کو اسی سے پھر تو بقا حاصل ہے[5]

1۔ دیدار۔ 2۔ میں ہوں۔ 3۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ 4۔ قول ابوسعیدؒ۔ 5۔ قول ابوسعیدؒ مرشد غوث اعظمؒ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ اول وہ آخر وہ ظاہر وہ باطن شہادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
اگر ایسی نص[1] کو نہ مانے تو تیری جہالت انہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
وہ موجود و واجد[3] وہ مشہود و شاہد وہ معبود[4] و عابد وہ مقصود و قاصد
بتا سوچ کر تو ذرا دل میں زاہد یہ رویت[5] نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
ارے دوستو تم مری بات مانو اسے حامد و حمد و محمود جانوں
یہی نکتہ توحید کا دل میں ٹھانوں سخاوت[6] انہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
کہیں نغمہ نحن اقرب سنایا کہیں قلبِ مومن کو مسکن بنایا
ملاقات کا کیا عجب ڈھنگ بتایا بشارت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
جہاں سے جدا ہے جہاں میرا صفدر محسوس راحت نہ محسوس ہے غم
اسے دیکھتا ہوں مگر آنکھ[7] پرنم یہ حیرت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

1۔اصل متن۔2۔اے مخاطب۔3۔پانے والا۔4۔باطن انسان۔5۔فیاضی و بخشش۔6۔بتوں کی صورت پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مالکِ کونین ہی کونین[1] کی ہر شان ہے
ہیں اسی کی صورتیں وہ صورتوں کی جان[2] ہے
تو ہے قائل ذات کی بے صُورتی کا ہم نشیں
دیکھ صورت پر وہی اب حضرتِ[3] انسان ہے
کر دیا بدظن تجھے تیرے ہی علم و عقل نے
غیر ہے تیری نظر میں بس یہی حِرمان[4] ہے
رات ہے زلفِ سیاہ اس یار کی دِن حُسن ہے
جانتا ہے یہ حقیقت وہ جسے پہچان ہے
دیکھ تو اس کی بَصَر[5] سے نظرِ خلقی[6] سے نہ دیکھ
پھر تو اس مطلق کا چہرہ ہر طرف عُریان[7] ہے
ہے مئے عرفان سے خالی یہاں جس کا سبُو[8]
وہ بنی[9] آدم نہیں صفدرؔ مگر حیوان ہے

1۔مضاف الیہ دو جہاں۔2۔روح۔3۔ہوالظاہر۔4۔بدنصیبی بدقسمتی محرومی۔5۔بصر حقی۔
6۔نظر خلقی ہے۔7۔ننگا و برہنہ۔8۔مٹکا و کوزہ۔9۔اولاد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معرفت کا راز[1] اپنے آپ کو پانے میں ہے
وصلِ حق کا راز اپنا وصل بن جانے میں ہے
عقل نے دِل کو نہ سمجھا عشق نے سمجھا دیا
دل خدا ہے یاخدا دل[2] کے نہاں خانے[3] میں ہے
کس سے باتیں ہیں تری تسبیح خواں مجھ کو بتا
چھپ کے بیٹھا یار ہی تسبیح کے دانے میں ہے
ہے وہی بت گر[4] پرستار بُتاں بھی ہے وہی
شیخ کعبے میں برہمن بھی وہ بُت خانے میں ہے
ہے عجب انجانا پن اس کا تجاہُل[5] بھی عجب
خود وہ مجھ سے پوچھتا ہے کون دیوانے[6] میں ہے
بھیڑ میخانے میں رندوں کی ہے صفدرؔ اس لیے
ساغر مے ہاتھ میں ساقی وہ میخانے میں ہے

1۔ من عرف نفسہ فقد عربی ربہ۔2۔قول مولانا رومؒ۔3۔تہہ خانے میں۔
4۔بت بنانے والا۔5۔جان بوجھ کر ناواقف بننا۔6۔تو ہی تو ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بر شکلِ بتاں[1] دیکھا حق ہی مُتشکل[2] ہے
ہے ذات وہ اشیا کی جو غیر ہے باطل ہے
ہے اس کی طرف راجع ہو خیر کہ یا شر ہو
خود کفر کا خالق ہے ایمان کا حاصل[3] ہے
دو دیکھتا ہے احول[4] نہیں ایک کا وہ قائل
یہ احولی[5] کا پردہ اس کے لیے حائل ہے
آ بیٹھ مرے ہمدم[6] تا کہ تجھے سمجھاؤں
بے رنگ کا جلوہ ہی ہر رنگ میں شامل ہے
کعبہ جسے کہتے ہیں کعبہ ہے شریعت کا
ہے کعبہ حقیقت کا انسان کا جو دِل ہے
خلوت میں کہا مجھ کو یہ پیرِ طریقت نے[7]
رکنا نہیں منزل پر صفدر تری منزل ہے

1۔ مراد انسانی صورتیں۔ 2۔ مشکل پانے والا۔ 3۔ نتیجہ و نفع۔ 4۔ بھینگا۔ 5۔ یائے مصدری۔
6۔ رفیق و دوست۔ 7۔ کسی جگہ قیام کرنے کا نام منزل ہے لیکن اسکون حرام علی اولیاء اللہ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علم[1] کے ہاتھ فقط کون و مکاں[2] تک پہنچے
تھک گئے حضرتِ واعظ تو گماں تک پہنچے

عقل ہے پُخد[3] مگر عشق ہُما اے ہمدم
عشق کے فیض سے ہم راز نہاں تک پہنچے

سن کر میخانہ وحدت کی صفت رندوں سے
دل کے ساغر کو لیے پیر مغاں[4] تک پہنچے

مئے توحید کا اک گھونٹ پیا جب ان[5] سے
ان کی آن میں سے کیف[6] جہاں تک پہنچے

جو شرر[7] دل سے اٹھی شعلۂ کوہ طور بنی
ایسی حیرت میں خدا جانے کہاں تک پہنچے

ہے عجب راز مری سیر[8] و سفر[9] کا صفدر
اپنے ہی باطن بے نام و نشاں تک پہنچے

1۔ یعنی علم ظاہر۔ 2۔ یعنی عالم خلق تک۔ 3۔ الو۔ 4۔ پیر طریقت۔ 5۔ یعنی پیر مغاں سے۔
6۔ کیفیت سے باہر۔ 7۔ چنگاری۔ 8۔ سونث۔ 9۔ سفر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مرحبا اے عشق تو ہی عاشقوں کا پیر ہے
خاک ہوجانا تری رہ میں یہی اکسیر ہے
بار گاہِ حسن میں پوشیدہ ہے تیری کشش
تو حسینوں کی ادا میں حسن کی تصویر ہے
یہ ہوائیں یہ فضائیں یہ زمین و آسماں
انجم و خورسید و مہ یہ سب تری[1] تفسیر ہے
تو نے میرے دل کی بیتابی کو بخشی تاب[2] ہے
میرے قلب و روح میں تیری ہی اب تنویر ہے
سن رہا ہوں ہر بُن[3] مُو سے انا الحق کی صدا
یہ فقط تیری عطائے خاص کی تاثیر ہے
عشق سے عشاق کو ملتی ہے بقا صفدرؔ حسین
زندگی بے عشق مرگ و موت کی تعبیر ہے

1۔اے عشق۔2۔چمک۔3۔جڑ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

موسیٰ نے سنا اِنِّی اَنَا اللّٰہ شجر[1] سے
واعظ نے کہا کفر اَنَا اللہ بشر سے
اے طالبِ مولا تجھے اک بات بتا دوں
ملتی ہے خبر اس کی مگر[2] اپنی خبر سے
ہر روز نئی شان میں وہ جلوہ نما ہے
اے یار[3] اسے دیکھ مگر اس کی بصر سے
قربان ہوں میں پیرِ مغاں تیرے کرم پر
چاہت نہ رہی خُلد کی نہ خوفِ سقر[4] سے
میں عشق سے زندہ ہوں یہی آبِ بقا[5] ہے
صفدرؔ مجھے کیا کام مسیحا و خضر سے

1۔ واقعہ قرآن کا ہے۔ 2۔ یعنی خدا کی من طرف نفسہ۔ 3۔ مخاطب۔ 4۔ دوزخ۔ 5۔ یعنی آبِ حیات۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تجھے جلوہ گاہ[1] میں دیکھ کر مری دیدِ شوق مچل گئی
ترے حُسن[2] قاتل جان کی جو چھری تھی حلق[3] پہ چل گئی

نہ خطر رہا نہ حذر رہا یہی دل میں تھا کروں جاں فدا
مجھے بد نصیب کو یہ گھڑی جو ملی تو سوچ میں ٹل گئی

نہ قرار جانِ فِگار[4] کا نہ خیال لیل و نہار کا
ہوا قیل و قال سے بے خبر مری کائنات بدل گئی

تری بارگاہ جمال میں کیا میں نے سجدہ سجود جب
مری جو نماز قضا ہوئی وہ نماز عِشق میں ڈھل گئی

ترا شُکر صفدرِ زار کو کیا اپنے راز سے آشنا
مری شمعِ دل تھی بجھی ہوئی تری اک نگاہ سے جل گئی

1۔اے خدا یعنی جلوہ گاہ عالم میں۔2۔صور پر۔3۔گلے پر۔4۔زخمی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے ایک ذات ہی موجود اولیا[1] کے لیے
کہ لاشریک لہٗ وصف ہے خدا کے لیے
یقیں سے کلمۂ طیب کو پڑھ کر سوچ ذرا
کہ لا ہے نافیہ کلمہ[2] میں ماسواء کے لیے
نہ روک عشق مجازی سے ناصحا[3] مجھ کو
کہ یہ مجاز حقیقی ہے پارسا کے لیے
گُنہ ہے سوئے بُتاں[4] دیکھنا اگر واعظ
مگر یہ عیب نہیں مردِ باصفا کے لیے
اسی کو اہلِ بصر دیکھتے ہیں اے صفدرؔ
مگر حجاب ہمیشہ ہے اَشقیا[5] کے لیے

1۔لاموجود الا اللہ۔2۔لا موجود الا اللہ۔3۔اے ناصح۔4۔حسیناں۔5۔ازلی بدبخت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہیں موسیٰؑ نے جس کو طور کے منظر میں دیکھا ہے
محمدؐ کے غلاموں نے اسے اکثر[1] میں دیکھا ہے
حسینوں کی نزاکت میں چھپا ہے نازنین بن کر
مکینِ لا مکاں کو ان بتوں کے گھر میں دیکھا ہے
ہمارے سامنے ہے ہر گھڑی بے پردہ وہ دلبر[2]
کبھی مسجد میں دیکھا ہے کبھی مندر میں دیکھا ہے
سماع کی انجمن[3] میں بن کے صوفی رقص کرتا ہے
قوالِ غزل خواں کے نغمہ خوش تر میں دیکھا ہے
پڑھی جب یفعل اللہ مایشاء آیتِ قرآں
اسی کو فعل و فاعل بے گماں صفدرؔ میں دیکھا ہے

1۔ بہت بار میں۔ 2۔ انسانی صورتوں پر۔ 3۔ محفل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لاکھوں لباس کے رنگ میں اسی کا ہے رنگ جو ذات ہے
موصوف واحد[1] ہے مگر کئی لاکھ اس کی صفات ہے
اعیان ثابتہ میں وہی اعیانِ خارجہ میں وہی
وہی جمع[2] میں وہی فرق[3] میں تنزیہہ و تشبیہات ہے
اول ظہور جماد[4] ہے ثانی[5] ظہور نبات[6] ہے
حیوان ثالث[7] آدمی رابع[8] جو مظہر ذات ہے
بیٹھا ہوا اک بزم[9] میں پڑھتا تھا شوق سے بیت یہ
جب غیرِ حق معدوم[10] ہے کیا نفی کیا اثبات ہے
اثبات غیر کا شرک ہے یہی شرک ظلمِ عظیم ہے
صفدرؔ یہ مشرک[11] کے لیے عزیٰ ولات و منات ہے

1۔ایک۔2۔مرتبہ حق میں۔3۔مرتبہ خلق میں۔4۔جماد کی جمع جمادات ہے۔5۔دوم۔6۔سبزہ۔7۔تیسرا۔
8۔چہارم۔9۔یعنی ایک آدمی۔10۔عدم محض لاشے۔11۔جو وحدہ کا قائل ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جس کا دل غیر کی شرکت[1] سے صفا ہوتا ہے
سر سے وہ پاؤں تلک نور وضیا ہوتا ہے
بندہ جب ہستی موہوم سے پاتا ہے فراغ[2]
عوض اس بندہ کے پھر آپ خُدا ہوتا ہے
متصف[3] ہو گیا اوصاف خدا وند سے جو
وہ بشر مالکِ اقلیم غنا ہوتا ہے
عقل فانی ہے نہیں اس کو بقا اے عاقل
عشق باقی[4] ہے وہی اصلِ بقا ہوتا ہے
پیشوا غوثؓ[5] طریقت میں ہے صفدرؔ جس کا
کب اسے خوف و خطر روز جزا ہوتا ہے

1۔شمولیت۔2۔یعنی فراغت۔3۔باوصف۔4۔العشق حوالذات۔5۔یعنی غوث اعظمؓ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زینت حُسنِ بُتاں رونق[1] امکاں ہے وہی[2]
بلبل و گلشن و گلہاو بہاراں ہے وہی
عالم الخلق میں ظاہر ہے بصُورتِ عالم
خود انا الدھر[3] کہا، حجت و برہاں[4] ہے وہی
مُرسَل و مُرسِل و جبریل" امیں آپ بنا
ہمہ آیت ہمہ سورت ہمہ قرآں ہے وہی
اسم ہادی سے مسلماں سے مُضِل[5] سے کافر
کفرو اسلام کی ہر صفت کا ساماں ہے وہی
اس کا انباز[6] نہیں دونوں جہاں میں صفدر
غور سے دیکھ اُسے صورتِ انساں ہے وہی

1۔عالم دنیا۔2۔یعنی خدا۔3۔حدیث۔4۔دلیل۔
5۔اسم ہادی کا مظہر مسلماں ہے اور اسم مضل کا مظہر کافر ہے۔6۔شریک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہزار بھیس[1] بدلتا وہ یار دیکھا ہے
کہیں گدا و کہیں شہریار[2] دیکھا ہے

سما سکا نہ جو ارض و سما کی وسعت میں
اسی کو میں[3] نے چھپا درکنار[4] دیکھا ہے

صفات میں ہے تغیر نہ اس کی ذات میں ہے
صفات میں گردش لیل و نہار[5] دیکھا ہے

نہ پوچھ شیخِ حرم جستجوئے یار کا حال
کہ اس کو اپنے لیے طلب گار دیکھا ہے

گہے خزاں ہے گہے نوبہار[6] ہے صفدرؔ
اسے بنام و نشاں روزگار[7] دیکھا ہے

1۔یعنی لباس۔2۔بادشاہ۔3۔وفی انفسکم افلا تبصرون۔4۔بغل میں۔
5۔رات اور دن۔6۔یعنی وہ ذات صفات میں 7۔بقول حدیث یعنی زمانہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جستجو تھی جس کی مجھ کو مل گیا آخر مجھے
جب نظر اضداد[1] پر کی مل گیا ساتر[2] مجھے
آشنا نا آشنا[3] خوباں میں ہے اس کا لقب
ہر نئے جلوے سے تڑپاتا ہے وہ ساحر[4] مجھے
جب ہوئے تقسیم حصے عشق کے روز ازل
شکر ہے اس کا کہ بخشا دردِ دل وافر[5] مجھے
مر کے پھر زندہ ہوا ہوں موتوا قبل ہے گواہ
اس لیے کہتے ہیں عارف سب بڑا شاطر[6] مجھے
ہاتھ میں تسبیح ہے طوق گلو زُنّار ہے
ہم نشیں کہتے ہیں صفدرؔ[7] عشق کا کافر مجھے

1۔ضد واحد اضداد جمع قول شبلیؒ۔2۔پوشیدہ۔3۔ہر دو صفات اسی کی ہیں۔
4۔جادوگر۔5۔بہت۔6۔چالاک۔7۔اے صفدر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

❁

دل وہی دل ہے جو دل یار کا کاشانہ ہے
سر وہی سر ہے جو ساجدِ درِجانانہ ہے
نشہ آتا ہی نہیں مینا[1] و ساغر سے اسے
ساقیِ ازل کی مے پی کے جو مستانہ ہے
ہوش والوں سے میں کہتا ہوں کہ ہے ہوش حرام
وہ مجھے کہتے ہیں کیا عجب یہ دیوانہ ہے
جنت و نار[2] فقط قید ہے سالک کے لیے
اس کو دیدار ہے جو دونوں سے بیگانہ ہے
شمع پر جلنا نہیں صفتِ مگس[3] کی صفدر
شمع کی آگ پہ جلتا ہے جو پروانہ ہے

❁

1۔بوتل۔2۔دوزخ۔3۔مکھی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مئے وحدت کا ساغر پی کے جو سرشار[1] ہوتا ہے
وہ ظلمت سے نکل کر مطلعِ انوار[2] ہوتا ہے
ہوا فارغ کتابوں سے پڑھی جس نے کتاب اپنی
وہ تسبیحِ ریا کو توڑ کر بے کار ہوتا ہے
نہیں ہے ایک ذرّہ غم اُسے دُنیا و عقبےٰ کا
جو دھو کر زندگی سے ہاتھ محوِ یار ہوتا ہے
جو اِلانسانُ سِرّی کی حقیقت سمجھ لیتا ہے
دو عالم سے گزر کر فخرِ اسرار ہوتا ہے
جو عاشق ہے جنابِ غوثِ اعظمؒ کا دل و جاں سے
وہی مقبول صفدرؔ احمدؐ مختار ہوتا ہے

1۔لبریز وخوش۔2۔مضاف مضاف الیہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے حقیقت اسی دلبر[1] کی حقیقت میری
عشق بازی ہے فقط زہد و عبادت میری
اپنی صورت[2] پہ ہی آدم کو بنایا حق نے
میں وہ آدم[3] ہوں کہ ہے یار کی صورت میری
اپنے ہر فعل و صفت اسم سے میں ہوں فارغ
یہی برپا ہے زمانے میں قیامت میری
آج کا ہوش نہیں اور نہیں کل کی خبر
حمدللہ کہ کیا خوب ہے حیرت میری
ہر گھڑی پوچھتے ہو زاہد و صفدر کا مقام
حق[4] بھی ہوں خلق بھی[5] ہوں ہے یہ ولایت میری

1۔ الانسان سری وانا سرہ۔ 2۔ ان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔
3۔ آدم کا بیٹا بھی تو آدم ہے۔ 4۔ از روئے باطن حق۔ 5۔ از روئے ظاہر خلق

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خوشا وہ[1] دل کہ جس دل میں ہو جاناں آرزو تیری
خوشا وہ گل کہ جس میں گل میں ہو تازہ رنگ و بو تیری

حسینوں کی اداؤں میں چمکتا ہے ترا جلوہ
جدھر بھی دیکھتا ہوں میں رواں ہے آبجو[2] تیری

مٹے جس بشر کے اوصافِ بشری بن گیا کامل
وہ مظہرِ خاص ہے تیرا عیاں ہے اس میں خُو تیری

صلوٰۃ و صوم سے اس کا پتا ملتا نہیں زاہد
تو خود[3] کو ڈھونڈ اس کی جُستجو ہے جستجو تیری

وہی کون و مکاں دیر و حرم میں ہے یہاں صفدرؔ
اسی سے دیکھ اس کو ہے اسی میں آبرو تیری

1۔ بہت خوش۔ 2۔ نہر۔ 3 آپ کو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خوشا وہ[1] دل کہ جس دل میں ہو جاناں آرزو تیری
خوشا وہ گل کہ جس میں گل میں ہو تازہ رنگ و بو تیری

حسینوں کی اداؤں میں چمکتا ہے ترا جلوہ
جدھر بھی دیکھتا ہوں میں رواں ہے آبجو[2] تیری

مٹے جس بشر کے اوصافِ بشری بن گیا کامل
وہ مظہرِ خاص ہے تیرا عیاں ہے اس میں خُو تیری

صلوٰۃ و صوم سے اس کا پتا ملتا نہیں زاہد
تو خود[3] کو ڈھونڈ اس کی جُستجو ہے جستجو تیری

وہی کون و مکاں دیر و حرم میں ہے یہاں صفدرؔ
اسی سے دیکھ اس کو ہے اسی میں آبرو تیری

1۔ بہت خوش۔ 2۔ نہر۔ 3 آپ کو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زمین و آسماں کا نُور تُوا ہے
بہر نسبت یہاں مشہُور تُو ہے
کہیں مفتی و قاضی اور فتویٰ
کہیں دارو رسن[2] منصوُرؒ تو ہے
کہیں دوزخ کہیں دربانِ دوزخ
کہیں غلمان و جنّت حور تو ہے
تری و حدت کو کثرت نے چھپایا
لباسِ خلق میں مستوُر تو ہے
ترا ہی نام صفدرؔ کون[3] میں ہے
تو پھر اس نام سے مسرُور[4] تو ہے

1۔اے خدا۔2۔رسی۔3۔دنیا و کائنات میں۔4۔خوش۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اے عشق بنائے ہیں تو نے سب کافر و مومن دیوانے
تو مشعلِ حُسن کی ہے تجھ پر جل جل کے مرے ہیں پروانے

اے سالکِ راہ عشقِ خدا ہر گام[2] پہ اک منزل ہے نئی
منزل پر چلنے سے پہلے سر کرتے ہیں عاشق نذرانے[3]

آغاز میں عشق کی تلخی سے کم طرف نہ بن مایوس[4] نہ ہو
تلخی کے تلاطم میں پنہاں ہیں عیش و طرب کے پیمانے

اقلیمِ محبت کی دنیا محدُود نہیں محصُور[5] نہیں
سب ایک یہاں ہو جاتے ہیں کعبہ و مسجد و بت خانے

دیدارِ بتاں[6] دیدارِ خدا ہے غیرِ عدم در دونوں سرا[7]
ہر وقت نظاروں سے صفدرؔ پی کے ہوئے ہیں مستانے

1۔اے عشق۔2۔قدم۔3۔چڑھاوے۔4۔اے رہرو سالک۔5۔حدوں سے گھری ہوئی ۱۲ جس کا گھیراؤ کیا ہوا ہو
6۔یعنی انسانی صورتوں پر۔7۔عدم محض لاشے ۱۲ دونوں عالم میں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زہد و تقویٰ نہ سہی مشربِ[1] رندانہ سہی
شیخِ کعبہ نہ سہی کافرِ بُت خانہ[2] سہی
ہو مبارک تجھے[3] دیدار خُدا عقبےٰ[4] میں
مجھ کو دیدارِ خدا[5] آج ہے فردا نہ سہی
کُوئے جاناں[6] ہے جناں[7] میرے لیے دنیا میں
باغِ جنت نہ سہی کوچۂ جانانہ سہی
عقلِ بوجہل کی تقلید سے میں ہوں فارغ
عشقِ احمدؐ ہے مجھے عقل سے بیگانہ سہی
اہلِ گلشن[8] کو بہاروں کی خوشی ہے صفدرؔ
مجھ پہ ہر آن خزاں[9] ہے یہی ویرانہ سہی

1۔ سلیقہ طور۔ 2۔ یعنی بتخانہ ظہور۔ 3۔ اے مخاطب۔ 4۔ قیامت میں۔ 5۔ انسانی صورتوں پر۔ 6۔ مرشد۔
7۔ جنت۔ 8۔ جو اپنی ہستی پر خوش ہیں یہ شرک ہے۔ 9۔ یعنی ہستی موہومہ کا فنا ہونا ۱۲۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

❁

خدا ہر رُوپ[1] میں خود آ رہا ہے
بہر جلوہ یہاں تڑپا رہا ہے
وہی عاشق وہی معشوق بھی ہے
تعجب ہے کہ کیوں گھبرا رہا ہے
سکونِ[2] دل اڑا کر لے گیا جو
وہی تسکین اب فرما رہا ہے
میں جس کو یاد کرتا تھک گیا ہُوں
وہ میری یاد میں یاد آرہا ہے
وہی واجب وہی ممکن بنا ہے
وہی اس راز کو سمجھا رہا ہے
طلب میں جس کی صفدرؔ کھو گیا میں
وہی مطلوب[3] مجھ کو پا رہا ہے

❁

1۔شکل وجوبن۔2۔آرام وقرار۔3۔باطن میں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بخشا ہے راز فقر کا خیر البشر[1] مجھے
العلم نقطۃ سے کیا بہرہ ور مجھے

اس والیٔ حجاز[2] کا کیا کیا کرو بیاں
دنیا و آخرت سے کیا با خبر مجھے

اک جام بیخودی کا نظر سے پلا[3] دیا
آئی نہ ہوش پیتے ہی بس عمر بھر مجھے

اقلیمِ دل کی سیر[4] بصر[5] سے ہوئی نصیب
دل گنج ہے اسی سے ملا ہر گہر مجھے

سب اولیا ہیں زیر قدم غوثؒ پاک کے
صفدرؔ ازل سے پیر ملا طرفہ تر[6] مجھے

1۔ نبی کریمؐ نے۔ 2۔ یعنی نبی کریمؐ۔ 3۔ یعنی کرم کی نظر سے فاعل حضورؐ۔
4۔ مونث۔ 5۔ بصر باطنی حتی ہے۔ 6۔ بہت عمدہ و عجیب۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیر و حرم کا فرق اٹھانے کا شوق ہے
سر کو صنم کے پیش جھکانے کا شوق ہے
محسوس عارفوں[1] کے لئے ہے خدا مگر
معقول حق[2] کو آگ لگانے کا شوق ہے
گرچہ متاعِ ہوش لٹا ہی چکا ہوں میں
لیکن جنوں[3] کو اور بڑھانے کا شوق ہے
ہے موت[4] میرے واسطے تجدید[5] زندگی
زاہد کو اپنی جان بچانے کا شوق ہے
صفدرؔ سے حالِ شوق مرے دلبرانہ پوچھ
تجھ سے ہی تجھ کو نازنیں[6] پانے کا شوق ہے

1۔الحق محسوس مشہود عند العارفین قول ابن عربیؒ ۔2۔عقلی خدا کو۔3۔دیوانہ پن۔
4۔موتوا قبل انت موتوا۔5۔نئی۔6۔اے نازنیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

واعظ غلامِ حُور ہے جنّت پرست ہے
زاہد ریا کے زُہد سے شہرت پرست ہے
درویش ہے وہی جو ریاضت میں چُست ہو
درویش وہ نہیں ہے جو راحت پرست ہے
صورت پرست کو نہیں معنیٰ کی کچھ خبر
لیکن فقیر صورت و معنیٰ پرست ہے
ہر مُردہ دِل کی زُلفِ[1] صنم پر نہیں نظر
خفّاش کی مثال وہ ظلمت[2] پرست ہے
جاہل کو شوق دولتِ دنیا کا ہے سدا[3]
صفدرؔ خدا پرست و محبت پرست ہے

1۔ظہورذات۔2۔وہم وگماں کااندھیرا۔3۔ہمیشہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میری زندگی بھی عجب زندگی ہے
نہ غم کا فکر ہے نہ کوئی خوشی ہے
مرا دین و ملّت فقط عشق یارو[1]
یہی میرا ایماں یہی کفر بھی ہے
مجھے خشک باتوں پہ ٹالو نہ واعظ[2]
جو ہو عشق سے خالی کیا آدمی ہے
کھلا معرفت کا یہی راز آخر
کہ پہچان اپنی سفر آخری ہے
جسے ہر طرف تو نے ڈھونڈا ہے صفدرؔ
سمجھ لے کہ باطن میں بس تو وہی ہے

1۔اے دوستو۔2۔اے واعظ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابتدا عشق میں جو تھے جو رستم سب کے سب امتحان آزما ہو گئے
عشق کے چند سجدے امانت جو تھے حُسن کے روبرو وہ ادا ہو گئے
عشق دم[1] ساز و مونس[2] بنا جس گھڑی حق پرستی گئی بت پرستی بڑھی
جن بتوں کو فقط بت سمجھتے رہے آج تو وہ ہمارے خدا ہو گئے
ھُوَ مَعکم[3] سے حق نے دیا ہے پتا تو جُدا[4] ہے وگرنہ نہیں وہ جدا
جن کی آنکھوں سے اوجھل ہوا ماسوا[5] وصل کے راز سے آشنا ہو گئے
تو ہے آئینہ ذات[6] اے بے یقیں[7] تیری صورت پہ ہے جلوہ گر وہ[8] حسین
تو ہی پردہ ہے اس کا وہ پردہ نہیں اس کے پردے یہاں لاپتا[9] ہو گئے
نہ رہی مجھ کو صفدرؔ جناں[10] کی خبر نہ فنا و بقا نہ جہنم کا ڈر
کفر و اسلام سے بھی ہوا ہے گزر غوث اعظمؒ کے جب خاکپا ہو گئے

1۔ساتھی۔2۔رفیق و ساتھی۔3۔یعنی وھو معکم این ما کنتم۔4۔اے مخاطب۔
5۔غیر۔6۔یعنی خدا۔7۔حوالظاہر۔8۔جنت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقبول ہے خدا کا ہستی[1] سے جو بَری[2] ہے
مرنے سے پہلے مرنا واللہ[3] زندگی ہے
خود کو چھپانا حق[4] میں ہے کفر کا یہ معنے
اے ہم نشین آخر انجام کافری[5] ہے
آنکھوں کے سامنے[6] ہے دل میں ہے یاد اس کی
ہر وقت محو رہنا بس میری بندگی ہے
دونوں جہاں کے غم سے آزاد کرنے والے
ہے شکریہ تمہارا کیا بندہ پروری ہے
سامان و رخت[7] ہستی میرا جلا کے بولے
صفدؔر حسین نہ گھبرا اب وصل کی گھڑی ہے

1۔ ہستی موہومہ ہے۔ 2۔ آزاد و بیزار۔ 3۔ قسمیہ۔ 4۔ خدا میں صوفی کی اصطلاحات میں۔
5۔ یائے مصدری یعنی چھپ جانا۔ 6۔ بتوں کی صورت پر۔ 7۔ اسباب ہستی موہومہ کا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مِرا سوزِ نہاں یا رب کہیں کامل نہ بن جائے
کہ اندیشہ ہے یہ سوزندۂ محفل نہ بن جائے
خدا دل میں ہے یا دل ہی خداوندِ[1] دو عالم ہے
کھٹک سی ہے کہ یہ دل قید آب و گل[2] نہ بن جائے
مکان و لا مکاں سے ماورا[3] پرواز[4] ہے میری
یہی پرواز ہی آخر کہیں منزل[5] نہ بن جائے
جنوں[6] تیرا بھلا تو نے خدا بے پردہ دکھلایا
مری دانش[7] دوبارہ پھر کہیں حائل نہ بن جائے
ربوبیت کا بحر[8] بے کنارہ[9] ہے مرا باطن[10]
عبودیت فقط میرے لیے ساحل نہ بن جائے
مرے ہر حرف[11] میں سرّ حقیقت ہے نہاں صفدر
یہی ڈر ہے کہ مُلّا[12] کے لیے مشکل نہ بن جائے

1۔ترجمہ: قول مولانا رومؒ۔2۔یعنی عناصر کا۔3۔باہر۔4۔اڑان۔5۔کسی مقام پر رک جانے کا نام منزل ہے۔
6۔عقل۔7۔موصوف۔8۔صفت۔9۔باطن حق ہے۔10۔حرف بمعنی بیان بخن۔11۔عالم ظاہری

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

توبہ کو بالائے[1] طاق[2] رکھ بادۂ خوشگوار[3] پی
میکدہ آج ہے کھلا مستی میں بار بار پی
ساقی[4] کے ہاتھ چوم کر اور خوشی میں جھوم کر
خوف و خطر نکال کر اے دلِ بیقرار پی
پیتے ہی جا تو دم بدم[5] تا کہ رہے نہ کوئی غم
آج ہے موسم بہار دیکھ کے سبزہ زار پی
کالی گھٹائیں چھائی ہیں سرد ہوائیں آئی ہیں
ساغرِ جم[6] کو یاد کر خوب مئے بہار پی
مُرغِ چمن کا شور ہے مست پپیہا[7] مور ہے
وقت بھی کیا عزیز ہے صفدرؔ بے شمار پی

1۔اے مخاطب۔2۔محراب۔3۔بادہ مذکر مراد بادہ عشق ا خوشگوار بمعنی مزیدار ولذیز۔4۔پیر طریقت۔
5۔پے در پے۔6۔یعنی ساغر جمشید بادشاہ۔7۔ایک پرندہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جو تری نرگس مخمور[1] سے مے نوش رہے
مست ہو جائے دو عالم سے سبکدوش[2] رہے
تیرے مستوں کو نہیں بادۂ گلگوں[3] سے غرض
سامنے ان کے اگر میکدہ پُر جوش[4] رہے
حُورِ جنت کی تمنا نہ کرے رند کوئی
گر تری زلف دو تا دلبرا[5] بردوش رہے
اب تری بزم میں کافر ہے جو باہوش رہے
حاشاللہ نہ رہا ہوش[6] کسے توبہ کا
نیم شب بادہ کشاں[7] ہوش میں آ جاتے ہیں
ہم وہ ہیں حشر تلک بھی نہ جنہیں ہوش رہے
واسطے جن کے گئے طور پہ موسیٰ " صفدر
وہ ہمارے[8] ہی ہمہ وقت باغوش رہے[9]

1۔ آنکھ مست بتوں کی صورت پر یا پیر کی صورت پر۔ 2۔ بے تعلق۔ 3۔ سرخ۔ 4۔ یعنی ابتدا ہے۔ 5۔ اے محبوب۔
6۔ یعنی کسی مرد کو۔ 7۔ شرابی لوگ۔ 8۔ جمع ادبی۔ 9۔ یعنی ہم بغل وفی النفسکم افلا تبصرون۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہ ہوتی گر مئے وحدت تو مستانے کہاں جاتے
جو چھلکائے تھے ساقی نے وہ پیمانے کہاں جاتے

نہ ہوتا جلوہ گر معشوقِ[1] ازلی گر حسینوں پر
تو مارے ہجر کے عاشق خدا جانے کہاں جاتے

اُجالا[2] ہے اسی کے نور سے ہر معبدِ[3] عالم
وگرنہ کعبہ و مسجد یہ بت خانے کہاں جاتے

بتوں نے ہی سکھائے[4] ہیں قواعد[5] بُت پرستی کے
وگرنہ بت پرستوں کے یہ افسانے کہاں جاتے

اگر شیخ[6] و برہمن ایک سب کو دیکھتے صفدرؔ
نہ رہتا فرق کوئی خویش[7] و بیگانے[8] کہاں جاتے

1۔خدا۔2۔روشن و بارونق۔3۔عبادت گاہ۔4۔انسانی صورتیں یعنی حسینان۔
5۔قانون۔6۔شیخ کعبہ۔7۔اپنے۔8۔پرائے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مجھے کھینچ لائی عدم[1] سے جو وہ ترے کرم کی نگاہ تھی
ترے نقشِ پا کی تلاش تھی یہی شوق تھا یہی چاہ[2] تھی
نہ وہاں ظہور[3] کا شور تھا نہ خیال حُور و قُصور[4] تھا
نہ بتوں کا حسن و جمال تھا نہ فغاں تھی لب پہ نہ آہ تھی
نہ حیات تھی نہ ممات تھی نہ تغیرات کی بات تھی
نہ قلندری کا مقام تھا نہ فقر کی سر پہ کُلاہ[5] تھی
یہاں آ کے تیرا نقاب جب اٹھا دیکھا تیرا جمال[6] سب
تجھے دیکھ کر نہ گرا ہوں میں تو یہ آپ ہی کی پناہ تھی
سرِ حشر سُن کے فرشتگاں ہوئے مست اے صفدرؔ حسین
بڑی پر مُزہ بڑی پر نشہ مری داستان گناہ تھی

1۔عدم اضافی اعیان ثابتہ یعنی صور علیمہ۔2۔محبت۔3۔یعنی اعیان ثابتہ میں۔
4۔ٹوپی۔5۔سب مظاہر سے تو ہی نظر آیا6۔ملائکہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنے ہی آپ کا لگا جس دم[1] پتا مجھے
پھر اپنی شکل پر نظر آیا خدا مجھے

زاہدا نظر نہ آئے تو آنکھوں کا کر علاج
آتا ہے حق[2] صُوَر[3] پہ نظر جابجا مجھے

میری نگاہ میں نہیں کچھ فرق و امتیاز
لگتا ہے اب نظر میں بُرا بھی بھلا مجھے

میرا مقام دوزخ و جنت سے ہے وراء[4]
دونوں کی کوئی بات نہ واعظ سنا مجھے

ساقی کی اک نگاہ کرم کا یہ فیض ہے
بے بادہ[5] مست کہتے ہیں سب آشنا مجھے

صفدر حسین کی ہے یہی دل میں آرزو
اے عشق ہوں غبار بنا کیمیا مجھے

1۔من عجرف نفسہ فقد عرف ربہ۔2۔یعنی خدا۔3۔جمع صورت۔4۔باہر۔5۔مذکر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

●

بحمد اللہ کہ ہے ہر حال میں خورسندگی[1] میری
کہ دیکھی جزو میں کل بڑھ گئی رخشندگی[2] میری

نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا جہاں میرا ٹھکانہ ہے
خوشا قسمت[3] کہاں تک لے اڑی ہے آگہی میری

سعادت کے فرشتے میرے سر پر سایہ گستر ہیں
تعالی اللہ کچھ ایسی شان سے ہے زندگی میری

مرے دل پر ہمیشہ مخفی اسراروں کی ہے بارش
کہ میں بحرِ حقیقت ہوں نہ دیکھو سادگی میری

خیالِ مرگ سے آگاہ کرتا ہے مجھے واعظ
مگر اس مرگ سے ہرگز نہیں پژمردگی[4] میری

نہ پوچھو کچھ نہ پوچھو ہم نشینوں کون ہے صفدر
خدا اپنی خودی[5] کا ہوں یہی ہے بندگی میری

●

1۔خوشی۔2۔چمک مراد بصیرت۔3۔الف برائے کثرت بہت خوش۔4۔مرجھانا کملانا۔
5۔من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔یہ خودی رحمانی ہے تکبر خودی شیطانی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اگر تو نے مجھ کو رکھا وقف[1] ساحل تو امواج و دریا بھنور کس لیے ہے
مقدر میں میرے اگر آشیاں[2] ہے تو پروازِ سیر و سفر کس لیے ہے
نشاطِ[3] دو عالم کی ہے یہ حقیقت مرے سامنے تو رہے جلوہ فرما
اگر مجھ سے روپوش رہنا تھا تجھ کو دیا مجھ کو ذوقِ نظر کس لیے ہے
بُتوں کی صُوَر[4] میں ستائے چلا جا ستم پہ ستم مجھ پہ ڈھائے چلا جا
نگاہوں کے ناوک[5] چلائے چلا جا یہ ناچیز قلب و جگر کس لیے ہے
تجھے پیر کامل کی صورت میں دیکھا تو بوسہ دیا میں نے پاؤں پہ تیرے
حوالے نہ کر مجھ کو دیر و حرم کے مری جاں ترا سنگِ در کس لیے ہے
تجھے جلوہ گر دیکھ کر ہر ادا میں دل و جان صفدرؔ فدا کر چکا ہے
یہی فتنہ فتنۂ ہے محشر کا جبکہ حشر کس لیے ہے نشر کس لیے ہے

1۔ٹھہرنا و کھڑا ہونا۔2۔مقید ہونا۔3۔خوشی۔4۔انسانی صورتیں ۱۲ جمع صورت۔5۔تیر۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مستانہ پن ازل سے مری زندگی میں ہے
دیوانہ پن نہاں مری فرزانگی[1] میں ہے
نامحرموں سے رازِ خدا ہے چھپا ہوا
اس کی ہی آ گہی مری خود آ گہی[2] میں ہے
میں عشق بھی ہوں حُسن بھی دونوں ہیں میرے نام
نازو نیاز بھی مری ہمسائیگی میں ہے
زاہد تری نماز نہیں با حُضورِ دل
لیکن حضور دل کا مری بندگی میں ہے
صفدؔر کی سادگی کو تو اے[3] بے خبر نہ دیکھ
کون و مکاں کا راز مری سادگی میں ہے

1۔دانائی میں۔2۔من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔3۔اے مخاطب۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گر تری نظر پلاتی ہے پلا دے ساقی[1]
بے پیئے بادہ[2] مجھے مست بنا دے ساقی
پینے والے تو یہاں خاص بھی ہیں عام بھی ہیں
آج محفل میں مئے فیض بہارے ساقی
بھول جاؤں غم دُنیا و خیال عقبےٰ
ہے یہ احسان کہ دونوں سے چھڑا دے ساقی
مجھ کو آغاز کی انجام کی پروا نہ رہے
اس کشاکش[3] کو مرے دل سے مٹا دے ساقی
دیر و کعبہ میں وہی ایک نظر آئے مجھے
میری نظروں سے حجابات اُٹھا دے ساقی
تجھ سے اتنی ہی تمنا ہے ترے صفدرؔ کو
مجھ کو تو اپنی حقیقت سے مِلا دے ساقی[4]

1۔مراد پیر طریقت۔2۔ذکر۔3۔کھینچا تانی۔4۔مرشد۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہیں عقل و فکر نہ جل اٹھیں مری آہ سینہ فگار[1] سے
کہ پناہ مانگی ہے جسم نے مرے سوزِ دل کی شرار[2] سے
نہ یہاں کا غم نہ وہاں کا غم مرے واسطے ہیں یہ بیہودہ
مری زندگی ہے وہ زندگی جسے اُنس[3] ہے غم یار سے
جو حجاب حدِّ نظر کا تھا اسی یار نے وہ اٹھا دیا
وہی یار جلوہ نما یہاں نظر آیا رنگِ بہار[4] سے
جو فسادِ وہم و گماں کا تھا کہیں اس کا پھر نہ پتا ملا
تو یقین نے مجھے یہ کہا اسے دیکھ نقش و نگار[5] سے
نہ پلاؤ صفدر کو یہ مے ارے میکشو یہ[6] حرام ہے
میں شرابِ عشق سے مست ہوں نہ حرام مے کے خمار[7] سے

1۔زخمی۔2۔جلنے۔جمع چنگاریاں مونث۔3۔محبت۔4۔حوالظاہر قرآن۔
5۔یعنی شکل وصورت سے۔6۔شرابیو۔7۔نشہ سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خُدا جانے بتوں سے[1] کیوں محبت ہوتی جاتی ہے
مرے دل پر بتوں کی کیوں حکومت ہوتی جاتی ہے
بتوں کا چہرہ ہی مصحف[2] سمجھ کر جب سے دیکھا ہے
کثافت مٹتی جاتی ہے لطافت ہوتی جاتی ہے
بتوں کے روپ میں دیکھا خدا کو جلوہ گر میں نے
مجھے اب لن ترانی سے فراغت ہوتی جاتی ہے
بتوں[3] کے آگے سر کرنا خمیدہ[4] ہے روا یارو
کہ جتنا سر جھکاتا ہوں عبادت ہوتی جاتی ہے
بتوں کا جسم و دِل میں جب تصوّر پک گیا صفدر
تو دیکھا ان کی صورت میری صورت ہوتی جاتی ہے

1۔انسانی صورتوں سے۔2۔قرآن۔3۔انسانی صورتیں۔4۔ٹیڑھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابتدا بھی عشق ہے لا انتہا بھی عشق ہے
باعث[1] ہر دوسرا[2] ارض و سما بھی عشق ہے
جلوہ گر روئے زمیں پر ہو گیا مہتاب عشق
حُسن کی ہر کرن بھی نازو ادا بھی عشق ہے
عشق ہی سے ہے یہ رنگا رنگ باغوں کی بہار
غنچہ و گل تازگی آب و ہوا بھی عشق ہے
عشق کی وحدت سے کثرت ہو گئی ظاہر یہاں
صورتِ کُل انبیا و اولیاء بھی عشق ہے
گرچہ راہِ عشق میں حائل ہیں لاکھوں مشکلات
غم نہ کر اے رہرو مُشکل کشاں بھی عشق ہے
عشق کو سمجھا ہے صفدرؔ بو الہوس کار ہوس
پیرِ کامل مصطفےٰ و کبریا بھی عشق ہے

1۔سبب۔2۔دوجہاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ ہی حسینوں میں تڑپانے چلے آئے[1]
گلزارِ محبت کو مہکانے چلے آئے

اس حُسن کی دعوت میں اک رنگ عجب دیکھا
فرزانے چلے آئے دیوانے چلے آئے

اس ساقیِ مستاں کے بس ایک اشارے پر
ہاتھوں میں لیے ساغر مستانے چلے آئے

آنکھوں سے پلا دی جب حاجت نہ رہی مے کی
سب توڑ کے محفل میں پیمانے چلے آئے

جب شیخ[2] ہوئے واقف رندوں کی حقیقت سے
درچھوڑ کے کعبے کا میخانے[3] چلے آئے

جب زاہدِ مسجد کے کوئی ہاتھ نہ شے آئی
مسجد سے وہ اے صفدرؔ بُت خانے[4] چلے آئے

1۔جمع ادبی جیسے لحن۔2۔یعنی شیخ کعب۔3۔یعنی میخانہ عشق حقیقی۔4۔مراد بتخانہ ظہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حق تعالیٰ ہی مرا موُدود[1] ہے
جس سے جان و دل مرا خوشنود ہے

سورہ اخلاص پڑھ کر دیکھ لو
وہ نہ والد ہے نہ وہ مولُود ہے

حمد[2] اپنی آپ کرتا ہے سدا
آپ حامد آپ ہی محمود ہے

شکلِ عابد میں وہ پڑھتا ہے نماز
آپ ساجد آپ ہی مسجُود ہے

غیر حق دل سے مٹا اے جان من[3] غیر اُس کا ازل سے نابود[4] ہے
عرش پر صفدر مقید[5] رب نہیں ہے وہ مطلق جابجا[6] موجُود ہے

1۔ پیارا دوست وخیر خواہ لغت۔ 2۔ حدیث شریف لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک: ترجمہ: اے خدا شمار اور احاطہ نہیں کر سکتا ہوں میں تعریف کو اور پر تیرے جیسا تو نے تعریف کی ہے آپ اپنی ذات پر۔ 2۔ اے عزیز مخاطب۔
3۔ نیست نابود بے وجود۔ 4۔ قید کیا ہوا۔ 5۔ یعنی آزاد ہے قید ۱۲ ہر جگہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کبھی حرم کا وہ چراغ[1] ہے کبھی شمع در بُت خانہ ہے
کبھی رونق[2] ہر بزم ہے کبھی زینتِ[3] ہر خانہ ہے
ہر شان میں ہر صفت میں ہر اسم میں وہ ہے عیاں
کبھی عاشقِ جانباز ہے کبھی صورت جانانہ[4] ہے
کبھی مہوشوں[5] کا وہ حسن ہے کبھی ہر ادا ہے وُہ حُسن کی
کبھی تو وہ زُلف دراز ہے کبھی نرگس[6] مستانہ ہے
کبھی ساقی و میخانہ ہے کبھی بادہ ہے کبھی بادہ[7] کش
کبھی خم کے خم[8] پیتا ہے وہ کبھی دَور میں پیمانہ ہے
ہر آدمی کے لباس میں صفدر ہے حق جلوہ نما
کبھی صورت دیوانہ ہے کبھی صورتِ فرزانہ[9] ہے

1۔یعنی وہ خدا۔2۔سجاوٹ۔3۔آرائش۔4۔یعنی معشوق۔5۔یعنی حسینوں کا۔
6۔آنکھ۔7۔شرابی۔8۔کئی فٹ۔9۔دانا عقل مند۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اک تاب[1] جس کے نُور کی شمس و قمر میں ہے
چرچا[2] اسی کی ذات کا ہر ایک گھر میں ہے
جس کا کوئی نشان نہیں تھا کہ ہے کہاں
اب تو اسی کا شور و غل ہر رہگذر[3] میں ہے
میں ڈھونڈتا رہا جسے صحرا میں آج تک
اے ہم نشیں وہ یار بُتوں کی صُوَر[4] میں ہے
پردہ دوئی کا جس گھڑی آنکھوں سے اٹھ گیا
گبر[5] و مسلماں ایک ہی میری نظر میں ہے
کیا کیا ادا کروں میں شکر اُس کریم کا
یکساں وہ میرے ساتھ حضر[6] میں سفر میں ہے
صفدرؔ ہمیشہ یاد ہے رندوں کی مجھ کو بات[7]
ان سے سنا کہ دولتِ ایماں کفر میں ہے[8]

1۔ چمک۔ 2۔ ذکر۔ 3۔ وہ مونث ہے اور رہگذر بمعنی راستہ مذکر ہے۔ 4۔ صور جمع صورت واحد۔
5۔ آتش پرست۔ 6۔ گھر اور شہر۔ 7۔ رند بمعنی بظاہر قابل ملامت اور بباطن اچھے۔
8۔ کفر بمعنی اہل تصوف کی اصطلاح میں اپنی موہومہ ہستی کو خدا کی ہستی میں گم کر دینا ۱۲۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نیاز کو بے نیاز[1] کیا جانے
ناز کا ناز[2] ناز کیا جانے

معرفت کا نہیں ہے علم جسے
احدو احمدؐ کا راز کیا جانے

بت پرستی میں حق پرستی ہے
بے خبر پاکباز کیا جانے

جو نہیں ہے مجاز سے واقف
وہ حقیقت کا راز کیا جانے

عشق کی جو نماز پڑھتا ہے
زاہدوں کی نماز کیا جانے

عُمر پستی[3] میں جس کی گزر گئی
وہ مقامِ فراز[4] کیا جانے

راہ دیکھی نہیں کبھی جس نے
راہ منزل دَراز کیا جانے

جس نے دیکھا ہے ایک کو صفدرؔ
جفت کا امتیاز[5] کیا جانے

1۔ عاجزی محتاجی کو ۱۲ بے پرواحاجت سے بالاتر۔ 2۔ جو ناز کا بھی ناز ہو ۱۲۔
3۔ کمینہ پن ہیں ۱۲۔ 4۔ بلندی کا مقام۔ 5۔ دو کا فرق ۱۲۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

●

دل کو کعبہ بنا لیا میں نے
اس میں تجھ کو بسا لیا میں نے
ساری دنیا سے پھیر کر آنکھیں
یار تجھ کو بنا لیا میں نے
محرمِ راز جو نہیں اُن سے
راز تیرا چھپا لیا میں نے
ہو کے آزاد اپنی ہستی سے
تجھ کو تجھ سے ہی پا لیا میں نے
رب کو مرشد کی شکل پر صفدر
دیکھ کر سر جھکا لیا میں نے

●

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ بے رنگ ہر رنگ میں مُشتہر[1] ہے
اسے دیکھتا ہے جو صاحِب[2] نظر ہے
پڑھو کُلَّ یَوم کو قرآں میں یارو
وہ ہر دن نئی شان میں جلوہ گر ہے
کہیں ہے شہنشہ کی شکل میں وہ
کہیں ہاتھ میں کاسۂ[3] در یوزہ گر[4] ہے
کہیں بن کے سرمدؒ کٹایا[5] ہے سر کو
کہیں شکلِ منصورؒ میں دار[6] پر ہے
ہویدا[7] ہے صفدرؔ وہ حق[8] صورتوں پر
کہیں ہنس رہا ہے کہیں چشمِ تر[9] ہے

1۔شہرت یافتہ۔2۔عارف۔3۔پیالہ۔4۔یعنی گداگر۔5۔ایک مجذوب فقیر کا نام ہے۔
6۔سولی۔7۔ظاہر۔8۔خدا۔9۔آنسو بھری آنکھ یعنی رو رہا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com